ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

تحفۃ العقائد

اس رسالۂ نافعہ مین حاوی خصال حمیدہ جامع صفات سدیدہ وسید سعید سعادت
محسن اللہ الیہ کو اسبغ علیہ المنن فی مباحث توحید اور عدل اور نبوت کتاب مستطاب
حدیقہ سلطانیہ سی کہ از منتخبات افکار آیۃ اللہ فی العالمین سید العلماء والمجتہدین جناب
علیین مکان اسکنہ اللہ فی فرادیس الجنان ہی سی منتخب کرکی زبان اردو مین لکھی
اور بشرف ملاحظہ جناب مرحوم اعلی اللہ مقامہ فی دارالکرامہ کی مشرف کیا اور چند ورق
آخر رسالہ سی کہ تصحیح اوسکی باقی رہگئی آنحضرت کی ملاحظہ سی گذری حقتعالی مؤلف کے
سعی کو مشکور فرماوی اور اونکو ثواب موفور عنایت کری
اور طالبان علوم دین کو اس رسالہ سی منتفع کری ھو الموفق والمعین

در مطبع فیضی باہتمام حاجی حکیم الدین طبع شد

No 13857

ان الله علی کل شیء قدیر

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی کان قبل الانشاء ویبقی بعد فناء الاشیاء وابدع المخلوقات بغایة حکمته
واخترع الممکنات لنهایة قدرته والصلوة علی نبیه وحبیبه محمد الداعی الی احسن
الملل الهادی الی امتن السبل الذی هو سید الانبیاء والمرسلین وافضل الاولین
والآخرین وحجة الله علی جمیع المخلوقین من اهل السموات والارضین المبعوث علی کافة
الانام لاتمام الحجة وتبلیغ الاحکام وعلی آله الکرام سیما ابن عمه علی الذی نصبه علما
لارشاد الانام وهدایة الخواص والعوام وافترض طاعته علی جمیع اهل الایمان والاسلام
اما بعد بنده شرمنده خاکسار بی سواد امیدوار مغفرت رب العباد سید امداد حسن بن
سید علی حسن حشرهما الله مع خیر خلقه محمد وآله الطیبین الطاهرین نے چاہا کہ حسب ایمای جامع
ضروب کمالات فقیه کامل عالم عامل جناب فضائل مآب مفتی حقائق آگاه شریعت پناه
سید محمد عباس صاحب کہ اختر فضل و کمال اوس مقبول ذو الجلال کا مثل آفتاب تابان بہر و درخشان

روشن ہی کہ کچھ دلائل اصول اعتقادات دینیہ عقلی و نقلی حدیقہ سلطانی تصنیف جناب علامی فہامی
حاوی الفروع و الاصول جامع المعقول و المنقول افضل الفضلا الاعلام افقہ الفقہا الکرام بحر العلوم العقلیہ محیط
الفنون النقلیہ صاحب الملکات الملکیہ و القوۃ الربانیہ القدسیہ فخر المحققین و المدققین مقتدای جہان
[illegible] الزمان سید العلما اکمل الکملا مولانا و مولی الکونین جناب
سید حسین [illegible] آیات شموس ہدایتہ ساطعہ و انوار اقمار افاضتہ لامعہ سی استنباط
کر کی زبان اردو مین قلم [illegible] سی تحریر کری تا موجب اصلاح حال اون اور انکی
اور باعث تصحیح [illegible] دوستان ایمانی کا ہو اور سبب حصول قصور اس بندۂ معترف
بقصور کی واسطی ہو اور اس رسالہ مختصرہ کو کہ مسمّی بہ **تحفۃ العارفین** ہے
ایک مقدمہ اور کئی فصل اور خاتمہ پر مرتب کیا **مقدمہ** معرفت آئین ہی کہ بعینہ
اوّل معرفت دینیہ یقینیہ ہی جیسا کہ جناب امیر المومنین فرماتی ہین اوّل الدین معرفتہ
پس پوشیدہ نرہی کہ اوّل خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے
اور مراد پہچاننی سی اوسکی کنہ ذات کا دریافت کرنا نہین کہ اوسمین عقل بشر عاجز اور
قاصر ہی لیکن اوسکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونہین سی
خداوند عالم پہچانا جاتا ہی انشاء اللہ عنقریب بیان اونکا بالتفصیل ہوگا اور معلوم
کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر کی قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور
بدون ملاحظہ دلائل کی درست نہین ہی جبتک کہ بیش خود مذاہب مختلفہ سی ایک

مذہب کی حقیت بدلیل و برہان ثابت کرلی مبادا غیر کی کہنی سی مذہب باطل کو حق سمجھکر اختیار
کرلی اور روز جزا میں خدا کو کوئی دلیل قوی نہ دیسکی پاس نہو اور عذاب شدید مین مبتلا ہو جائے
پس چاہیے کہ ان منازل اور مراحل سی غافل نہو اور اپنی انجام کار کو خوب سمجھ کی ایمان کمال استحکام
اور استواری سی حاصل کری تاکہ روز باز پرس اپنی کیے کی ندامت [illegible]
غرض اس کلام سی یہ ہی کہ پہچاننا ہستی خداوند عالم کا اور اسکی علم و قدرت اور عدل
بدلیل عقلی لازم ہی اسلیے کہ دلیل نقلی آیات اور روایات سی مخصوص [illegible] جسپر ثبوت نبوت
موقوف ہی اور ثبوت نبوت ثبوت خالق پر پس اثبات خالق مین بجز دلیل عقلی کی اور کچہ مستند
نہین ہو سکتا لیکن بعد اثبات نبوت انبیا کی جو کچہ کہ اونسی حاصل ہو ہی اوسمین دلیل عقلی کی حاجت
نہین ہی پس بعد معرفت جناب قدس الٰہی و پہچاننی حضرت رسالت پناہی کی مذاہب مختلفہ
اہل اسلام سی ایک مذہب کو ترجیح دی کہ حدیث نبوی سی ثابت ہی ستفترق امتی علی ثلثة و
سبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة یعنی پیغمبر حق ناطق جناب مخبر صادق نی فرمایا کہ عنقریب میری
امت کی تہتر فرقی ہو جاینگی اور وہ سب ناری ہین مگر ایک فرقہ اوسمین ناجی ہی چنانچہ بعد وفات اوس سرور کائنات کی
تہتر فرقی متفرق ہو گئی لیکن اونمین کیونکر فرقہ ناجی ہو بلاشبہہ واجب و لازم ہی بموافق اوس حدیث کی کہ فریقین مین بالاتفاق
صحیح ہی انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی و انهما لن یفترقا حتی یردا
علی الحوض یعنی جناب رسالتمآب نی فرمایا اگر وہ خلق بدرستیکہ مین تم مین چھوڑ کی جاتا ہون دو چیزین بزرگ ایک کلام الله اور
دوسری اہلبیت میری کہ یہ دونو ایسی ہین جو شخص کہ انکیطرف رجوع کرے اور انکی حکم پر عمل کری [illegible]

کہ حوض کوثر پر مجھسے ملاقات کریں پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ اثنا عشری ہی ہے اور معلوم
ہو کہ اصول دین میں دلیل ظنی کام نہیں آتی دلیل قطعی درکار ہے پس چاہیے کہ یا دلیل عقلی کہ مقدمات اوسکے
یقینی صحیح ہوں اوسپر بنا اپنی اعتقاد کی رکھیں یا نصوص آیات اور روایات متواتر یا اجماع صحیح پر
بنا اعتقاد کی رکھیں اور اگر دلیل نقلی اگرچہ غیر متواتر کوئی اوسکی دلیل عقلی کی مؤید ہوجاے تو حجت
نہیں بلکہ بہتر ہی تفصیل پہلی اثبات خالق عالم میں اور اوسکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ میں ہی اور اسمین
مطالب ہیں پہلا مطلب اثبات واجب الوجود میں ہے کہ وہی خالق ممکنات اور صانع جمیع مصنوعات
کا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ ہمارے علما رضوان اللہ علیہم نے اسکی اثبات میں کئی طرح سے دلایل عقلیہ اور
نقلیہ ذکر فرمائیں ہیں لیکن چونکہ یہہ رسالہ بنظر اختصار اور تسہیل نسبت عوام کی اونکی بیان کی گنجایش نہیں رکھتا
لہذا اوسمیں سے بعض آیات اور روایات کی بیان کا اتفاق ہوا نہ از راہ استدلال کہ یہ دلیل سمعی ہے بلکہ
اس جہت سے کہ آیات اور روایات میں بیان اونکا بوجہ احسن واقع ہے پس جسوقت کہ عاقل ان عجائب
مصنوعات اور غرائب مخلوقات ارض و سما میں تامل اور تفکر کرے صاف ظاہر ہوجاے کہ انکا کوئی پیدا
کرنے والا دانا اور توانا ہے اور بدون تدبیر حکیم اور صانع علیم کی ان مصنوعات کا خود بخود ہونا خلاف
عقل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں جناب اقدس الٰہی فرماتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ خلاصہ یہہ ہے کہ تحقیق:

خلقت آسمانون اور زمینونکی نشانیان مین واسطی صاحبان عقل کی کہ خدای عزوجل نی کس
صنعت اور حکمت سے آسمانون اور زمینونکو پیدا کیا ہی کہ نہ کوئی ستون ہی کہ اوسپر قائم ہون کوئی چیز سے
کہ اوسمین لٹکی ہون محض اپنی قدرت کاملہ سی اونکو قرار دیا اور اوسمین اپنی بندونکو رہنی کی جگہہ دی
پس ہیہ اوسکی قبضہ قدرت مین مثل اسیرونکی بند مین کسیطرف ادھر ادھر نہین کہ سر پر آسمان محیط ہی اگر چاہی آسمانکو
گرا دی سب ہلاک ہو جاوین اگر چاہی زمین کو شق کر دی سب غرق ہو جائین اور پھر اپنی عجائب صنعت سی بعض آسمانی
آفتابکو درخشان کیا کہ اوسکی روشنی سی مخلوق فائدہ مند ہون اور پھر بعض آسمانی ماہتاب اور ستارونکو
بہترین شمع روشنی آراستہ اور منور کیا کہ شب تیرہ و تار مین اونکی روشنی سی بہرہ مند ہون اور شب آسائش کیلیے
قرار دی کہ دن کی اذیت و مشقت سی رات کو آرام اور راحت پائین اور پھر اپنی سراسر قدرت سی آب باران کو
بقطرات نازل فرمایا کہ اوسکی سبب نباتات و اشجار اور کشت زار سرسبز اور شاداب ہون اور اگر وقتہ آتا تو سبب
اونکی بربادی زراعت اور اسباب معیشت کا ہوتا اور پھر ہواکو پیدا کیا اور اوسکو درمیان آسمان اور زمین
کی حرکت دی کہ ہر طرف زمین پر آئی اور ہر ایک سمت مین ہر ایکطرف چلی ہواکو تاثیر علاحدہ کرامت فرمائی کہ
باعث پختگی اونکی زراعت و میوونکا ہو اور ہر ایک انسان و حیوان اوس سی فائدہ مند ہو اور پھر اپنی عجائب
صنعت سے واسطی انتفاع بندونکی پانی پر کشتیان جاری کین اور ہواکو اونکا معین فرمایا کہ شب و روز چلی
جاوین اور راہ دور دراز کو جلد طی کرین اور بندی واسطی اپنا اسباب تجارت بار کرین اور ملک بملک لیجاوین
اور نفع کثیر پاوین اور اگر ہواکو ٹہرا دی تو کشتی بحر و دریا مین ہلتی نہی نہین پس ان سب چیزونمین نشانیان
ہستی خالق عالم کی واسطی عاقلونکی موجود ہین اور پھر قرآن مجید مین فرمایا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ

خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ یعنی بنی انسانکو ایک مشت خاک سی پیدا کیا اور پہر بنا

ایک نطفہ گوشت بردگی کہ اوسکو رحم مادر مین قرار دیا پہر اوسکا خون بستہ بنایا پہر اوسکو مضغہ گوشت

کیا پہر اوسمین اعضا اور جوارح اور استخوان اور رگ اور پٹہہ ہرایک کو اوسکی جگہہ پر قرار دیا اور پہر اوسمین روح کو

داخل کیا اور اوسکو قوت حس و حرکت [illegible] اور اوسکی غذا کی خون حیض مقرر کیا اور پہر آفت سی اوسکی حفاظت

کی پس ایسا کون ہی جو رحم مادر مین [illegible] اوسکی حفاظت کرتا اور وہ خود بہی ایسا نہ تہا کہ اپنی اصلاح حال مین

مشغول ہوتا اور بعد اسکے جب اوسکا گوشت اور پوست سردی و گرمی ہوا کا متحمل ہوا اور اوسکی آنکہوں مین روشنی دیکہنی کی تاب

ہوئی تو جناب اقدس الہی کی الہام سی شکم مادر مین حرکت کرکی باہر آیا اور محتاج دودہ اور غذا کا ہوا پس جناب باری نے

اپنی قدرت کاملہ سی اوسی خون حیض کو کہ رحم مادر مین اوسکی غذا تہی مبدل بشیر لطیف کیا کہ اوسکی ماں کی دونو پستان مثل

دو مشکیزہ کی مین جب چاہی پی لیکن جسوقت کہ اوسکی اعضا اور جوارح قوی ہوئی جناب اقدس الہی نی اوسکو

دندان تیز عطا کیی کہ غذای سخت کو چبا کی بخوبی کہائی پس اسیطرح اوسکو بتدریج جوانی اور بلوغ تک

پہنچایا پس اگر مرد ہی تو اوسکو مونچہ و ریش عنایت کیی کہ یہہ موجب اوسکی عزت اور وقار کا ہی اور اگر عورت

ہی تو اوسکی چہرہ کو بالونسی صاف کرکی بحسن و جمال مزین کیا تا مردونکو اوس سی رغبت حاصل ہو

اور باعث بقای نسل ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ روح ایک جوہر لطیف ہی

کہ اوسکی دریافت حقیقت مین عقلا اور علما عاجز ہین اور تحقیق کنہ اوسکی سی متحیر ہین ہر چند

کہ اوسمین فکر اور غور بہت کیا لیکن کچھہ اوسکی حقیقت کو نہین پہونچی اور بعضی علما فرماتی
کہ مراد حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ سی یہہ ہی کہ جسوقت انسان
نفس کی پہچانی سی عاجز ہو پس کیونکر اپنی خالق کی کنہ ذات کی پہچانی سی عاجز نہو
فرماتی ہین کہ مراد اس حدیث سی یہہ ہی کہ جسوقت آدمی اپنی نفس کو پہچانتا ہی کہ
اور جوارح پیدا کیی ہوی ہی خالق مدبر کی ہین البتہ وہ اپنی خدا کو پہچانتا ہی اور تفسیر حضرت امام حسن
علیہ السلام مین منقول ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام صادق سی عرض کیا یا ابن رسول اللہ
مجھی بتا دیجیی کہ خدا کون ہی کہ مجھکو مجادلون نی تحت حیرت مین ڈالا ہی حضرت نی فرمایا
تو کبھی کشتی پر سوار ہوا ہی اوسنی عرض کیا البتہ پھر حضرت نی فرمایا کبھی ایسا اتفاق ہوا ہی
کہ تیری کشتی ایسا شکستہ ہوی کہ نہ دوسری کشتی ہی کہ تو اوسپر سوار ہولی اور نہ تجکو تیرنا آتا ہی
نکلجای اور نہ کوی تختہ ہی کہ تجکو ڈوبنی سی بچالی اوسنی عرض کیا البتہ پھر حضرت نی فرمایا
تیرا دل کسیکی طرف رجوع تہا کہ تجکو اوس ورطہ ہلاکت سی نجات دیتا اوسنی عرض کیا البتہ
فرمایا کہ تیرا دل جسکیطرف رجوع تہا وہی خدا ہی کہ وقت بیکسی کی بندونکی مدد کرتا ہی اور
ہر چیز پر قادر اور توانا ہی اور اسیطرح احتجاج طبرسی مین بہی مروی ہی کہ ابو شاکر دیصانی جبتک
اسلام نہین لایا تہا خدمت مین حضرت امام جعفر صادق ع کی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھی بتا دیجیی
کہ میرا معبود کون ہی حضرت نی فرمایا بیٹھہ جا کہ ناگہان ایک طفل صغیر ہاتہہ مین تخم مرغ لیتی ہوی
کہیلتا ہوا آیا حضرت نی اوس طفل سی تخم مرغ لیکر دیصانی کیطرف خطاب فرمایا کہ یہہ بیضہ

ایک قلعہ محکم کی ہی کہ ہر طرف سی بند ہی اور اسکی اندر کا حال نظر نہین آتا اسپر ایک پوست سخت لپٹا ہی
اور پہر اسکی نیچی ایک اور پوست باریک ہی اور اوسکی نیچی ایک طلای روان ہی یعنی زردی بیضہ
کی اور ایک نقرہ گداختہ یعنی سفیدی اوسکی کہ نہ طلا نقرہ گداختہ مین ملتا ہی اور نہ نقرہ گداختہ طلای
روان مین ملجاتا ہی پس خدای جلشانہ نی محض اپنی قدرت کاملہ سی زردی اور سفیدی ہر ایک کو
جدا جدا قرار دیا ہی کہ باوصف رطوبت اور روانی کی ایک دوسری مین نہین ملتی اور کوئی بیضہ کی اندر
اوسکا بنانیوالا باہر نہین آیا کوئی باہر سی اوسکا بگاڑنیوالا اندر نہین گیا پس اوسکا خالق کمال عاقل
اور دانا ہی کہ بجز اوسکی کوئی نہین جانتا کہ بیضہ کی اندر بچہ نر پیدا ہوگا یا مادہ اور جسوقت کہ جس پرندہ کا بچہ پیدا
ہوتا ہی اور پوست تخم کو شگافتہ کرکی باہر آتا ہی خصوص بچہ طاوس کہ کیا کیا رنگ رنگ کا ہوجاتا ہی آیا
ان صنعتونکی لیی کسی صانع کو گمان کرتا ہی اور ابو شاکر دیصانی دیر تک تفکر مین سر جھکائی تہا لیکن چونکہ اون
ہادی انام کی بیان شافی نی اوسکی آئینہ دل سی زنگ کفر کو چھوڑا دیا تہا اور اون حضرت کی کلام معجز نظام نی
اوسکی دل کو ایمان سی منور اور روشن کیا تہا پس اوسنی کلمہ شہادتین پڑہا اور مسلمان ہوا اور
پہر عرض کیا کہ آپ بیشک امام اور پیشوا اور حجت خدا ہین تمام خلق پر اور مین گناہون سی اپنی توبہ کرتا ہون
مطلب دوسرا خداوند عالم کی صفات ثبوتیہ مین ہی یعنی جو چیزین کہ اوسکی ذات مقدس کو ثابت
ہین اور وہ آٹہہ ہین پہلی یہہ کہ جناب باری قدیم اور ازلی ہی یعنی ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا
اس لیی کہ اگر حادث ہو تو چاہیی کہ قدیم نہو اور جب کہ ثابت ہوا کہ وہ واجب الوجود ہی پس نہیں ممکن کہ
اوسپر عدم اور فنا روا ہووی دوسری یہہ کہ جناب باری قادر اور مختار ہی اوسکی قدرت کاملہ

ہی کوئی شی باہر نہین ہی یعنی ہر چیز پر قادر اور توانا ہی پس عمل کی کرنی اور نکرنی دونون مین مختار
ہی لیکن فلاسفہ نی کم عقلی سی کہتی ہین کہ خدا کو ایجاد اشیا مین اختیار نہین ہے اور سب بی اختیار اشیا
صادر ہوتی ہین مثل آتش کی کہ اوسکو کسی چیز کی جلادینی مین اختیار نہین ہے پس یہہ اونکا خیال خام
ہی اسلیی کہ اسمین خدا کا عجز لازم آتا ہی اور یہہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب اور نقص سی منزہ اور
مبرا ہی اور قدرت اور توانائی اوسکی من کل الوجوہ کامل ہی تیسری یہہ کہ خداوند عالم عالم ہی یعنی
ہر جزو کل سی آگاہ اور مطلع ہی خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل پیدا کرنی انسان اور بعد پیدا کرنی کی یکسان ہے
کچھہ تفاوت نہین رکھتا اسلیی کہ اگر ازل مین جانتا نہو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہین چوتھی یہہ کہ خدا قدیم
الہی حی ہی یعنی زندہ ہی اوسکو موت اور فنا نہین اسلیی کہ اگر زندہ نہو اوسپر علم اور قدرت معدوم ہون محال
ہون اور محال اوسکی ذات مقدس سی روا نہین پانچوین یہہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور
معنی مدرک کی یہہ ہین جمیع چیزین کہ ہم بتوسط حواس یعنی آلات جسمانی کی پہچانتی ہین جناب باری اون ہی
چیزونکو بدون آلات حواس کی پہچانتا ہی اوسکو آلات جسم کی حاجت نہین اسلیی کہ اوسنی اپنی قدرت
کاملہ سی جسم کو بہی پیدا کیا ہی اور اسیطرح بدون حاجت کان کی ہر ایک کی آواز سنتا ہی اور بدون
حاجت آنکہہ کی ہر ایک کو دیکہتا ہی لیکن جسوقت جسکی لیی جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی کبہی بیمار کرتا ہے
کبہی صحت عنایت فرماتا ہی کبہی مار ڈالتا ہی اسلیی کہ اپنی بندونکی حال سی خوب آگاہ اور مطلع ہی
اوس سی کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہی کہ جناب باری نی دو لوحین
پیدا کین اور اونمین سب چیزین لکہین ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ اوسمین جو کچھہ کہ لکہا ہی ہرگز فرق

نہین ہوتا اسلیی کہ وہ علم الہی کی مطابق ہی دوسری لوح محو و اثبات ہی کہ اوسمین جو کچھہ کہ بنا بر
مصلحت اور حکمت کے مشروط ساتھہ کچھہ شرطونکی لکھا ہی البتہ محو ہو جاتا ہی مثلاً ایک شخص کی
عمر پچاس برس لکھی ہین یعنی مقتضای حکمت یہہ ہی کہ جبتک کہ اوس سی کوئی چیز باعث اوسکے
زیادتی عمر کی کا نہو عمر اوسکی پچاس کی پوری ہو اور جسوقت کہ اوس سی عمل خیر واقع ہو مثل صلہ رحم
یا کچھہ دینی سادات او مومنین کی تو پچاس برس محو ہو کی ساٹھہ برس لکھی جاوینگی اور جسوقت کہ قطع رحم
کری یا سادات اور مومنین کو نہ دی پچاس برس کی چالیس ہو جاوینگی لیکن لوح محفوظ مین جو کچھہ کہ
لکھا ہی اوسمین زیادتی و کمی نہین ہوتی مثل اسکی کہ زید البتہ صلہ رحم کریگا اور اسکی سبب سے
عمر اوسکی ساٹھہ برس کی معین ہوئی ہی یا ایک شخص کی عمر چالیس برس کی معین ہوئی ہی بسبب اسکے
کہ البتہ قطع رحم کریگا یا سادات اور مومنین کو نہ دیگا اسواسطی کہ لوگونپر ظاہر ہو کہ کسقدر اعمال خیر
تاثیر رکھتی ہین کہ بسبب اونکی بجالانی کی عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کسقدر اعمال بد و فساد کرنی مین
کہ اونکی مرتکب ہونی سی عمر کم ہو جاتی ہی جیسا کہ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی جسوقت کہ جناب باری نی شہر نینوا مین
حضرت یونس ع کو مبعوث کیا اور اہل نینوا نی اونکی تکذیب کی اوسوقت حضرت یونس ع نے اونسی فرمایا کہ تین روز کے
عرصہ مین تمپر عذاب نازل ہوگا اور بعضی کہتی ہین چالیس روز مین پس جسوقت کہ عذاب قریب پہنچا اور ایک ابر
سیاہ پیدا ہوا کہ تمام آسمانکو گھیر لیا اور ایک دھوان پھیل کر زمین پر آیا کہ تاریکی ہو گئی اور اہل نینوا یہہ
دیکھکر گھبرا گئی اور حضرت یونس کی تلاش او جستجو کی اور وہ نملی جب اونکو یقین ہوا کہ حضرت یونس ع نی سچ
فرمایا تھا یہہ ہی عذاب ہی پس سب اپنی عورتون اور جانورون اور بچونکو لیکر صحرا مین گئی اور بچونکو ماؤنسی جدا کرکی

باواز بلند نالہ وزاری کرنی لگی اوراپنی گناہون سی توبہ کی اوراظہار ایمان کیا یہہ حال دیکھکر اور
کریم کو اوسپر رحم آیا اور اوس عذاب کو دفع فرمایا اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ ایکروز حضرت عیسی
علی نبینا وعلیہ السلام نی تماشا مین ایک عروس کو دیکھا کہ لوگ اوسکو شوہر کی گہر لیجاتی ہین حضرت عیسی
علیہ السلام نی اونسی پوچھا کہ یہہ کون ہی اونہون نی عرض کی کہ یہہ فلانی شخص کی بیٹی ہی حضرت عیسی
نی فرمایا کہ آج اسکو شادی اور سرور سی لیجاتی ہین صبحکو اسپر رو دینگی اونمین سی ایک شخص نی
عرض کیا کہ اسکا کیا سبب حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ آجکی شب مر جائیگی پس جو کہ تہی
اونہون نی تصدیق کی اور جو کہ منافق تہی کہنی لگی صبح قریب ہی جو کچہہ کہ ہوگا ظاہر ہو جائیگا پس جسوقت کہ
صبح طالع ہوئی اور اونہون نی اوسکو زندہ اور سلامت پایا حضرت عیسی کی پاس دوڑی آئی اور کہا کہ وہ
زندہ ہی حضرت عیسی نی فرمایا کہ مین اوسکی پاس چلون اور اوس سی حقیقت حال دریافت کرون کہ
آیا اوس سی کیا عمل خیر واقع ہوا کہ جس سی بلا دفع ہوئی اور موت ٹل گئی پس جسوقت کہ حضرت عیسی
علیہ السلام اوسکی دروازی پر تشریف لائی اور اوسکی شوہر کو بلا کی فرمایا کہ تو اپنی عورت سی کہہ کہ
مین اوس سی کچہہ پوچہون اوسنی جا کی عروس سی حقیقت حال بیان کی عروس نی اپنی مونہہ پر نقاب ڈالی
اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکی گہر مین تشریف لائی اور اوسی فرمایا کہ تو نی شب کو کیا کام کیا تہا اوسنی
عرض کیا کہ مینی کوئی کام تازہ نہین کیا مگر جو کہ میرا ہمیشہ سی معمول تہا کہ ہر شب جمعہ میری دروازی پر ایک فقیر
آتا تہا اور مین اوسکو کچہہ دیتی تہی چنانچہ اس شب جمعہ کو میری شادی تہی اور میری سب اقربا کام مین مشغول تہی
اور اوس سائل نی حسب معمول کی آکی سوال کیا کسینی نہ سنا یہانتک کہ اوسنی کئی مرتبہ آواز بلند کی تا کہ اوسکی

آواز میری کان مین آئی اور مین سب کی نظر و نشنی شنیدہ ہوئی کی اوٹھی اور اوسکو موافق معمول کی کی دیا
حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اوٹھ یہہ گھڑی ہو پس جس وقت کہ وہ کھڑی ہوئی اوسکی لباس کی نیچے
سی ایک مار سیاہ نمایان ہوا کہ اپنی دم وا تونسی پکڑی ہوئی تہا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا
جو کہ تو نے شب کو دیا تہا اوسکی برکت سی اس بلا سی بچگئی چہوٹی یہہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہے
اور مرید کی معنی کئی ہین ایک یہہ کہ جناب باری اپنی افعال کو ارادہ سی واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ
فرماتی ہین کہ مراد ارادہ سی علم بمصلحت فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنی ارادہ اور اختیار سی کرتا ہے
اسلیئی کہ ارادہ اوسکا علم کی قسم ہی اور علم عین ذات مقدس ہی کہ اوسکو تغیر اور تبدل نہین ہوتا پس
یہہ ایک معنی ارادہ کی ہین اور کراہت سے مراد بنا بران معنونکی علم بمفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت
مصلحت مین فعل سی اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی اور اس تعلق کو بہی ارادہ اور کراہت
کہتی ہین اور یہہ دوسری معنی ارادہ اور کراہت کی ہین تیسری معنی ارادہ کی یہہ ہین کہ موجود کرنیکو
ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتی ہین جیسا کہ بعض حدیثونمین وارد ہی چوتہی معنی ارادہ کی یہہ ہین
کہ جناب اقدس الہی اپنی بندونسی ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسی ارادہ معصیت کا نہین کرتا
بلکہ کراہت کہتا ہی اور یہان مراد ارادہ سی یہہ ہی کہ اونکو حکم طاعت کا کیا ہی اور مراد کراہت سے
یہہ ہی کہ معصیت سے منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہہ ہین کہ ارادہ توفیق کا دیتا ہی اور کراہت سلب توفیق
کرتا ہی ساتوین حق تعالی متکلم ہی یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز مین چاہے
کلام کو پیدا کرے جیسا کہ اوس درخت مین کلام پیدا کیا کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سی کلام

کیا تہا اور کیفیت اوسکی اسطرح سی ہی جس وقت کہ حضرت موسی علیہ السلام اپنی اہل کو لیکر حضرت شعیب
کی گہر سی چلی اور شہر مداین سی باہر تشریف لائی اور اثنا راہ مین ابر اور ہوای سرد سی اونکو تردد پہنچا
تو وہ جس طرف دیکہا کہ کوہ طور پر ایک آگ جلتی ہی پس اوسطرف چلی تو کیا دیکہتی ہین کہ بقدرت خدا
ایک نیچی کی درخت سبز مین آتش مشتعل ہی اور اوس سی ایک نور ظاہر ہی پس اوسکی نزدیک گئی ایک
آواز سنی اور خطاب بارگاہ حضرت کبریا سی بلطف کمال آیا یا موسی اِنّی انا ربک فاخلع نعلیک انک
بالوادِ المقدسِ طویً وانا اخترتک فاستمع لما یوحی یعنی ای موسی مین تیرا پروردگار ہون
پس تو اپنی پاؤن سی دونون نعل نکال ڈال یا تو اپنی دل سی محبت اہل اور اولاد کی دور کر اور ان دونو سی
بموجب بعض روایات کی احتمال ہی بعد اسکی فرمایا تحقیق کہ تو وادی مقدس مین آیا اور ہمنی تجکو منتخب
کیا ہی اسطی نبوت کی پس تو کان لگا کی سن جو کچھہ کہ وحی کیجاتی ہی پس اسیطرح ہمیشہ کلام باری سی
ہوتی رہی یہانتک کہ اونکی قوم نی کہا کہ ہم ایمان نہ لاوینگی جبتک کہ کلام باری کو اپنی کانون سی نہ سنلین
حضرت موسی علیہ السلام اونمین سی کچھہ لوگ انتخاب کرکی کوہ طور پر لیگئی جیسا کہ کتاب توحید مین شیخ
صدوق علیہ الرحمہ نی حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام اونکو طور سینا
کیطرف لیگئی اور اونمین دامن کوہ مین ٹہراکی آپ بالای کوہ گئی اور خداوند عالم سی سوال کیا تا کہ وہ کلام
ارشاد فرمائی اور قوم سنی پس جناب باری نی اونکی سوال کو قبول فرمایا اور اونسی کلام کیا اور اوسکی
کلام کو قوم نی سنا کہ اونکی کانون مین ہر طرف سی آواز آتی تہی اسلیئی کہ حق تعالی نی اپنی کلام کو ایک
درخت مین پیدا کیا اور اوسمین سی آواز بلند ہوئی اور اونکی کان مین ہر طرف سی آتی تا آثار عظمت

اور کبریائی اونکی ظاہر ہوئیں پس ان خلاف عادت کی چیزوں سی ثابت ہوا کہ وہ کلام قادر علام کا تہا کہ اوسکی
ایسی باتیں سی مختص نہیں اور معلوم ہو کہ افضل مرتبہ وحی کا کلام ربانی ہی کہ جناب اقدس الٰہی نی حضرت
موسیٰ کو اپنی کلام سی مشرف کیا اور یہہ مرتبہ اور کسی کو انبیا میں سی باسوای ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ آنجناب سب پیغمبروں سی بہتر اور افضل ہیں پس خداوند عالم نی جسطرح
کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام سی کلام کیا تہا اوسیطرح اون جناب سی بہی کلام کیا تہا بلکہ
اوس سی بہی زیادہ کہ معراج میں بکمال لہجہ حسن اپنی کلام سی ممتاز فرمایا پس سمجہ جای غور ہی کہ کہان کوہ طور
اور کہاں جای علیین کہ منتہای قرب رب العالمین ہے بلکہ حق تعالی نی جو کرامت اور معجزہ کہ کسی پیغمبر کو
عطا فرمایا تہا وہی سب کرامتیں اور معجزی بلکہ اون سی زیادہ ہمارے پیغمبر کو عنایت فرمائی اونہون نی
یہہ کہ خداوند عالم صادق ہی یعنی کلام اوسکا سچا ہی اسلیے کہ کذب قبیح ہی اور قبیح اوس سی صادر ہو نہیں
مطلب تفسیر صفات سلبیہ میں ہی اور اونمیں پہلی عمدہ تعدد کی نفی ہی اور وہ اصل توحید سی ہے
پس توحید یہ ہی کہ خداوند عالم واحد اور احد ہی یعنی اوسکا کوئی واجب الوجود نہیں اور جو چیز کہ غیر
ذات خدا موجود ہی کائنات میں سی ایک ممکن ہی اور اوسکی مصنوعات میں سی ایک مصنوع ہے اور خداوند یقین
کسیکو شریک نہیں کہتا اسلیے کہ اگر اوسکا شریک ہو اور اوسکی مثل ہو یعنی دو خدا ہوں اور اونمیں سے
ایک کسی چیز کا ارادہ کری اور دوسرا اوسکو مانع ہو سکی تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر مانع ہو نسکے
تو دوسری کا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہیں اور اگر دونو کی موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین
لازم آتا ہی اور یہہ محال ہی جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی زنادقہ کی جواب میں

فرمایا کہ تیرا قول کہ دو خدا ہیں باطل ہی اسلیے کہ یہہ تین حال سے خالی نہیں یا دونوں قدیم اور صاحب
قوت ہیں یا دونوں ضعیف ہیں یا اونمیں سے ایک قوی ہی اور دوسرا ضعیف پس اگر دونوں قوی ہیں تو کیوں
نہیں ایک دوسرے کو دفع کرتا اور اگر ایک قوی ہی اور دوسرا ضعیف پس جو کہ ضعیف ہے وہ خدا نہیں اسلیے کہ خدا
عاجز نہیں ہوتا اور جناب مقتدای جہان نایب امام زمان جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانیہ میں فرماتے ہیں کہ
شق اول میں جو کہ حضرت نے فرمایا تہا کہ کیوں نہیں ایک دوسرے کو دفع کرتا اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر ایک
دوسرے کے دفع پر قادر نہو تو اوسکا عجز لازم آتا ہی اور اگر قادر ہو اور دوسرے کو دفع نکرے اور اپنی خوشی اور
اختیار سے اپنے امور اوسکے حوالے کر دے تو وہ بیکار ہو جاییگا لیکن کیونکر ہو سکے کہ خدا باین عظمت و قدرت
اور جود و کرم کے بیکار اور معطل ہوئے اور کوئی اوس سے حاجت نرکہتا ہو اور اگر کوئی شخص یہہ کہے کہ
اسمیں دونوںکے اتفاق ہی کبھی یہہ کام کرتا ہی کبھی دوسرا تو دونوں معطل نہوں تو یہہ بھی سخن بیجا ہی اسلیے
کہ خداوند عالم پر کاہلی اور عاجزی روا نہیں کہ دوسرے کا محتاج ہو پس عالم میں دو خدا کا ہونا عبث اور ناحق
ہوگا جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو وصیت میں فرمایا ای فرزند کہ اگر تیرے
پروردگار کا شریک ہوتا تو چاہیے تہا کہ تیرے پاس اوسکے بہی کتابیں اور رسول آتے کہ تو اوسکے آثار ملک اور سلطنت
کو دیکہتا اور اوسکے افعال اور صفات کو پہچانتا لیکن خدا ای عزوجل یگانہ ہی جیسا شریک نہیں رکہتا پس
پوشیدہ نرہی کہ اس عقیدہ صحیحہ میں کئی فرقہ باطلہ نے خلاف کیا ہی چنانچہ اونمیں سے ایک فرقہ مجوس ہے اور
اونکے کئی گروہ ہیں ایک ثنویہ اور مانویہ ہیں کہ وہ نور اور ظلمت دونونکو قدیم و ازلی جانتے ہیں پس انکے
جواب میں قول خدا کافی ہی قوله جعل الظلمات والنور یعنی جناب باری نے پیدا کیا تاریکی اور نور کو دوسرے کیونکر صحیح

ہین کہ وہ بہی ایسا ہی کہ یزدان یعنی نور قدیم ہی اور اہرمن یعنی ظلمت حادث ہی کہ اسکو نور نی پیدا کیا ہے
لیکن چونکہ یہہ ظلمت کی طبیعت مین شر اور فساد تہا اوسنی نور پر خروج کیا اور دونون لشکر دنیا مین باہم جنگ و
جدال کرتی ہی اوسوقت ملائکہ نی دونون مین مصالحہ کر دیا کہ عالم سفلی اہرمن کی تصرف مین سات ہزار برس
تک رہی اور بعد اسکی یزدان یعنی نور کی قبضہ مین کر دی پس جب اسمین دونونکی نزاع موقوف ہوئی تو
اہرمن نی اونکو قبل مصالحہ کی تہی قتل کیا اور ایک شخص کو پیدا کیا اور نام اوسکا کیومرث رکہا بعضی
زردشتیہ ہین کہ وہ نور اور ظلمت دونونکو مخلوق خدا جانتی ہین لیکن یہہ کہتی ہین کہ دونونکی شرکت سے عالم
پیدا ہوا کہ یزدان نی خیر اور سرور کو پیدا کیا اور اہرمن نی فتنہ اور شرور کو پس اونکی یہہ کلمات مزخرفات
باطل اور فاسد ہین ایسلیئی کہ احتجاج مین ملا ناطبرسی علیہ الرحمہ نی نقل فرمائی ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نی اول انہین سی پوچہا کہ تمنی کس راہ سی دو خدا قرار دیی اونہون نی عرض کیا کہ ہمنی عالم مین دو
چیزین دیکہین کہ ایک دوسری کی ضد ہی ایک خیر دوسری شر پس خالق ہر ایک کا جدا ہی ایک خدا نور
ہی کہ جسنی خیر اور [illegible] کو پیدا کیا اور دوسرا ظلمت ہے کہ جسنی فتنہ اور شرور کو پیدا کیا حضرت نی
فرمایا کہ آیا تمنی [illegible] دیکہا کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی کہ ہر ایک دوسری کی ضد ہے اونہون نی
کہا البتہ حضرت نی فرمایا کہ پہر تمنی کیون نہین انکی لیی بہی خالق جدا جدا قرار دیی پس وہ ساکت ہو گئی اور جہہ
جواب نہ آیا دوسرا فرقہ بت پرستونکا ہی کہ یہہ بتونکو اپنا امید گاہ جانتے ہین اور اونسی توقع نفع اور نقصانکی رکہتی
ہین اور اسی قبیل سی وہ لوگ ہین کہ آفتاب اور ستارونکی پرستش کرتی ہین اور بعضی آتش کی اور بعضی پانی کی اور
اپنی ہاتہ سی بتونکو بنا کی اونکی پرستش کرتی ہین جیسا کہ احتجاج مین لکہا ہی کہ مشرکین عرب بتونکی خدا سمجہتے ہین

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی آپ حضرت نی وثنی فرمایا کہ تم بتونکو کسلیی پرستش کرتی ہو اونہونی
عرض کیا اسلیی کہ وہ خدا سی ہماری تقرب کا واسطہ ہین حضرت نی فرمایا آیا تمہاری بت مطیع خدا ہین
کہ بسبب اونکی پیش خدا اونکی قرب ومنزلت ہی اونہون نی عرض کیا یہہ نہین حضرت نی فرمایا کہ اگر تمہاری
بتونکو طاقت ہوتی تو اونکو لایق تہا کہ وہ تمہاری پرستش کرتی کہ تمنی اونکو اپنی ہاتہوسی بنایا ہی
نہ یہہ کہ تم اونکی پرستش کرو یہہ نکی اونمین سی بعضون نی عرض کیا کہ ہندوونمین چند شخص معتبر درگاہ
الہی تہی کہ خدا اونمین آیا تہا اسلیی ہم اونکی تصویرین بناکی تعظیم کرتی ہین تا اونکی صورتین اون
بزرگوارونکی تعظیم ہو حضرت نی فرمایا کہ خدا پر حلول روا نہین کہ یہہ امر جسم اور عوارض جسمی سی تعلق
رکہتا ہی اور وہ اس سی مبرا ومنزہ ہی پس کیونکر کسیکی جسم مین وہ آیگا پس وہ خاموش ہوی اور اونمین
سی بعضون نی عرض کیا کہ ہم بتونکو اسلیی سجدہ کرتی ہین کہ یہہ تصویرین خاصان خدا کی ہین حضرت نی
فرمایا جسوقت کہ تمنی بندہ خدا کو سجدہ کیا پس اور کیا چیز واسطی تعظیم واجلال مالک الملک کی باقی رکہی
آیا تم اتنا بہی نہین جانتی کہ تعظیم ایک سیاق پر خالق اور مخلوق اور آقا ومملوک کی نہین کرتی
آیا ہو سکتا ہی کہ ایک بادشاہ ہو اور اوسکا ایک غلام ہو اور دونونکی تعظیم یکسان کری برخلاف اوسکی
شوکت اور شان کی نہو پس بتونکو سجدہ کرنا موجب استخفاف عظمت شان مالک دیان کا ہی پس پہر بہی خاموش
ہوی پہر اونمین سی بعضون نی عرض کیا کہ یہہ آدم کی تصویرین ہین جسوقت کہ حقتعالی نی واسطی سجدہ آدم
کی ملایکہ کو حکم فرمایا تہا اور ہم اس شرف سی محروم ہی پس ہم واسطی خوشنودی خدا کی آدم کی تصویر بناکی اونکو
سجدہ کرتی ہین جسطرح کہ آپکی مانند کعبہ کو سجدہ کرتی ہین بلکہ اپنی ہاتہونسی مسجدین بناکی سجدہ کرتی ہین

حضرت نے فرمایا کہ تم ابھی [illegible] تین چال الٹ چلا اور ہمارا ایک جانتے ہو لیکن تم میں اور ہم میں فرق بہت ہے
کہ ہم جو ہیں کرتے ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے کرتے ہیں اور اپنے دل سے اختراع نہیں نکالتے ہیں جس طرح کہ
اوسنے حکم فرمایا ہے اوسی طرف ہم اوسکو سجدہ کرتے ہیں اور اوسی کے حکم سے سجدہ نہیں ہی بناتے ہیں لیکن
جو تم آدم کی تصویر بنا لی اوسکو سجدہ کرتے ہو خداوند عالم نے کب تمسے فرمایا تھا پس یہہ بہی خاموش ہو رہے
اور سب نے عرض کیا کہ ہم مہلت چاہتے ہیں اور بعد چند روز کے وہ مشرف بایمان ہوئے تیسرا فرقہ نصارے
کا ہے کہ یہہ تین خدا کے قائل ہیں ایک خداوند عالم کہ اوسکا نام پدر رکہا ہے دوسرے حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ
نبینا وآلہ وعلیہ السلام کہ اونکو پسر خدا قرار دیا ہے تیسرے روح القدس اور بعضے نصارے کہتے ہیں کہ خدا
اور مریم اور عیسیٰ یہہ تین خدا ہیں باوجود اسکے پہر اپنے تئین موحد جانتے ہیں اور سبب ان کلمات رکیکہ کا
جناب سید علماء وامام طلبہ حدیقہ سلطانیہ میں فرماتے ہیں کہ جب نصاری حضرت عیسیٰ کو حادث جانتے ہیں اور پسر خدا
کہتے ہیں پس کسطرح اونکو خدا اور قدیم کہتے ہیں لہذا جواب میں انکے حضرت رسالتپناہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہا
عیسیٰ میں [illegible] کہ ہم حادث ہو تو یہہ محال ہے اسلیے کہ کیونکر ہو سکے کہ قدیم حادث ہو
اور اگر تمہاری مراد یہہ ہی [illegible] یعنی عیسیٰ قدیم ہیں تو یہہ بہی محال ہے کہ حادث قدیم ہووے پس نصارے
ایسے سبب سے کہتے ہیں کہ تین خدا ایک ہی اور ایک خدا تین ہیں اور یہہ قول انکا باطل ہے اور بطلان انکا
کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں اسلیے کہ یہہ کیونکر ہو سکے جو شخص کہ تین خدا کا قائل ہو وہ خدا کو واحد کہے اور جو ایک
خدا کا قائل ہو وہ کیونکر تین خدا کا اعتقاد رکہے جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے قال اللہ عز وجل ولا
تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ یعنی اے اہل کتاب نکہو کہ خدا

تین مین اور اس قول باطل سی باز رہو اور اسکو اپنی لیئی خیر سمجھو سوا اسکی نہین ہی کہ خدا ایک ہی اور اوسکا
کوئی بیٹا نہین اور بعضی روایت مین یہی وارد ہی کہ جسوقت کفار مناظرہ کی لیئی آئی اور خدمت مین
جناب رسالتمآب کی عرض کیا کہ ہمنی انجیل مین لکھا ہی بعد عیسی کی نبی آخر الزمان آوینگا اور وہ عیسی کے تصدیق
کریگا لیکن آپ تو اونکو برا کہتی ہین اور دشنام دیتی ہین اس جہت سی کہ وہ خدا ہی اور خدا کا بیٹا ہی اور
آپ اوسکو بندہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ مین عیسی کو بد نہین کہتا بلکہ اونکی رسالت کی تصدیق کرتا ہون کہ
وہ رسول خدا اور بندہ خدا تہی پہر نصاری نی عرض کیا کیا بندہ سی یہ کام ہوسکتا ہی جو کہ عیسی سے ظہور مین آیا
کہ مردہ کو زندہ کرتی تہی اور نابینا کو بینائی بخشتی تہی اور مبروص کو شفا دیتی تہی اور امور غیب کے خبر
کرتی تہی یہہ کام بشر نہین البتہ کار خدا یا پسر خدا ہی حضرت نے فرمایا عیسی جو کچہہ عمل مین لاتی تہی خدای
یگانہ کی حکم سی اور اوسکی قدرت کاملہ سی اور وہ بہی مثل اور پیغمبرونکی تہی اسلیئی کہ اونکا جسم کہ بنا ہوا ان
اور استخوان اور گوشت اور پوست سے ہی جسوقت کہ گرسنہ ہوتی تہی تو محتاج غذا کی ہوتی تہی اور ان
چیزونسی خداوند عالم مبرا ہی اور اسیطرح سی احتجاج مین منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے
جاثلیق نی عرض کیا کہ جو حضرت عیسی نی مردونکو زندہ کیا اور نابینا کو بینائی بخشی اور مبروص کو
شفا دی پس ہمنی اعتقاد کیا کہ وہی خدا لائق عبادت کی ہی حضرت نے فرمایا کہ یسع پیغمبر بہی مردونکو زندہ کرتی تہے
اور نابینا اور مبروص کو شفا دیتی تہی اور پانی پر چلتی تہی اور اونکو کسینی خدا نہین کہا اور حزقیل پیغمبر نی بہی
مثل عیسی کے مردونکو زندہ کیا تہا چنانچہ تینتیس ہزار مردونکو زندہ کیا بعد مرنی ساٹہہ برس کی اور بعضی روایتون مین
وارد ہی کہ جاثلیق سی مناظرہ مین حضرت امام رضا نی فرمایا ای نصرانی قسم بخدا کہ مین اون عیسی کے نبوت کا

منکر ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی نبوت کا اقرار کرتی تہی اور تمہاری عیسی کی بارے میں عین
طعن نہیں کرتا بلکہ جو اسکی کہ وہ روزہ صلوۃ میں کمی کرتی تہی اور جاثلیق خشمناک ہو کی بولا کہ تمنی
کیس امر کی نسبت اونکی طرف کی جو کہ اونکی شایان تہا اور حال عیسی کا یہہ تہا کہ ہمیشہ دنکو
روزہ رکہتی تہی اور راتونکو عبادت کرتی تہی پس حق ہی کہ اوسکی بابنی یہہ اقرار لیا تو حضرت نے فرمایا
کہ وہ عبادت کسکی کرتی تہی پس اگر بندہ خدا نہ ہوتی کسیکو اپنی لئی معبود قرار دیتی اور کیون شفقت شدید
اوٹہاتی پس جاثلیق ساکت ہوگیا اور کچہہ جواب نہ آیا اور اسیطرح نصارائی نجران بہی مناظرہ کی لئی خدمت جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی آئی اور عرض کیا کہ اگر تم عیسی کو بندۂ خدا کہتی ہو تو بن باپ کا کون پیدا ہوا
حضرت نی فرمایا کہ وجود عیسی کی جو آدم عجیب تر ہی کہ وہ بی پدر اور مادر کی پیدا ہوئی پس خدا اوس عالم
کی نزدیک کوئی چیز دشوار نہیں جسطرح چاہی اپنی بندونکو پیدا کری اور کتاب احتجاج میں روایت ہی
کہ بعض نصرانیون نی دلیل معنی ہونی کی خدمت میں جناب رسالتمآب کی عرض کی کہ انجیل میں لکہا ہی
کہ حضرت عیسی نی کہا اِنّی اَذْهَبُ اِلٰی اَبِیْ یعنی میں جاتا ہوں اپنی باپکی پاس حضرت نے فرمایا کہ اگر تمکو
انجیل کا اعتقاد ہی تو یہ بہی موجود ہی اَذْهَبُ اِلٰی اَبِیْ وَاَبِیْکُمْ یعنی میں جاتا ہوں
اپنی باپکی پاس اور تمہاری باپ کی پاس پس چاہیی کہ تم سب بندونکو پسر خدا کہو لیکن اسی سے
معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت میں یہ کہتی ہون جو تہا فرقہ صوفیہ کا ہی کہ انکی گروہ بہت
ہیں لیکن جو کہ انکی سرگروہ ہیں کیا کیا مزخرفات بکتی ہیں کہ سوائی خدا کی کوئی موجود نہیں اور جو
کچہہ کہ ہی اوسیکا ظہور ہی پس جو لوگ کہ وحدت خدا کی قائل ہیں مثل ہنود کی قرمین اسی حال صوفیہ کی

کہ تمام عالم کو خدا کہتی ہین جیسا کہ کتاب ذو الفقار مین جناب قدوۃ المحققین رئیس المجتہدین علامے
فہامی غفران مآب نور اللہ مرقدہ نی نقل صوفیہ کی فرمائی ہی کہ مذہب جماعہ کی تمام عالم عین ذات
خدا ہی عیاذاً باللہ کہ خداوند عز و جل گاہی بصورت ابلیس کے بنجاتا ہی اور گاہی بصورت حضرت
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی اور گاہی بصورت سگ و خوک کی اور گاہی بصورت انسانکی اور کبھی
کہتی ہین کہ خدا مثل دریا کی ہی [illegible] اور کبھی کہتی ہین کہ خدا مثل گل کے
ہی اور مخلوق مثل کوزونکی ہی اسیطرح خدا عین خلق ہی اور اسی مضامین کی اشعار بھی کہتی ہین
اور رقص و غنا اور حال وجد کو کمال معرفت اور عبادت کا جانتی ہین چنانچہ اون اشعار مین سے
بعضی یہ ہین ع با مریدان آن فقیر محتشم ٭ بایزید آمد کہ یک یزدان منم ٭ گفت مستانہ
عیان آن ذو فنون ٭ لا الہ الا انا فاعبدون ٭ اور صاحب فواتح میبذی صوفی کہتا ہی
کہ حضرت سید شریف قدس سرہ کہتی ہین کہ ایک متکلم اور صوفی مین مناظرہ ہوا متکلم نی کہا کہ مین
اوس خدا اسی بیزار ہون کہ گتی اور بلی مین ظہور کری صوفی نی کہا کہ مین اوس خدا اسی بیزار ہون
کہ گتی اور بلی مین ظہور نکری بلکہ اسیطرح اس بیت السلطنۃ لکھنؤ مین ایک شیخ اہل نفاق صوفیہ سے
عبد الرحمن ہمنام ابن ملجم تہا کہ وہ بھی حلول باری تعالی کو مرشد مین جانتا تہا چنانچہ حدیقہ سلطانی
مین اوسکی نقل جناب مستطاب امام الانام مرکز دائرہ اسلام مقتدای مؤمنین ہمای مسالک صدق
و یقین شمس الفقہا سید العلما دام ظلہ فرماتی ہین کہ ہماری بعض احباب ثقات سی ایک شب بحسب
اتفاق اوس شیخ فی اہل نفاق کی پاس گئی دیکہا کہ وہ مسجد مین بیٹہا ہی اور ایک چراغ روشن ہی ناگاہ

کہتا ہی میں آیا اور اوس کو سمجھایا اوس کہنی کو اپنی سگو نہیں جانکی مانع نہوا یہانتک کہ
اوسنی چراغ گل کر دیا اور وہ فاسق مرتکب زنا کا ہوا اوس وقت یہہ سگ نجس بکمال معرفت اصطلاحی کہنی لگا سبحان الله
اپنی گہر کا چراغ آپ ہی گل کر دیا پناہ بخدا ان لغو نونکی بیہودہ گوئی سی اور اس مقام میں اصل غرض
ذکر جناب باری کی وحدت اور وجود کا تہا لیکن بسبیل حکایات عقائد صوفیہ کی بیان ہوئے کہ یہہ
عقیدہ اونکا باطل اور فاسد ہی کیونکہ اگر تمام عالم عین ذات خدا ہی تو عذاب و ثواب اور جنت
اور نار کسکی لیئی ہی اور انبیا کا آنا اور کتب آسمانی کا اور تکالیف شرعیہ مثل نماز اور روزہ اور حج
اور جہاد سب یہہ عبث اور بیجا ہوجاتا ہی پس اہل تصوف کی مذمت میں حدیثیں بہت سی ہیں از انجملہ
ایک یہہ ہی کہ شیخ بہاء الدین محمد عاملی علیہ الرحمہ نی حضرت رسالت پناہ صلی الله علیہ و آلہ سی
روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قبل قیامت کی میری امت میں ایک جماعت ہوگی کہ اوسکو
صوفی کہین گی وہ میری امت میں داخل نہیں اور یہودیوں میں محسوب ہیں بلکہ کفار سی بہی بدتر ہیں
اور اہل جہنم میں اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سی ایک شخص نی عرض کیا یا ابن رسول الله ایک قوم تازہ
ہوئی ہی کہ صوفی کہتی ہیں آپ کیا فرماتی ہیں حضرت نی فرمایا کہ وہ ہمارے دشمن ہیں پس جو
شخص کہ اونسی رغبت کری وہ بہی ہمارا دشمن ہی اور عنقریب ہی کہ ایک قوم ہوگی کہ وہ ہمارے
دوستی کا دعوی کرینگی باوجود اسکی کہ صوفیہ سی رغبت رکہی گی اور اونکی اقوال کو کہ عین کفر
ہیں تاویل کرینگی پس وہ بہی حقیقت میں ہمارے دوست نہیں اور ہم اونسی راضی نہیں پس جو شخص کہ صوفیہ سے
انکار کری اور اونکی قول کی رد کری تو اوسکی لیئی ثواب مثل اوس شخص کی ہی کہ ہمراہ جناب رسول خدا صلی الله علیہ

والہ کی جہاد کرے اور جناب حقایق آگاہ واقف علوم سبحانی وارث اسرار یزدانی نائب امام زمان مجتہد العصر والزمان
جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی میں فرماتے ہیں کہ فرقہ [illegible] یہی ہے کہ آیات
متشابہ کو حجت اور دلیل لاتے ہیں جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ
فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ یعنی جن لوگونکی دلوں میں کجی ہے
وہ پیروی کرتے ہیں اوس چیز کی جو متشابہ ہے قرآن سے واسطے طلب کرنے فتنہ کی اور اوسکی تاویل
کرنیکی خواہش سے پس آیات متشابہ ہی اونکی مدعای فاسد پر دلالت نہیں کرتی مگر موافق اپنی خواہش
کی دل سے معنی بنا لیتے ہیں مثل اسکی کہ جناب باری فرماتا ہے وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ
وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ پس بعض فیہ گمان کرتے ہیں کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ اِنَّ الْوُجُوْدَ الْحَقَّ فِیْ
اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی العیاذ باللہ حقتعالیٰ تمہاری ذات میں موجود ہے آیا تم نہیں دیکھتے ہو اور
نہیں مطلع ہوتے ہو پس شک نہیں کہ یہہ معنی اونکی لوگوں میں شیطان نے ڈالے ہیں اور لا اوسکے
معنی صحیح کسی صاحب فہم پر پوشیدہ نہیں اور وہ یہہ ہیں کہ اوسکی وجود کی نشانیاں تم میں موجود ہیں
کیونکر اونکو نہیں دیکھتے ہو پانچویں غلات ہیں مثل نصیریہ اور سبائیہ وغیرہم کہ انکی فرقہ بہت ہیں
جیسے مفوضہ ہیں کہ انکا غلو غالیوں سے کم ہے پس انہوں نے محبت میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کے
غلو کیا کہ خداوند عالم کو بھلا دیا چنانچہ غالیوں کا سرگروہ عبد اللہ بن سبا ہے کہ وہ جناب امیر المومنین
کو خدا جانتا ہے اور اصل طریقہ غالیوں کا یہودی ہے کہ عبد اللہ بن سبا پہلے یہودی تھا بعد اسکے بظاہر ایمان لایا
اور مسلمان ہوکر کہنے لگا کہ جناب امیر خدا ہیں اور میں اونکا پیغمبر ہوں اور جب یہہ حضرت نے سنا اوسکو

ولی

بلاکی پوپہا کہ تو کیا کہتا ہی اوسنی عرض کیا کہ میری دل مین آیا کہ آپ خدا ہین اور مین آپکا پیغمبر ہون
حضرت نی فرمایا وای تجہپر شیطان نی وہ تیرا ٹہرا کیا توبہ کر لیکن اوسنی توبہ نکی حضرت نی
اوسکو تین روز قید رکہا جب بہی توبہ پر راضی نہوا آخر اوسکو قید خانہ سی نکال کی جلادیا لیکن مفوضہ
تابع اوسکی بیٹی کی ہین وہ اپنی باپکی اعتقاد سی ایکدرجہ بایین تہا کہتا تہا کہ خداوند عالم نی محمد اور علی
کو پیدا کرکی امور عالم انکی سپرد کر دیا ہی وہ خود بزرگوار روزی دیتی ہین اور زندہ کرتی ہین
اور مارڈالتی ہین پس یہ عقیدہ انکا فاسد اور باطل ہی جیسا کہ حضرت امام رضا فرماتی ہین کہ غالی
کافر ہین اور مفوضہ مشرک ہین پس جو شخص کہ انسی ہمنشینی کری یا انکی ساتہہ کہائی یا پئی یا انسی نکاح
کری یا انکی اہانت کہی یا انکی سپرد کری یا انکی حدیث کی تصدیق کری یا انکی اعانت کری اگرچہ
ساتہہ ایک کلمہ یا بعض کلمہ کی ہو تو وہ دشمن خدا اور دشمن رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا ہوگا
دوسری صفت سلبیہ یہ ہی کہ جناب باری کی لئی صورت اور جسم نہین ہی پس پوشیدہ
نہ ہی کہ جناب باریکی صورت اور جسم نہین کیونکہ وہ ان دونونسی مبرا ہی اسلئی کہ اگر اوسکی صورت اور جسم ہو
تو چاہئی کہ کوئی اوسکی مشابہ اور مثل بہی ہو حالانکہ کوئی اوسکی مثل نہین بلکہ حق تعالی بہی گواہی لیس
کمثلہ شئ یعنی نہین ہی مانند اوسکی کوئی شئی اور اسیطرح کافی مین محمد بن حمزہ سی روایت ہی کہ انہی
حضرت ابو الحسن کی خدمت مین ایک عریضہ لکہا کہ آیا خداوند عالم کی صورت اور جسم ہی حضرت نی اوسکی جواب
مین لکہا کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ مثل اوسکی کوئی نہین اور وہ صورت اور جسم سی مبرا ہی لیکن سنیون
مین تابعان احمد بن حنبل کہتی ہین کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹہا ہی اور جسم اوسکا عرش

سی بقدر چہہ بالشت کی زیادہ ہی اور بالشت بہی اوسکی ہاتھہ کا ہی اور ہر شب جب ایک خر پر
سوار ہوکی زمین پر آتا ہی اور صبح تک ندا کرتا ہی کہ آیا ہی کوئی بندہ کہ مین اوسکی طرف آؤن آیا ہی کوئی گنہگار جو مجہسی
توبہ کری اور مین اوسکی توبہ قبول کرون اور بعضی اہلسنت کہتی ہین کہ زمانہ حضرت نوح مین جسوقت کہ
طوفان آیا تو حق تعالی اسقدر رویا کہ اوسکی آنکہین آشوب کر گئین اور ملائکہ عیادت کیلئی حاضر ہوئی اور بعضی
کہتی ہین کہ خدا بصورت انسان ہی کہ بیہ الترا کہ اوسکی سر کی بال اور ڈاڑہی کی سیاہ اور سفید مخلوط ہین
غرض اسیطرح کے انکی کلام مزخرفات بہت ہین کہ ذکر اونکا باعث طول اور ملال کا ہی لیکن کتاب احتجاج مین
طبرسی نی ابراہیم بن محمود سی نقل کی ہی کہ مینی حضرت امام رضا علیہ السلام سی عرض کیا کہ اے فرزند
رسول اوس حدیث مین آپ کیا فرماتی ہین کہ لوگ جناب رسول خدا سی نقل کرتی ہین کہ ہر شب جمعہ
آخر ثلث مین خدا آسمان سی آتا ہی حضرت نی فرمایا خدا لعنت کری تحریف کرنیوالی کو کہ اسطرح
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی نہین فرمایا مگر یہہ کہ حقتعالی ہر شب جمعہ ایک فرشتی کو آسمان سی بہیجتا ہے
اور وہ خداوند عالم کی جانب سی ندا کرتا ہی کہ آیا کوئی سائل ہی کہ مین اوسکو عطا کرون آیا کوئی توبہ
کرتا ہی کہ اوسکی توبہ قبول کرون آیا کوئی طلبگار آمرزش ہی کہ اوسکو بخشدون پس اے طالب خیر
آگی آ اور متوجہ ہو اور اے طالب شر اپنی قصد کو کوتاہ کر پس جسوقت کہ صبح ہوتی ہی تو وہ فرشتہ
آسمان پر پہر جاتا ہی تیسری صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کیلئی مکان نہین ہی پس توحید
نہی کہ جناب باریکا کوئی مکان نہین اور کسی سمت مین ہونا ہی اسلئی کہ یہہ لوازم جسمانی ہے
اور بطلان اسکا عقلا اور شرعا ثابت ہی جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نی سلمان بن مہران

سی روایت کی ہی کہ مینی حضرت امام جعفر صادقؑ سی عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین ہے
حضرت نی فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین ہے اسواسطی کہ اگر کسی مکان مین ہوتا تو چاہیی کہ حادث ہو اسلیی کہ متمکن
مکان کا محتاج ہی اور یہہ حوادث کی صفت ہی قدیم کی صفت نہین اور ارشاد مین شیخ مفید علیہ
الرحمہ نی نقل کی ہی کہ ایک عالم یہودیونکا ابوبکر کی پاس آیا اور اوسنی کہا کہ اس امت کی پیغمبر کا خلیفہ
تو ہی ابوبکر نی کہا ہان مین ہون تب یہودی نی کہا کہ ہم نی توریت مین یون لکہا ہی کہ انبیا کی خلفا عالم ہوتی ہین
پس مجہسی کہو کہ خدا کہان ہی ابوبکر نی سادہ لوحی سی کہا کہ خدا آسمان پر ہی اور عرش پر بیٹہا ہے
یہودی نی کہا کہ پس خدا اوسی مین خالی ہی ابوبکر نی کہا کہ یہہ کلام زنادقہ ہی میرے پاس سی دور ہو
والا مین تجہی قتل کرونگا پس وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پہرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا کہ اثناء راہ مین اوسکو
حضرت امیر المومنین علی حضرت نی فرمایا ای یہودی تیرا سوال مینی معلوم کیا اور جو کچہہ کہ تونی جواب پایا
اور مین کہتا ہون کہ خداوند عالم خالق مکان ہی اوسکی لیی کوئی مکان نہین بلکہ اوسکی قدرت ہر جگہہ موجود ہین
پس اگر مین تمہاری کتابون سی ثابت کر دون تو ایمان لائیگا یہودی نی عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون مین
لکہا ہی البتہ مین ایمان لاؤنگا حضرت نی فرمایا آیا تونی اپنی کتابون مین نہین لکہا کہ ایکروز حضرت موسی بن
عمران علی نبینا وعلیہ السلام بیٹہی تہی کہ ناگاہ جانب مشرق سی ایک فرشتہ آیا موسی نی اوس سی پوچہا
کہ تو کہانسی آیا ہی اوسنی عرض کیا خدای عزوجل کے پاس سے بعد اسکی دوسرا فرشتہ مغرب سے آیا موسی نی اوس
سی بہی پوچہا کہ تو کہانسی آیا ہی اوسنی عرض کیا خدای جلشانہ کی پاس سی بعد اسکی تیسرا فرشتہ آیا اوسنی
کہا کہ مین ہفتم آسمانسی آیا ہون خدای جلشانہ کی پاس سی بعد اسکی چوتہا فرشتہ آیا اوسنی کہا کہ مین ہفتم

طبقہ زمین سی آتا ہون خدا کی پاس سی اوس وقت موسی نی فرمایا کہ مین جہوٹا ہین اوس خدا کی کہ اوس سی

کوئی جگہہ خالی نہین یہودی نی یہہ سنکی کہا مین گواہی دیتا ہون کہ حق یہہ ہی اور آپ ہی نبی پیغمبر کی

خلافت کی سزاوار ہین پس اس حدیث سی بہی ثابت ہوا کہ خداوند عالم کا کوئی مکان نہین اور نہ وہ

مکان مین اور نہ کسی جگہہ مین رہتا ہی لیکن ابو بکر نی کسی اوسی یہودی کی جواب مین کہا تہا کہ خدا آسمان پر

اور عرش پر بیٹہا ہی مگر یہہ کہ خود اپنی کلام کا نقض کیا اور اپنا الزام یہودی کی گردن پر ڈالا چوتہی صفت

سلبیہ یہہ ہی کہ حقتعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا پس پوشیدہ نہی کہ حلول ایک چیز کا دوسری چیز مین

کہتی ہین مانند درآنی رنگ کی جسم مین اور اتحاد دو چیزونکی ملکر ایک ہو جانیکو کہتی ہین پس خدا

جلشانہ پر حلول اور اتحاد روا نہین اسلیئی کہ یہہ جسم اور عوارض جسم سی تعلق رکہتا ہی اور جناب باری ان

چیزونسی مبرا و منزہ ہی پس کبہی نکسیکی جسم مین درآئیگا لیکن کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ نی بعض

صوفیہ کی فرمائی ہی کہ خدا عارفونکی بدنمین متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی بہی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتی ہین

کہ خدا نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہہ عین کفر ہی پس چاہیئی کہ صاحبان ایمان ان اشرار سی احتراز

کرین اور انکی وسوسونسی اپنی ایمان کو محفوظ رکہین کہ یہہ محض کافر ہین اور نجس ہین پانچوین صفت سلبیہ

یہہ ہی کہ حقتعالی کو کوئی نہین دیکہہ سکتا پس پوشیدہ نہی کہ جناب اقدس الہی کا آنکہہ سی دیکہنا محال ہی

خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین اسلیئی کہ یہہ بہی جسم سی تعلق رکہتا ہی اور حقتعالی اس سی مبرا پس کیونکر

کوئی اوسی دیکہیگا لیکن تحفہ مین عبد العزیز دہلوی کہتا ہی کہ آخرت مین مومنین اوسکی دیدار سی مشرف

ہونگی اور کافرین اور منافقین اس نعمت سی محروم رہینگی پس یہی مذہب سنیونکا ہی کہ اشعر دلیل عقلی

نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتہ لگی ہی کہ اوسپر کمال اعتماد رکہتی ہین اور نزدیک اہل انصاف کے
وہ بہی اونکی دعوی کی موافق نہین ہی پس وہ کہتی ہین کہ اگر خدا کا دیکہنا جائز نہو تو حضرت موسی کہ معصوم
مرسل تہی کیونکر جناب باری سی دیکہنیکا سوال کرتی پس یہہ دو حال سی خالی نہین یا یہہ کہ حضرت موسے
جانتی تہی کہ جناب باریکا دیکہنا ممکن نہین تو سوال اونکا عبث ہوا ہی یا یہہ کہ نہ جانتی تہی تو کلیم اللہ
کا جہل لازم آتا ہی پس یہہ اہلسنت کی عقل سی تعجب ہی کہ حضرت موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام
کی سوال کو دیکہا اور خداوند عالم کی جواب کو نہ دیکہا جیسا کہ تفصیل اسکی حضرت امام رضا علیہ السلام کے
کلام فرحت انجام سی ظاہر ہوتی ہی کہ علی بن بابویہ نی ابن جہیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام
علیہ السلام سی مامون رشید نی عرض کیا کہ آیا حضرت موسی نجانتی تہی کہ جناب باریکا دیکہنا ممکن نہین اور
پہر دیکہنیکا سوال کیا حضرت نی فرمایا کہ موسی جانتی تہی لیکن چونکہ جناب باری نے حضرت موسی سے کلام کیا
اور اونہون نی اپنی قوم سی کہا اور قوم نی التماس کیا کہ ہم تمہارا ایمان نلاوینگی جبتک کہ اوسکے
کلام کو اپنی کانسی نسنینگی اور اوسوقت مین اونکی قوم کی سات لاکہہ آدمی تہی اور حضرت نے
اونمین سی ستر ہزار آدمی انتخاب کیی اور اونمین سی سات ہزار اور اونمین سی سات سو اور اونمین سے
ستر آدمی لیکر کوہ طور پر تشریف لیگئی اور اونکو دامن کوہ مین ٹہرا کی آپ کوہ طور کی اوپر گئے
اور خدمت مین جناب باریکی عرض کیا کہ کچہہ کلام ارشاد ہو تا قوم سنی اور خداوند عالم نی اونکی سوال
کو قبول فرمایا اور اونکو اپنی کلام سی مشرف کیا اور قوم نی سنکی حضرت موسی سے کہا کہ ہمکو یقین
نہین آتا کہ یہہ کلام خدا ہی جبتک کہ خدا کو ہم اپنی آنکہہ سی نہ دیکہہ لین اور بسبب اس سوال بیہودہ کی خدا

جوش مین آیا اور ایک صاعقہ گرا کہ سب ہلاک ہوگئی جسوقت کہ یہہ حال حضرت موسیٰ نی دیکہا درگاہ جناب
باری مین عرض کی کہ ای پروردگار اگر مین تنہا جاونگا تو مجہپر بنی اسرائیل زبان طعن دراز کرینگے کہ تو نے
وعدہ مین جہان وقت تنہا اسلیی اونکو مار ڈالا اوسوقت مین اونکو کیا جواب دونگا اور کیونکر اونسی نجات پاونگا
پس حقتعالی نی اونکو زندہ کرکی حضرت موسیٰ کی ہمراہ کردیا لیکن اونہون نے پہر موسیٰ سی کہا کہ اگر تم جاتے
اور خدا سی سوال کرتی البتہ وہ تمکو اپنی صورت دیکہاتا اور ہم بہی اوسکی دیدار سی مشرف ہوتے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نی فرمایا کہ ای قوم اوسکی صورت اور جسم نہین اور وہ قابل آنکہہ سی دیکہنی کی نہین
لیکن اوسکا پہچاننا اون چیزون سی حاصل ہوتا ہی جو کہ اوسنی پیدا کین مین اور حضرت موسیٰ کے کہنی کو کسینے
نہ سنا اور اپنی سوال بیہودہ سی ہاتہ نہ اوٹہایا آخر حضرت موسیٰ نی ناچار ہو کی جناب باری سے
عرض کی کہ ای پروردگار تو میری قوم کی کلام سنتا ہی اور جو کچہہ کہ اوسکی جی مین اصلح سی تو بہتر
جانتا ہی اور حقتعالی نی حضرت موسیٰ سی فرمایا کہ تو سوال کر جو کچہہ کہ اونہون نے کہا ہو اور مین تیری
قوم کی جہالت کا تجہسی مواخذہ نکرونگا اوسوقت موسیٰ نی کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یعنی پروردگار
تو اپنی تئین مجہی دکہلا تا مین تجہکو دیکہون جناب باری نی موسیٰ کی جواب مین فرمایا لَنْ تَرَانِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ

اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ

دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ یعنی تو مجہی ہرگز نہ دیکہہ سکیگا
لیکن پہاڑ کیطرف دیکہہ کہ اگر وہ اپنی جگہہ پر قائم رہی تو قریب ہی کہ تو مجہی دیکہی اور جسوقت کہ پروردگار
موسیٰ نی پہاڑ کیطرف تجلی کی تو وہ ٹکڑی ٹکڑی ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر منہ کی بل گر پڑی اور جب

موسیٰ کو غش سے اٹھے تو ہوا درگاہ جناب باری میں عرض کی سبحانک تبت الیک یعنی
اے پروردگار میں تیری توبہ کرتا ہوں اور بعد اسکے حضرت امام رضا علیہ السلام نے تبت الیک کی تفسیر
فرمائی کہ موسیٰ نے عرض کی کہ اے پروردگار میں اول سے ایمان لایا ہوں کہ تجھکو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور
میں نے اپنی قوم کی جہالت سے اپنی معرفت کیطرف عود کی لیکن اہلسنت کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے خدا سے
خود دیکھنے کا سوال کیا تھا اور یہہ محض اونکا افترا ہے جیسا کہ صوارم میں جناب مولانا و مقتدانا
غفران مآب اعلی اللہ درجتہ فرماتے ہیں کہ حقتعالی فرماتا ہے وَاِذْ قُلْتُمْ یَا مُوسٰی لَنْ نُؤمِنَ
لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰاعِقَۃُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ حاصل معنی
یہہ ہیں جسوقت کہ حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا کہ ہم ایمان نہ لاوینگے تمہاری رسالت کا جبتک کہ ہم
اپنے پروردگار کو نہ دیکھ لیں اور حقتعالی نے حضرت موسیٰ کی قوم کو خطاب کر کے فرمایا کہ لیا تمکو صاعقہ
عذاب نے اور تم دیکھتے کی دیکھتے رہگئے اور پھر حقتعالی فرماتا ہے وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ
رَجُلاً لِمِیْقَاتِنَا فَلَمَّا اَخَذَتْہُمُ الرَّجْفَۃُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَہْلَکْتَہُمْ مِنْ
قَبْلُ وَاِیَّایَ اَتُہْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَہَاءُ مِنَّا حاصل معنی یہہ ہیں جسوقت کہ حضرت
موسیٰ اپنی قوم سے ستر آدمیونکو انتخاب کر کے کوہ طور پر لیگئے اور حقتعالی کے عذاب نے اونکو گھیر لیا
اوسوقت حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے پروردگار اگر تو چاہتا کہ انکو پہلے سے ہلاک کرتا تو اسیوقت
کی ہلاک ہونے میں میرا ضرر ہے البتہ تو بسبب اوس کردار کے کہ میری امت کے نادانوں سے سرزد ہوا
میرے ضرر کا راضی نہوگا اور پھر حقتعالی فرماتا ہے فَقَدْ سَاَلُوْا مُوسٰی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْا

اَرِنَا اللّٰهَ جَهۡرَةً یعنی تحقیق کہ سوال کیا تہا موسی سی کلام کی ہی سنی سی بڑی بات کا پس کہا تہا
قوم نی اونکی کہ دکہا تو ہمین اپنی پروردگار کو ظاہر بظاہر انتہی پس یہان سی حضرت موسی کا سوال کیا نا
ثابت ہوا اور اگر حضرت موسی اپنی طرف سی دیکہنی کا سوال کرتی تو پہلی اونہین پر صاعقہ عذاب
نازل ہوتا اور جسوقت کہ اونکو کچہہ گزند نہ پہونچی تو اس سی ثابت ہوا کہ اونہون نی از خود سوال نکیا تہا
مگر قوم کی اصرار سی اور یہہ اہلسنت کہتی ہین کہ حقتعالی نی اپنا دیکہنا پہاڑ کی استقرار پر موقوف کہا
تہا پس اگر پہاڑ اپنی جگہہ پر قائم رہتا تو البتہ وہ دیکہنا ممکن تہا اور یہہ اہلسنت کی حماقت اور نادانی ہے
اگرچہ فی نفسہ پہاڑ کا ثابت رہنا ممکن ہی لیکن قول خدا کو نہین دیکہتی کہ وہ تو فرماتا ہی لن ترانی
یعنی مجہی ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو پس کیونکر اوسی کو ہی دیکہتا اور سوا اسکی وہ تو ازل سی جانتا تہا کہ پہاڑ
ٹکڑی ٹکڑی ہو جائیگا تو اس صورت مین اوسکا قائم رہنا غیر ممکن تہا اور شاہ عبدالعزیز دہلوی لکہتا ہی کہ حقتعالے
نی فرمایا وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی روز قیامت مین خوش و خرم صورتین لوگونکی دیکہتی
ہونگی طرف پروردگار کی پس روز قیامت مین مومنین خدا کو دیکہین گے انتہی جواب اسکا جو جناب سید العلما
دام ظلہ فرماتی ہین کہ کلام عرب مین معنی لفظ نظر کی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ دیکہنا پروردگار کا جیسا کہ
اہلسنت کہتی ہین دوسری معنی انتظار کی ہین تیسری معنی آنکہونکو گردش دینی کی ہین لیکن جسوقت کہ دلیل عقلے اور
نقلی سی ثابت ہوا کہ جناب باری کی رویت حقیقۃً محال ہی تو لامحالہ یہان آنکہہ سی دیکہنا مراد نہوگا اور
اگر مراد یہہ ہو کہ روز قیامت مین لوگونکی صورتین اوسکی رحمت کی منتظر ہون البتہ یہہ معنی صحیح ہین
اور اس صحیح معنی کو چہوڑ کر رویت کی معنی لینا کہ اوس سے خدا کا جسم یا جسمانی ہونا لازم آتا ہی قبیح ہی

پس اس آیت مین تاویلات بیجا کرنا سنیونکی عین نادانی اور حماقت ہی اور فخر رازی نی بہی لفظ
نظر مین انہین تین معنونکو نقل کر کی انہین سی رویت کی معنی کو ترجیح دی ہی اور عبد العزیز دہلوی نی کہا ہی
اگرچہ آیہ نظر مین کئی معنی ہین لیکن سب سی اچہا ہی رویت حقیقی کی اور کچہہ ہرگز مراد نہین پس اگر سنیون نی
معنی رویت حقیقی کی لئی تو اسمین قباحت بہت لازم ہو جائیگی اسلیئی کہ نظر مین نہین آتی مگر وہ چیز
کہ جسکی صورت اور جسم ہو اور آنکہہ کی سامنی آئی پس چاہیی کہ خداوند عالم کی بہی صورت اور جسم ہو
جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی کہ عبد الرزاق اور احمد اور عبد حمید اور بخاری اور
مسلم اور نسائی اور دارقطنی نی ابی ہریرہ سی ایک روایت طولانی نقل کی ہی اور اوسکا حاصل
مضمون یہہ ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی لوگون نی عرض کیا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی روز قیامت مین خوش و خرم صورتین
لوگونکی دیکہتی ہونگی طرف پروردگار کی آیا قیامت مین خدا کو دیکہین گی حضرت نی فرمایا
البتہ مومنین دیکہین گی اور وہ اپنی صورت بدل کی آکی کہیگا کہ مین تمہارا خدا ہون اور نہ
پہچانینگی اور کہین گی کہ خدا تیری شر سی ہمکو بچائی اور ہم یہانسی نجائینگی جبتک کہ ہمارا پروردگار
آئی اور ہم اوسکو دیکہہ لین اوسوقت خدا اور صورت مین آکی کہیگا انا ربکم یعنی مین تمہارا رب ہون
پس وہ اوسکو پہچانکی کہین گی کہ تو ہمارا خدا ہی اور اوسکی متابعت کرینگی اور دوسرے
روایت مین نقل کیا ہی کہ قیامت کی دن خداوند عالم ایک مکان بلند پر تجلی فرمائیگا کہ یہہ لوگ
کون ہین وہ عرض کرینگی کہ ہم مسلمان ہین اوسوقت خدا فرمائیگا کہ تم کسکی انتظار مین ہو عرض

کرینگی کہ ہم اپنی پروردگار کی منتظر ہین خدا فرمایگا کہ اگر تم اوسکو دیکھو تو پہچان لوگی وہ عرض کرینگی البتہ پہر فرمایگا کہ کیونکر تم پہچانوگی کہ تمنی اوسکو کبھی نہین دیکھا وہ عرض کرینگی کہ ہم پہچانتی ہین کہ وہ اپنا مثل اور نظیر نہین رکھتا اوسوقت خدا انسی کہیگا کہ مین ہین تمہارا خدا ہون پس اسطرح کے روایاتین انکی وضعی بہت ہین اور جو کہ انکی مونہہ مین آتا ہی خلق اور رسول خدا پر تہمت اور افترا کرتی ہین اور خوف نہین کہ روز جزا اسکی کیا سزا ہوگی چہٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو تغیر اور تبدل نہین اسلیئی کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایکحال پر رہی اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام بن حکم سی مروی ہی کہ ایک زندیق نی حضرت امام جعفر صادق سی سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نی فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کی خوشی اور غضب اوسکا نہین اسلیئے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین خوشی اور غصہ آتا ہی تو انکا ایک حال سی دوسرا حال ہوجاتا ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایکحال پر رہی اور ہمیشہ رہیگا

فصل دوسری

اثبات عدل مین ہی پس پوشیدہ نرہی کہ خداوند عالم عادل ہی ظلم اور فعل قبیح نہین کرتا جیسا کہ قرآن مجید مین فرماتا ہی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ یعنی گواہی دیتا ہی خدا بتحقیق کہ معبود برحق نہین ہی مگر وہی اور گواہی دیتی ہین ملائکہ اور صاحبان علم درحالیکہ وہ خدا قائم ہی عدل اور انصاف پر پس جناب باری سی فعل قبیح ہونا محال ہی اسلیئی کہ قبیح کا کرنیوالا کئی صورتون سی خالی نہین ایک یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم اور دانا نہو مثل اوس جاہل کی کہ حالت غفلت اور جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا ہو اور جناب اقدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہہ کہ

قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اوسکی ترک کی قدرت رکہتا ہو مثل اوس شخص کی کہ ازراہ مجبوری کسی
فعل قبیح کو بالکراہ کرے اور خداے عزوجل پر عجز روا نہیں تیسرے یہہ کہ قبیح اور بدی سے عالم ہو اور اوسکے
ترک پر اختیار بہی رکہتا ہو لیکن آپ اوسکا محتاج ہو کہ بدون فعل قبیح کی اپنی احتیاج رفع نکر سکتا ہو مثل
اوس شخص کی کہ گرسنہ ہو اور واسطے رفع گرسنگی کی سرقہ کرے اور خداے جلشانہ کسی چیز کی محتاج
نہیں کہ منہا چوتہی یہہ کہ احتیاج نہ رکہتا ہو اور عبث سرقہ کرے اوسکی نہ یہہ وافی ہے اور جناب قدس
الہی پر یہہ سب چیزیں محال ہیں کیونکر اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ عادل ہے لیکن اشاعرہ
اہل سنت اپنی کم فہمی سے تجویز کرتے ہیں کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہے اور کذب انکا آیات قرانیہ
اور کلمات فرقانیہ سے ظاہر ہے جیسا کہ خداے جلشانہ فرماتا ہے فَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا
وَجَدْنَا عَلَیْھَا آبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ
اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جسوقت کہ قبیح کو عمل میں لاتے ہیں کہتے ہیں کہ اسے
حال میں پایا ہمنے اپنے آبا اور اجداد کو اور خدا نے حکم کیا ہے ہمکو اسی امر کا پس کہہ اے محمد
کہ خدا تعالی حکم نہیں فرماتا ہے قبیح اور بدی کا آیا نسبت دیتے ہو خداے عزوجل کو ایسی
امر کی کہ نہیں جانتے تم اور پہر فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ
مِنْھَا وَمَا بَطَنَ یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا ہے پروردگار نے
امور قبیحہ کو کہ جو چیزیں کہ قبیح ظاہر اور جو چیزیں کہ قبیح باطن ہیں پس خداے جلشانہ بندونکو قبیح
سے منع فرماتا ہے کیونکر خود اوسکا مرتکب ہوگا اور قطع نظر اسکی کہ اگر اوس سے فعل قبیح صادر ہو

تو کیا عجب تھا کہ کاذب کی ہاتھ سی معجزات ظاہر کرتا اور اس احتمال سی کسی پیغمبر کی نبوت کا یقین
حاصل نہوتا اور جسوقت کہ اسکا یقین حاصل نہوا تو تکلیفات سمعیہ کی صحت نہوتی حالانکہ قرآن
مجید مین حقتعالی فرماتا ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا مینے
جن اور انس کو مگر واسطی عبادت کی اور پھر فرماتا ہی لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ
الرُّسُلِ یعنی تاکہ نہو واسطی خلق کی خدا پر کوئی حجت بعد بھیجنی پیغمبرونکی پس جو کہ ایجاد خلایق سے
اور ارسال سی رسل کی مقصود تھا مترتب نہوتا اور اگر اشاعرہ یہہ کہین کہ ہمنی از روی عقل کی تجویز
کیا ہی کہ خدا سی فعل قبیح ہو سکتا ہی لیکن چونکہ عادت اوسکی کذب اور قبیح پر جاری نہوئی لہذا
احتمال باقی نرہا پس انکی جواب مین جناب سید العلما فرماتی مین کہ تمکو کیا نسی جانا حالانکہ زمان حضرت
آدم سی تا ایندم جبتک کہ انبیا مبعوث ہوی سب صادق اور راستگو تھی تا اوسکی عادت استمرار
ثابت ہو اور علاوہ اسکی یہہ ہی جسوقت کہ جناب اقدس الٰہی سی کوئی فعل قبیح نہوا ہو تو کیونکر سمجھی
جانا کہ عادت بدلنا اوسکو نا روا ہی اور اوسکی عدل پر دلیلین سمعی بھی بہت ہین ایک یہہ کہ آیات
متعددہ مین وارد ہی کہ حق تعالی عدل پر قایم ہی دوسری یہہ کہ خداوند عالم اپنی تئین حکیم
فرماتا ہی فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ یعنی فعل حکیم نہین ہی خالی حکمت سی پس کیونکر حکیم علی الاطلاق سے
حکمت پر فعل قبیح اور عبث روا ہو تیسری یہہ کہ پروردگار عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ خلاصہ یہہ ہی کہ خداوند عالم حکم فرماتا ہے

ساتھہ عدل اور احسان کی اور دینی ذوی القربی کی اور منع کرتا ہی بی حیائی اور بری بات اور سرکشی سی
نصیحت کرتا ہی تمکو خدا تعالی شاید کہ تم متنبہ ہو پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ جناب باری اپنے بندونکو حکم
عدل اور انصاف کا دیتی اور بدی سی منع فرماتی اور برخلاف عدل اور اوسکی خود ظلم کرتی یہہ بہت
قبیح ہی اور پھر فرماتا ہی اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ آیا حکم کرتی ہو
لوگونکو نیکی کا اور اپنی نفسونکو فراموش کرتی ہو آیا ہو سکتا ہی کہ جس امر سی لوگونکو سرزنش فرماے
اور پھر خود ویسا ہی کرے اور پھر خود فرماتا ہی وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یعنی تحقیق کہ خدا
نہین ظلم کرنیوالا ہی اپنی بندونکی پس حقیقت کہ ظالم نہو تو لامحالہ عادل ہی اور یہی ہمارا مطلب
جیسا کہ کتاب توحید مین حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی کہ اصل دین توحید و عدل ہی اور بیان
عدل مین فرماتی مین اَمَّا الْعَدْلُ فَاَنْ لَا تَنْسِبَ اِلٰى خَالِقِكَ مَا لَامَكَ عَلَيْهِ یعنی عدل یہہ ہی کہ نسبت
نکر تو خالق اپنی کو طرف اوس چیز کی کہ ملامت کی ہی خدا نی تجکو اوپر اوسکی اور اوسی طرح توریہ مین ہی
جا بجا وارد ہی عَدْلٌ فِي الْحُكْمِ قَائِمٌ بِالْقِسْطِ لَا جَوْرَ فِي حُكْمِهِ وَلَا حَيْفَ خلاصہ یہہ ہی کہ خداوند عالم
اپنی حکم مین عادل ہی اور عدل پر قائم ہی اور جور اور ظلم اوسکی احکام مین نہین ہی پس چاہیے کہ اپنی
بندونکو اوس چیز کی تکلیف نہی جو کہ اونکی قدرت اور اختیار سی باہر ہو جیسا کہ قرآن مجید مین
فرماتا ہی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی نہین تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر اوسکی طاقت
کی سبحان اللہ اشاعرہ اہلسنت باوجود دعوای عقل اور فراست کے تجویز کرتی ہین کہ حق تعالی بندونکو تکلیف
بمحال کر سکتا ہی پس ممکن ہی کہ کسی کو کہی کہ تو آسمان پر پرواز کر یا ایکوقت مین مغرب و مشرق دونو مین

جاتا ہی سوزن مین کوہ قاف کو داخل کرا ور جسوقت کہ یہہ اوس سی نہو سکی اوسکو تعزیر دی اور ابطال
اسکا ظاہر ہی اور اس مقام مین اور بہی کئی امر ہین کہ ذکر اونکا ضرور ہی پہلا امر جبر و اختیار کے مسائل مین سے ہے
پس پوشیدہ نرہی کہ بندی اپنی اکثر افعال مین کہ بعضی اونمین سی تکالیف شرعیہ سے بہی تعلق رکہتی ہین
مختار ہین بنا بر مذہب حق امامیہ کی لیکن اہلسنت کہتی ہین کہ بندونکی افعال کا فاعل خدا ہی اچہی
ہو خواہ بد بلکہ خدا اونہین کی ہاتہہ سی جاری کرتا ہی اور بندی اسمین مجبور ہین اور عبد العزیز دہلوی
کہتا ہی کہ میرا عقیدہ یہہ ہی جو امر کہ بندونسی صادر ہوتا ہی خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ
طاعت خواہ معصیت ان سب کا خالق خدا ہی بندونکو اوسکی بجا لانی کی طاقت نہین ہی پس بطلان
اقوال اہلسنت کے کئی وجہ سی ظاہر ہی ایک یہہ کہ عقل مستقیم اور وجدان سلیم حاکم ہی کہ ہم لوگونکی افعال
دو قسم پر واقع ہوتی ہین ایک اختیاری کہ اونکو ہم اپنی اختیار سی کرتی ہین مثل اسکی کہ اپنی اختیار سے
کوٹہی سی نیچی آئین دوسری بی اختیاری کہ اونمین اپنا اختیار باقی نہین رہتا ہی مثل اسکی کہ پانو
پہسل جائی اور بی اختیار کوٹہی سی نیچی گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکی اختیار مین نہوتا تو
چاہیی تہا کہ اومین اور اسمین کچہہ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونونمین فرق کرتا ہی پس
اسمین کچہہ دلیل کی حاجت نہین اور منقول ہی کہ سنیونکی عالمونمین سی ابو الہذیل معتزلی نے ایک
دوسری عالم بشر اشعری پر طعن کی ہی کہ اوسکا گدہا اوس سی عقلمند ہی کیونکہ اگر اوسکو نہر عریض کی
لاکی پار تک لی جائین کہ اوس نہر کو پہاند جائی اور وہ جانتا ہی کہ اسکا پہاندنا میری قدرت اور اختیار
مین نہین ہی تو وہ مار کہائیگا لیکن نہ پہاندیگا اور اگر اوسکو نہر صغیر پر لائی تو البتہ بی تکلف پہاند

جانیکا پس یہہ مقام تعجب ہی کہ گدہا تو فعل اختیاری اور غیر اختیاری مین فرق کری اور حسن رضا گدہی کا
گدہا بھی نہین عجب کہ آپ ہی کو ہر امر مین مجبور جانتا ہی اور فعل اختیاری اور غیر اختیاری مین کچہہ فرق نہین
کرتا پس گدہی الی ہی گدہا عاقل تر ہی اور اس مقام کی مناسب ایک اور بہی نقل لطیف ہے
کہ کتاب مجالس المؤمنین مین قاضی نور اللہ لکہتی ہین کہ ایکروز بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کی دروازہ
پر آئی اور سنا کہ وہ اپنی شاگردونسی کہہ رہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تین چیزین فرماتی ہین
کہ وہ میری پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم مین آگ سی جلایا جاویگا پس شیطان آگ سی پیدا ہوا ہے
کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکو آگ جلاوی دوسری یہہ کہ خدا کا دیکہنا غیر ممکن ہی پس یہہ بہی کیونکر
ہو سکتا ہی کہ جو چیز موجود ہو اوسکو نہ دیکہین تیسری یہہ کہ بندی اپنی فعل کی مختار ہین حالانکہ
برخلاف اسکی نصوص وارد ہین پس جبکہ کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول زمین سی ایک
ڈہیلا اوٹہا کر ابو حنیفہ کو مار کر بہاگی اتفاقا وہ ڈہیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پر جا لگا پس وہ اور
اوسکی شاگرد غصہ مین آکر بہلول کی پیچہی دوڑی اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خویش خلیفہ کی تہی
اس جہت سی کچہہ نکر سکی ناچار اونکو خلیفہ کی پاس لا کی شکایت کی کہ بہلول نی اوسکی جواب مین کہا کہ
ای ابو حنیفہ مین نی تجکو کیا ایذا دی ہی ابو حنیفہ نی کہا کہ تم نی میری پیشانی پر ڈہیلا مارا ہے
کہ میری سر مین درد ہوتا ہی بہلول نی کہا کہ تو مجکو درد کو دکہا دی ابو حنیفہ نی کہا کہ کوئی درد
کو نہین دیکہہ سکتا بہلول نی کہا کہ پس تو نی کیسلیی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض
کی تہی کہ خدا موجود ہو اور اوسکو کوئی نہ دیکہی اور پہر تو اپنی دوسری دعوی مین بہی جہوٹا ہوا

اصلی کہ وہ وسیلا مٹی کا تہا اور توہی مٹی سی بنا ہی چاہیی تہا کہ مٹی سی مٹی کو ان دونوں جیسا
تیرا قیاس فاسد ہی کہ شیطان آگ سی بنا ہی آگ وسکو لینو لکر جلا دی گی اور یہہ تیسرا دعوی ہے
باطل ہوا جو توں کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ بندی فاعل مختار ہین اور
حالانکہ بندی مجبور ہین پس اگر بندی مجبور ہین تو تو کسلیی مجہکو خلیفہ کی پاس لایا پس ابو حنیفہ سنکی
ساکت ہو گیا اور کچہہ جواب آیا آخر شرمندہ ہو کی چلا گیا دوسری یہہ کہ جناب باری اپنی بندونکو
حکم طاعت کا کرتا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین فرماتا ہی أَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ یعنی نماز پڑہو اور زکوۃ دو اور رکوع کرو ساتہہ رکوع کرنیوالوں کی
اور یہہ اشارہ ہی طرف نماز جماعت کی اور پہر فرماتا ہی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
یعنی ماہ رمضان مین جو شخص کہ حاضر ہو تو چاہیی کہ روزہ رکہی اور پہر فرماتا ہی كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی کہاؤ اور پیو جبتک
کہ صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہو اور پہر فرماتا ہی ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ
یعنی تمام کرو تم روزی کو رات تک اور پہر فرماتا ہی وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی واسطی رضای خدا کی لازم ہی تمپر حج کرنا خانۂ کعبہ کا
اور یہہ حکم اوس شخص کی لیی ہی کہ حج کی طاقت رکہتا ہو اور پہر فرماتا ہی هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ
إِلَّا الْإِحْسَانُ یعنی نہین ہی کوئی جزا نیکی کی مگر نیکی اور پہر فرماتا ہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو کہ عمل نیک کری اوسکی لیی دہ چند ثواب ہوگا اور پہر فرماتا ہے

ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا یعنی نزدیک نہو تم زنا

کی کہ یہہ امر ناشایستہ اور راہ بدی اور پہر فرماتا ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ

جہنم یعنی جو شخص کہ قتل کری کسی مؤمن کو دیدہ و دانستہ پس جزا اوسکی جہنم ہی اور پہر فرماتا ہے

ولا تاکلوا اموال الیتامی یعنی نکہاؤ تم مال یتیمونکو اور پہر فرماتا ہی ولا تاکلوا

الربوا یعنی نکہاؤ تم سود کو پہر فرماتا ہی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام

رجس من عمل الشیطان یہ حق تعالی نی اس آیہ کریمہ مین شراب اور قمار وغیرہ کو منع فرمایا ہے

کہ ان چیزونکا عمل مین لانا معصیت اور کار شیطانی ہی پہر فرماتا ہی من یعمل سوء یجز بہ

یعنی جو شخص کہ برا کام کریگا اوسکی سزا کو پہنچیگا پس ایسے حکی آیتین بہت ہین کہ خداوند عالم نے

بندونکو حکم فرماتا ہی پس اگر بندی اپنی فعل کی مختار نہوین تو اونکو طاعت کا حکم کرنا اور فرمانے

پر تعذیب دینا قبیح اور بیجا ہونا مثل اسکی کہ کوئی شخص اپنی غلام کی ہاتہہ اور پاؤن باندہ دے

اور کہی کہ تو فلانی چیز لی آ اور پہر اوسکو مارے کہ کیون نہین لایا تو اس سی زیادہ کون سا امر قبیح

ہی لیکن خدای جلشانہ سی فعل قبیح نہین ہوتا تو پہر کیونکر ایسی فعل شنیع کو کرتا کہ اس سی زیادہ

ظلم کیا ہی کہ خود بندونکی دل مین کفر اور معصیت پیدا کری اور پہر اس قصور پر اونکو ابد الاباد

جہنم مین جلاوی حالانکہ وہ خود قرآن مجید مین فرماتا ہی وما ربک بظلام للعبید

یعنی نہین ہی [illegible] ظلم کرنیوالا واسطی بندونکی اور کشف الحق مین یون علامہ حلی علیہ الرحمہ

فرماتی ہین کہ اس ظلم سی زیادہ کیا ظلم ہی کہ خداوند عالم اپنی بندہ کی [illegible] معصیت پیدا کرے

اور پھر اوس معصیت پر اوسکو تغیر پردی یا اوسکو سیاہ رنگ پیدا کری پھر اوسکو معذب کری کہ
کیون سیاہ رنگ ہوا یا دراز قامت پیدا کری اور پھر اوسپر عذاب کری کہ تو کیون دراز قامت ہوا
پس آیا عاقل کو روا ہی کہ اپنی پروردگار کیطرف ایسی امور قبیحہ کی نسبت کری اور حالانکہ ہمہ
مثلاً اگر کوئی شخص کسی سی کہی کہ تو ظالم ہی کہ خود اپنی غلام کو قید کیا ہی اور پھر اوسکو مارتا ہے کہ کیون
نہین کام کو جاتا تو اوسکو یہہ کلمہ کسقدر ناگوار ہوگا پس کیونکر اپنی خالق کو ایسی چیز کی نسبت کرنا روا ہو
انچہ بر خود نپسندی بر دیگری مپسند تیسری یہہ کہ جناب اقدس الٰہی اکثر مطیع اور فرمانبردار بندونکے
مدح فرماتا ہی اور نافرمان بندونکی مذمت کرتا ہی پس اگر بندی فاعل مختار نہوتی تو انکی مدح اور
مذمت دونون بےموقع ہوتین چوتھی ایہ قرآن مجید مین یہہ حقتعالی فرماتا ہی قُلِ الْحَقُّ مِنْ
رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا
أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا یعنی کہہ اى محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حق تمہاری پروردگار کی جانب
سی ہی پس جو شخص کہ چاہی ایمان لاوی اور جو شخص کہ چاہی کافر ہوجاوی تحقیق کہ ہمنی واسطی ستمگارونکے
اتش کو مہیا اور آمادہ کیا ہی کہ اونکو سراپردی اوسکی احاطہ کرلینگی پس اس آیہ سی صریح ظاہر
ہی کہ بندی اپنی اعمال مین مختار … جو کچھ کہ کرتی ہین اپنی ارادہ اور اختیار سی کرتی ہین
پانچوین وہ آیہ ہی کہ کفار کی توبیخ اور سرزنش … وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا
یعنی جناب باری … فرماتا ہی کہ کیا چیز مانع ہی انسان کو اس بات … اور اسیطرح ابلیس
… وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ یعنی اى ابلیس کسنی

منع کیا مجھکو اس امر سے کہ سجدہ کرے اسکے اوس شخص کی کہ پیدا کیا اوسکو مینے اپنے قدرت سے
پس ان آیات سے بھی صریح بندونکا اختیار ثابت ہوا اور سنیونکا مذہب باطل ہوا اسلیے کہ اگر سنیونکا
مذہب صحیح ہوتا تو بندے کہہ سکتے ہین کہ تونے خود ہمکو ایسا نے ہی منع کیا اور ہمارے واسطے لیکن کفر ڈالا
پھر ہمپر عتاب اور سرزنش فرماتا ہے اور اسیطرح شیطان بھی کہہ سکتا تھا کہ تونے خود مجھکو سجدہ آدم سے
منع کیا اور پھر مجھپر ملامت کرتا ہے تو اسمین خدا کا ظلم لازم آتا ہے حالانکہ وہ کسی پر ظلم نہین کرتا ہے
چھٹے وہ آیات ہین کہ کفار اپنی کفر اور معصیت پر مقر ہونگے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے ما
سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین یعنی جناب اقدس الٰہی سے
پوچھیگا کہ کون چیز لائی تمکو دوزخمین کفار عرض کرینگے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکینونکو کھانا نہ دیتے تھے
اور پھر فرماتا ہے کلما القی فیہا فوج سالہم خزنتہا الم یاتکم نذیر قالوا
بلی قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیء یعنی جسوقت کہ کفار
جہنم مین داخل کیے جاوینگے تو اونسے موکلان جہنم پوچھینگے کہ آیا تمہارے ڈرانیکو کوئی نہ آیا تھا
کہینگے کہ آیا تھا لیکن ہمنے اوسکی تکذیب کی اور اوس سے کہا کہ خدا نے کسیکو نہین بھیجا ہے اور
پھر فرماتا ہے وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا
ربنا آتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یعنی کافر کہینگے کہ اے
پروردگار ہمنے اپنے سردارونکی اطاعت کی اور اونکی کہنے پر چلے لیکن اونہونے ہمکو گمراہ کیا
پس اے پروردگار اونپر عذاب دونا کر اور اونپر لعنت بہت کر سو تو آمین شیطان

اپنی قصور پر معترف ہوگا کہ البتہ مینی کفار کو گمراہ کیا ہی اور انکی جناب باری سی بگاڑ دیا تہا تو

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي

وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ یعنی شیطان کفار سی کہیگا خدا نی جو کہ تمسی وعدہ کیا تہا سچا ہی اور مینی جو کہ
وعدہ کیا تہا جہوٹا ہوا لیکن مین تمسی زبردست نہ تہا مگر ہان جو کہ مینی کہا اوسکو تمنی قبول کیا پس
مجکو ملامت نکرو بلکہ اپنی نفس کو ملامت اور نفرین کرو انہوین آیہ ہی کہ جو حق مین اون لوگونکی کہ
اپنی دل سی اختراع اور باتین نکالکی کہتی تہی کہ یہہ خدا نی کہا ہی خداوند عالم نی اونکی مذمت مین فرمایا ہے

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ الآیہ یعنی ای رجال اون لوگونکی کہ لکہتی ہین
کتاب اپنی ہاتہہ سی اپنی طرف سی بعد اوسکی کہتی ہین کہ یہہ جانب خدا سی ہی پس یہان سی بہت ثابت
ہوا کہ بندی اپنی فعل کی مختار ہین ورنہ جناب باری اونکی مذمت نفرماتا لیکن اہلسنت کے
عقل سی عجب ہی کہ باوجود ان آیات کی کہ جنسی صریح بندونکا اختیار ثابت ہوتا ہی انکو چہوڑ کے

آیات متشابہ کو حجت اور دلیل لاتی ہین اور جناب باری اونکی مذمت فرماتا ہی فَأَمَّا الَّذِينَ

فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ

یعنی جن لوگونکی دلمین کجی ہی وہ پیروی کرتی ہین اوس چیز کی جو کہ متشابہ ہی قرآن سے
واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور اوسکی تاویل کرنیکی خواہش سی [illegible] آیات متشابہا ہی اونکے
دعوی فاسدہ پر دلالت نہین کرتی لیکن معنی اوسکی موافق اپنی خواہش کی کہتی ہین مثل قول حقتعالی کے

بعضا

يُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَن يَّشَآءُ پس ظاہر معنی ان الفاظ کی یہہ سمجھی ہین
کہ حق تعالی جسکو چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی اور جسکو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی اور اوسکی حقیقت کو نہین
سمجھی اور اپنی عقل ناقص پر تکیہ کرکی اپنی اوہام رکیکہ پر اعتماد رکہتی ہین کہ خداوند عالم خود اپنی
بندونکی دلونمین کفر اور ایمان پیدا کرتا ہی اور اونکی زبان پر انکار ایمان جاری کرتا ہی اور پہر
اونپر عذاب کرتا ہی سبحان اللہ کسقدر یہہ جناب باری سی بدگمانی رکہتی ہین اور اوسکی ذات
مقدس پر ظلم روا جانتی ہین پس جواب اسکا حدیقہ سلطانیہ مین جناب علامی فہامی مجتہد العصر
والزمانی جناب سید العلمائی کئی وجہ سی کس لطافت اور ظرافت کی ساتہہ تحریر فرمایا کہ بادۂ غفلت سے
کی بیہوشونکو ہوش مین لائی اور عقول ناقصہ کو خواب گران نخوت سی بیدار کری لیکن
مترجم بنابر اختصار کی اونمین سی کچہہ بیان کرتا ہی کہ ہر ایک مخالف کا اونکی نطق بند ہوجائے
اور طاقت کلام کی باقی نرہی پس فی الحقیقت اگر اونکو چشم انصاف دیکہین یقین ہی کہ راہ راست پر
آجائین چنانچہ اونمین سی ایک یہہ کہ اگر اونکی معنی صحیح ہوں کہ بندی کفر اور ایمان مین مجبور ہوں
تو چاہیی تہا کہ حق تعالی اونکی مذمت نفرماتا حالانکہ اکثر آیات مین کفار کی مذمت وارد ہے

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ یعنی وہی لوگ کہ خریدا اونہون نی گمراہی کو ساتہہ ہدایت کے
پس نہ نفع دیا اونکو تجارت اونکی نی اور نہین ہین وہ ہدایت پانی والی اور اسیطرح سی اکثر آیات
مومنین کی مدح مین وارد ہین أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی وہی لوگ فلاح پانی والی ہین

اور چاہیے کہ کفار اور منافقین کو عقاب اور مومنین کو ثواب نہو دوسرے یہہ کہ خباب قدر سے آتا ہے کا ظلم صریح
لازم آتا ہی کہ خود کفار کی لوئمین کفر پیدا کری اور پہر اونکو آتش جہنم مین جلاوی اس کیسونکر درست ظلم
کرتا کہ خود قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یعنی بتحقیق کہ خدا نہین ظلم کرنیوالا ہے
واسطی بندونکی پس معلوم ہوا کہ اوس آیت کی معنی صحیح اور مین تا خدا کا ظلم لازم آتی جسطرح سے عنقریب
اشارہ اوسکیطرف ہوگا تیسری یہہ کہ قرآن مجید مین حقتعالی نسبت اضلال کی اور نکیطرف کرکی فرماتا ہے
جیسا کہ سورۂ یسین مین شیطان کی طرف نسبت اضلال کی دیکی فرماتا ہی وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ
جِبِلًّا کَثِیْرًا یعنی پراینہ بتحقیق کہ شیطان نی گمراہ کیا تم مین سی بہت گروہ کو اور پہر فرماتا ہے
وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَہٗ یعنی گمراہ کیا فرعون نی اپنی قوم کو اور پہر فرماتا ہی وَاَضَلَّہُمُ السَّامِرِیُّ
یعنی گمراہ کیا اونکو سامری نی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ خالق اور مخلوق دونو گمراہ کرین مگر یہہ کہ اوسکے
معنی حقیقی طرف بندونکی مین اور مجازی خدا کیطرف مثل اسکی جو کہ بندی لیاقت اور قابلیت
مراحم اور عنایت کی رکہتی ہین پس خدای جلشانہ اونکو توفیقات اعمال خیر کی عطا فرماتا ہی اور وہ
مستحق مدارج عالیہ کی ہوتی ہین اور جو کہ بندی اوس حق سی منحرف ہین پس اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیتا ہے
اور اونکو اپنی الطاف اور مراحم سی محروم کرتا ہی پس وہ بی تکلف کفر اور طغیان پر اصرار کرتی ہین
اور اس جہت سی حقتعالی کبہی مجازا ہدایت اور اضلال کو اپنی طرف منسوب فرماتا ہی اور حقیقت امر
عقلمند پر ظاہر ہی مگر چاہیی کہ عوام اسمین زیادہ خوض نکرین کیونکہ اونکو کبہی کبہی القای شیطانی کے شبہہ نفسی پیدا ہوتے کا
ہو جاتا ہی بلکہ اسی سبب سے حدیث مین نہی منع وارد ہی دو مسئلہ امر قضا اور قدر کی مسئلہ مین ہے

پس پوشیدہ نہ ہی کہ ہماری علما رضوان اللہ علیہم نی ان دونو لفظونکی معنی کئی طرح سی فرمائی ہین چنانچہ
اونمین سی ایک معنی علم کی ہین یعنی جو کچھہ کہ مطابق علم الٰہی کی لوح محفوظ یا لوح محو اور اثبات مین
لکھا ہی اور اسی سببی قضا اور قدر کی تعبیر کرتی ہین پس ہر چیز مطابق علم الٰہی کی وقوع مین آتی ہی لیکن جو کہ
افعال بندونسی ایجاد ہوتی ہین وہ فعل خدا کی نہین ہین اور بسبب علم الٰہی کی بندی مجبور نہین
ہوجاتی ہین لیکن اشاعرہ اہلسنت کہتی ہین چونکہ بندونکی افعال ساتھہ قضا اور قدر کی واقع ہوتی
ہین اونمین بندی مجبور ہین پس اگر مراد اشاعرہ کی یہہ ہی کہ حقتعالی خود بندونکی ہاتھہ سی افعال
پیدا کرتا ہی تو اسمین ظلم اور قباحت بہت لازم آتی ہی جیسا کہ سابق مین مسئلہ جبر و اختیار مین بیان ہوا
اور اگر مراد اشاعرہ کی یہہ ہی کہ بندونکی افعال موافق علم الٰہی کی واقع ہوتی ہین تو یہہ صحیح ہی
اسلئی کہ خدا سی جلشانہ سی کوئی چیز پوشیدہ نہین اور اسمین کچھہ جبر لازم نہین آتا اگرچہ اشاعرہ جبر
کی قائل ہین اور کہتی ہین کہ خداوند عالم کلیات اور جزئیات سی عالم ہی جو کچھہ کہ ہوچکا ہی اور جو کچھہ کہ ہوگا
سب چیزونکو قبل وجود کی پہچانتا ہی اور سب جہل واونمین پس جو کچھہ کہ جانتا ہی اوسکی خلاف
وقوع مین آنا محال ہی ورنہ الا علم اوسکا مطابق واقع کی نہوگا پس بندہ اوسکی خلاف نہین کرسکتا ہی ورنہ
علم الٰہی منقلب بجہل ہوگا پس جو کچھہ کہ اوسکی علم مین گذرا ہی خواہ طاعت خواہ معصیت خواہ
کفر خواہ ایمان البتہ وہی بندی سی واقع ہوگا اور خلاف اوسکی نہین کرسکتا ہی مثلاً اگر خدا جانتا ہی کہ
ابوجہل ایمان نہ لائیگا تو اوسکا ایمان لانا محال ہی ورنہ علم اوسکا بجہل منقلب ہوجاویگا اور شارح مقاصد کہ
بندونکا عالم ہی [illegible] کو محل اعتماد جانتا ہی اور فخر الدین رازی نی کہ یہہ ہی بندونکا عالم ہی کہتا ہی

که اگر اس دلیل کی قدح اور جرح مین تمام عقلا جمع ہون تو ایک حرف بہی بانیر نہ لا سکین گے پس ثابت ہو
نہ ہی کہ یہہ دلیل اشاعرہ کی کمال ناقص ہی اور جواب اسکا ساتہہ معارضہ اور حل واضح ہی لیکن جواب
بطور معارضہ پس اوسطرح سے ہی کہ جناب مستطاب ملاذ الانام مرکز دائرہ اسلام مقتدای جہان
مجتہد العصر والزمان جناب سید العلما دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ اگر اس تقریر سے بندونکے
فعل مین جبر لازم آوی تو خدای جلشانہ کی افعال مین بہی جبر لازم آویگا حالانکہ خدایتعالی بالاتفاق
فاعل مختار ہی اور کسیطرح سے مجبور نہین اسلیئی کہ حقتعالی جسطرح کہ بندونکی افعال کو قبل وقوع کی جانتا ہے
اسیطرح اپنی بہی افعال کو بطریق اولی پہچانتا ہی مثلا جسوقت کہ خدا نی جانا کہ زید کو فلانی سال
مین پیدا کرونگا آیا ہوسکتا ہی کہ زید کو اوس سال مین پیدا کری یا نہین ہوسکتا اگر ہوسکتا ہی کہ زید کو
اوس سال مین پیدا کری تو لازم آتا ہی کہ علم اوسکا بجہل منقلب ہو جاوی اور اگر نہین ہوسکتا ہی کہ زید کو
اوس سال مین پیدا کری تو خدای عزوجل کا عجز آتا ہی سبحان اللہ اہل سنت در پردہ اثبات اضطرار
بندون کی جانتی ہین کہ پروردگار عالم کا اضطرار ثابت کرین پس کہان ہی امام سنیونکا فخر رازی
کہ اس معارضہ کا جواب دی فخر رازی تو کیا اگر تمام عالم کی سنی مجتمع ہون اور اس معارضہ کی جواب مین
کمال کوشش کرین بجز اسکی چارہ نہین کہ مذہب حق امامیہ کیطرف رجوع کرین اور جواب ازروی
حل کی یہہ ہی کہ جو حدیقہ سلطانی مین مذکور ہی جو چیز کہ ثابت فی الواقع ہی اوسکو خدا جانتا ہے
نہ یہہ کہ بسبب اوسکی جاننی کی وہ چیز واقع ہوتی ہی مثل اسکی کہ ہم جانتی ہین کہ قیامت ہوگی
لیکن بسبب ہماری جاننی کی قیامت کا ہونا ضرور نہین ہی بلکہ خدای عزوجل کے پیدا کرنیکی سبب سے

ہوگی اور بموجب اوسکی فرمانی کی ہمنی بہی اوسکو جانا پس اسطرح جناب اقدس الٰہی بہی جانتا ہے
کہ میں اپنی اختیار سی فلانا کام کرونگا یا فلانا بندہ میری طاعت یا معصیت کریگا لیکن اوسکی
جاننی کی سبب سے وہ بندہ طاعت یا معصیت نہین کرتا ہی بلکہ اپنی اختیار سی اوسکو عمل مین لاتا ہے
جیسا کہ عماد الاسلام مین کتب فریقین سی جناب غفران مآب طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نی نقل
فرمائی ہی جسوقت کہ جنگ صفین سی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی مراجعت فرمائی ایک پیر مرد نی
اون حضرت سی عرض کی آیا آپکی لشکر کا شام کو جانا مطابق قضا اور قدر الٰہی کی تہا یا نہین حضرت
نی فرمایا قسم بخدا کہ ہم کسی جگہہ نہین گئی مگر ساتہہ قضا اور قدر الٰہی کی پہر اوس مرد پیر نی عرض کی
کہ ہمنی اس سفر مین جانی اور آنی کی مشقت اور محنت بہت اوٹہائی لیکن کچہہ اوسکی اجرت نہین
دیکہتی حضرت نی فرمایا ای مرد پیر خداوند عالم نی تمہاری لیی اسکی اجرت بہت مقرر فرمائی ہے
اسلیئی کہ تم لوگ اپنی اختیار سی باغیونکی مقابلہ کو گئی تہی پہر اوس مرد پیر نی عرض کی کہ ہمکو تو
قضا اور قدر کہینچکر لیگئی تہی ہمین کیا ثواب ہوگا حضرت نی فرمایا وای تجہپر کہ تو نی یہہ کیا کہا
اگر بندی قضا اور قدر کی اختیار مین ہوتی تو اونکی افعال پر ثواب اور عذاب نہوتا اور وعدہ
اور وعید ثواب اور عقاب کا برہم ہوجاتا اور خدا کیطرف سی گنہگار کی لیی جائی ملامت نہوتی
اور نیکوکار کی لیی جای ستایش نہوتی اور نہ گنہگار سی نیکوکار بہتر ہوتا اور نہ نیکوکار سے
گنہگار برا اور بدتر ہوتا لیکن یہہ عقیدہ بُت پرستونکا ہی اور یہہ قول گویا شیطانونکا ہے
کہ وہ ثواب سی محروم ہین اور وہ اس امت کی قدریہ اور اس شریعت کی مجوس ہین بلکہ خدا

جلشانہ بندونکو طاعت کا حکم فرماتا ہی اور معصیت سی منع کرتا ہی لیکن اونکو تکلیف مالا یطاق نہین دیے
یعنی جو کہ اونکی قدرت اور اختیار مین نہو اوسکی تکلیف نہین فرماتا جیسا کہ اہل خلاف اپنی ذہن مین
بدگمانی کرتی ہین لم یعص اللہ مغلوباً ولم یطع مکرہاً یعنی نسبت نافرمانی
اوسکی ازراہ مغلوبیت اوسکی کی نہین کی اور نہ نسبت اطاعت اوسکی بجبر کی ہی ولم یرسل
الرسل عبثاً اور نہین بہیجا اونی پیغمبرونکو عبث اور بیکار ولم یخلق اللہ السموات
والارض وما بینہما باطلاً ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین
کفروا من النار یعنی نہین پیدا کیا اللہ نی آسمانون اور زمینونکو اور جو چیزین
کہ اونکی درمیان ہین عبث اور بیکار اور یہہ گمان اون لوگونکا ہی جو کہ کافر ہوئی ہین پس
وای اون لوگونپر کہ جنہون نی کفر کیا ہی پہر اوس مرد پیرنی عرض کی کہ ہم اس سفر مین بغیر
قضا اور قدر کی نہین گئی پہر کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ حقتعالی کا امر اور حکم ہی پہر اسکے
سند کے اس آیت کو تلاوت فرمایا وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ حاصل معنی
اس آیہ کا یہہ ہی کہ حکم کیا تیری پروردگار نی اس بات کا کہ نہ عبادت کرو تم مگر اوسکی پس اوس
مرد پیرنی خوش ہو کی حضرت کی مدح اور تعریف اور شکرگذاری تلقین اور تفہیم کلمات ہدایات
مین کچہہ اشعار زبان عربی مین عرض کی اور رخصت ہوا پس پوشیدہ نرہی کہ حضرت نی جو
سابق مین فرمایا تہا کہ یہہ عقیدہ بت پرستونکا ہی اور یہہ قول گویا عنونکا ہی کہ وہ ثواب سے
محروم ہین اور اس امت کی قدریہ اور اس شریعت کی مجوس ہین اور حدیث لعن اللہ

Prog - 13857

اَلْقَدَرِيَّةُ عَلىٰ لِسَانِ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا یعنی خداوند عالم نے لعنت کی ہی قدریہ پر زبانی ستر
پیغمبرونکی اور حدیث صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَا نَصِیْبَ لَهُمَا فِی الْاِسْلَامِ الْغُلَاةُ

وَالْقَدَرِيَّةُ یعنی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ نے فرمایا کہ میری امت کی دو قسمین ایسی
ہین کہ جنکو اسلام سی کچھ بہرہ نہین ہی ایک غالی اور دوسری قدریہ پس یہہ حدیثین مذمت
قدریہ مین وارد ہین اور کچھ شبہہ نہین کہ سوای اشاعرہ اہلسنت کی اور کوی قدریہ نہین ہے
اسلیی کہ اشاعرہ کہتی ہین کہ حقتعالی کیطرف سی خیر اور شر واقع ہوتی ہین اور اس حدیث
کو جو کہ مذمت قدریہ مین واقع ہوئی ہی اوسکو معتزلہ کیطرف نسبت کرتی ہین اور یہہ جھوٹ ہے
اسلیی کہ معتزلہ حقتعالی کیطرف قضا اور قدر کی نسبت نہین کرتی اور اشاعرہ اہلسنت حقتعالی
کیطرف قضا اور قدر کو منسوب کرتی ہین پس وہی قدریہ ہین اور علاوہ اسکی اور بہی انکی اقوال
مشابہ اقوال مجوس کی ہین چنانچہ مجوس کہتی ہین کہ خدا آپہی ایک چیز کو پیدا کرتا ہی اور پہر اوس سے
بیزار ہوتا ہی اور اشاعرہ کہتی ہین کہ خدا نی خود کفر پیدا کیا اور پہر اوس سی بیزار ہوا اور
مجوس کہتی ہین کہ نکاح محارم سی مثل ماں اور بہنونکی ساتھہ قضا اور قدر الہی کی واقع ہوتا ہے
اور یہی قول انکا بہی ہی جیسا کہ حدیقۃ الشیعہ مین مولانا احمد اردبیلی علیہ الرحمہ فرماتی ہین
کہ بعض تواریخ مین لکہا ہی کہ ایک شخص جبری کہ اوسکا عقیدہ یہہ تہا کہ بندی مجبور ہین اپنے
گہر مین گیا کیا دیکہتا ہی کہ اوسکی بیٹی کی پاس ایک مرد غیر بیٹہا ہی جبری نے غصہ مین آکی
تلوار کہینچ لی اور چاہا کہ دونونکو قتل کری اوسوقت اوسکی زوجہ نی دوڑ کر اوسکی ہاتہہ سی تلوار پکڑ لے

اور کہا کہ تو شرم نہیں کرتا کہ اپنا دین چھوڑ کی رفضی کا مذہب اختیار کرتا ہی ان دونوں کا کیا قصور
ہی جو کچھہ کہ قضا اور قدر الٰہی نی چاہا ہوا اور تو ناحق ایک مرد مسلمان اور دختر بیگناہ کو رنج
دیتا ہی اور خود بھی رنج کہاتا ہی جبری نی کہا الحمد للہ کہ حق تعالی نی مجکو ایسی تجربت مسئلہ دانی
کرامت فرمائی ورنہ قریب تہا کہ میری گردن پر خون دو بیگناہ کا ہوتا اور میں گروہ رفضہ میں شریک
ہو جاتا پس ہم لوگ ایسی ایسی افعال شنیعہ کو قضا اور قدر الٰہی سی سمجھہ کی خوش ہوتی ہیں کہ ہم
بیگناہ ہیں قاتلہم اللہ انی یؤفکون اور بعضی اہلسنت بعض آیات قرآن سی بزعم خود جبر
ثابت کرتی ہیں ایک ان میں سی آیہ کریمہ اللہ خالق کل شیٔ پس معنی ان الفاظ کی یہہ سمجہتی ہیں
کہ حقتعالی خیر اور شر دونوں کا پیدا کرنیوالا ہی لیکن وہ اسکی کنہ کو نہیں پہونچی اسلیے کہ قرآن
مجید میں حقتعالی یہہ فرماتا ہی تبارک اللہ احسن الخالقین یعنی بزرگ ہی خدا بہترین
پیدا کرنیوالوں کا پس اگر بندی اپنی افعال کی خالق ہوں نہ جواہر اور اجسام کی اور حق تعالی
خالق سب چیزوں کا ہو گیا عجب ہی کہ بندی خالق ضعیف بعض افعال کی اور احسن الخالقین خالق
قوی اور سب چیزوں پر اجسام اور جواہر سی قادر ہی چنانکہ فرماتا ہی ان الذین تدعون
من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ یعنی وہ لوگ کہ جنکو تم سوای
خدا کی پکارتی ہو نہیں پیدا کر سکتی ہیں وہ ایک مکہی کو اگرچہ سب جمع ہوں پس اس آیہ سی ثابت
ہوا کہ جواہر اور اجسام کا پیدا کرنا واسطی جناب باری کی مخصوص ہی نہ بندوں کی حرکات اور سکنات
کا اور پہر فرماتا ہی فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر یعنی جو شخص کہ چاہی ایمان

لائی اور جو شخص کہ چاہی کافر ہو جاوی پس اس آیہ سی ثابت ہوا کہ جناب باری نی اپنی بندون کو

عقل اور شعور عنایت کرکی کفر اور ایمان کی لانی مین مختار کیا ہی اور پہر فرماتا ہی وَمَا

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمانون

اور زمینونکو اور جو چیزین کہ اونکی درمیان مین ہین مگر ساتہہ حق کی اور ظاہر ہی کہ کفر

حق نہین ہی پس مخلوق خدا نہوگا بلکہ ایجاد بندونکا ہی اور اسیواسطی کفار بعدل پروردگار

ہمیشہ جہنم مین معذب رہینگی تیسر امر یہہ ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام اوسکا ہی ساتہہ

حکمت اور مصلحت کی ہی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کہ سنیونکا عالم

ہی کہتا ہی کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ اور

مصلحت ہی باوجود اسکی کہ حق تعالی جانتا تہا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا یہہ ایمان نہ لاوینگی

اور اسیطرح عبد العزیز دہلوی کہ یہہ بہی سنیونکا عالم ہی کہتا ہی کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اسکو

بندونکی اوپر مسلط کر دینا کہ اونکو اغوا کری کیا اصلح ہی اور انکی اس کلمات سخیفہ کی جواب مین

جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ جناب اقدس الہی قرآن مجید مین فرماتا ہی

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا آیا پس گمان باطل کرتی ہو تم کہ پیدا کیا ہمنی تمکو عبث پس حق یہہ ہی

کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سی خالی نہین ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اوسکی سب فعلونکی

حکمت کو عقل دریافت کرسکی لیکن کہین کہین جو کہ بعضی افعال کی مصلحت ظاہر ہی تو اوسکو تفصیل عقل

دریافت کرسکتی ہی مگر اہل خلاف اپنی اوہام کیکہہ پر اعتماد کرکی مدبر حکیم اور صانع علیم کی صنعت اور حکمت کا

انکار کرتی ہین اور اسیطرح بعض عوام ہی بسبب اپنی قصور عقل کی گمان کرتی ہین کہ یہہ سب امور عالم عبث
ہین اسمین کچہہ حکمت اور مصلحت نہین ہی پس یہہ زعم انکا باطل ہی اسلیی کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہی
کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال انکی اندہونکی ہی کہ ایک مکان عالی مین داخل ہون اور وہان ہر چیز اپنی جگہ
قرینہ سی رکہی ہو اور بسبب اپنی نابینائی کی اوسکو نہ دیکہہ سکین اور جابجا ماتہا اور پانو مارتی ہین
اور نہ سمجہین کہ ہر چیز کی کیا مصلحت ہی اور حیران ہوکی صاحب مکان کی مذمت کرنی لگین پس یہی
حال بعینہ اون لوگونکا ہی کہ حکیم علی الاطلاق کی صنعت اور حکمت کا انکار کرتی ہین اسلیی کہ اونکی
عقل اوسکی صنعت اور حکمت کو نہین پہونچتی اور بیجا نا سمجہی سی اپنی خدا پر اعتراض کرنی لگتی ہین
اور اشاعرہ اہلسنت انکا غرض اور غایت اور مصلحت مین حکما ہی فلاسفہ کی پیروی کرتی ہین
کہ ایجاد خلایق کو عبث اور بیفایدہ جانتی ہین اور حقتعالی کی اسمین کچہہ غرض صحیح نہین قرار دیتی ہین
پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
یعنی نہین پیدا کیا ہمنی جن اور انس کو مگر واسطی عبادت کی اور پہر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمانون اور زمینونکو اور جو کچہہ کہ
اونکی درمیان مین ہی عبث چوتہا امر اصلح کی مسئلہ مین ہی پس پوشیدہ نرہی کہ خداوند
عالم حکیم اور دانا ہی جو کچہہ کہ اپنی بندونکی لیی اصلح اور بہتر ہی کرتا ہی جیسا کہ محمد بن یعقوب کلینی
نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
کہ جناب قدس الہی فرماتا ہی کہ میری مومن بندونمین بعض بندی ہین کہ اونکی امور کو صلاح

نہین لاتی مگر فراخی روزی اور صحت بدن پس مین اونکو وسعت رزق اور صحت بدن عطا کرتا ہون
اور بعضی بندی ایسی ہین کہ اونکی امور اصلاح پر نہین آتی بدون فاقہ اور بیماری کی پس مین
اونکو فاقہ اور بیماری مین مبتلا کر دیتا ہون تا اونکی امور اصلاح پر آوین تحقیق کہ میری مومن
بندونمین بعض بندی ہین کہ میری عبادتمین کوشش کرتی ہین اور اپنی خواب شیرین کو ترک کرکی
آخر شب میری عبادتمین مشقت اور تعب اوٹھاتی ہین پس مین کسی شب از راہ ترحم اونپر خواب کو غالب
کرتا ہون اور وہ سو جاتی ہین جب صبح ہوتی ہی اپنی نفس کو نفرین اور ملامت کرتی ہین پس اگر
مین ایک شب اونپر خواب کو غلبہ نہ دیتا اور وہ بدستور میری عبادتکی لیئی اوٹہتی تو ہمیشہ عجب اونکی
غرور کا ہوتا پس یہی سبب اونکی ہلاکت کا ہوتا پہر حضرت فرماتی ہین کہ جناب اقدس الہی نی حضرت
موسیٰ سی فرمایا کہ ای موسی بن عمران مینی اپنی مومن بندونمین کوئی بندہ دوست نہین پیدا کیا
کہ اوسکو بلا مین مبتلا نکیا ہو لیکن چونکہ اوسکی لیئی اصلاح اور بہتری کرتا ہون پس چاہیئی کہ میرا بندہ مصیبت
اور بلا پر صبر کری اور مین اوسکی بلا کو دفع کرون اور وہ میری نعمتونکا شکر کری اور میری قضا پر راضی
رہی تا مین اوسکو جملہ صدیقونمین لکہون پہر جناب رسول خدا فرماتی ہین کہ مجکو اوس مسلمان سی تعجب ہی
کہ خدا کی قضا پر راضی نہین رہتا اور نہین سمجہتا کہ خداوند عالم جو کچہ کہ اوسکی لیئی کرتا ہی
وہی اوسکی لیئی بہتر ہوگا اگرچہ اوسکو مقراض سی ریزہ ریزہ کردی ہی اوسکی لیئی بہتر ہوگا
اور اگر مغرب اور مشرق کا بادشاہ کردی ہی اوسکی لیئی بہتر ہوگا لیکن مراد اصلاح سی بحسب
حکمت اور مصلحت کی ہی نہ ظاہر مین کہ اکثر ایک چیز ظاہر مین خوب معلوم ہوتی ہی اور حقیقت مین

نزدیک خدا کی بری بات اور خلاف مصلحت کی ہی یا حقیقت مین خوب ہی اور اوسکا ظاہر
بری ہی جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی عَسیٰ اَن تَکرَهُوا شَیئاً وَهُوَ خَیرٌ لَکُم وَعَسیٰ اَن
تُحِبُّوا شَیئاً وَهُوَ شَرٌّ لَکُم یعنی بعید نہین کہ کراہت رکہو تم کسی چیز سی حال آنکہ وہ چیز تمہاری
لیی بہتر ہی اور بعید نہین کہ دوست رکہو تم کسی چیز کو حال آنکہ وہ شی بری ہی اسطی تمہاری
پس خدای عز وجل ہر چیز کی ظاہر اور باطن دونونسی خوب آگاہ اور مطلع ہی جسکی لئی جو چیز کہ
اصلح اور بہتر ہی کرتا ہی لیکن کبہی مصلحت تبدیل ہوجاتی ہی بسبب دعا اور صدقات اور اعمال
خیر کی جیسا کہ قرآن مجید مین حقتعالی فرماتا ہی اُدعُونِی اَستَجِب لَکُم یعنی دعا کرو مجہسی تا مین
قبول کرون اور حدیث قدسی مین وارد ہی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ تم مجہسی سوال کرو تا مین تمہاری
مہمات کی کفالت کرون اور راہ نیک ہدایت کرون اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتی
ہین کہ دعا مؤمن کی سپر ہی آفت سی اور جناب سید العلما فرماتی ہین کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ دعا
کرو مجہسی کہ قبول کرون اسطی تمہاری اور اکثر آثار استجابت اور قبول ظاہر نہین ہوتا پس اس جہت سی
بعض لوگونکی دل مین شبہہ گذرتا ہی کہ حقتعالی کسطرح اپنی فرمانی کی خلاف کرتا ہی پس واسطی دفع
اس شبہہ کی جاننا چاہیی کہ دعا قبول نہونی کی کئی صورتین ہو سکتی ہین ایک یہہ ہی جو کہ دعا کی
شرطین ہین اوس طریق سی دعا نہ کی ہو جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی اَوفُوا بِعَهدِی اُوفِ
بِعَهدِکُم یعنی وفا کرو میری شرطونپر مین وفا کرون اپنی عہد پر چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کی کہ قرآن مجید مین دو آیہ ہین کہ معنی اونکا

ارشاد ہین

اتر نہین بکیا حضرت نی فرمایا وہ کونسی آیتین ہین اونسی عرض کی ایک یہہ ہی کہ حقتعالی فرماتا ہی
ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھسی دعا کرو تامین قبول کرون اسلیی مین دعا کرتا ہون اور
خدا اوسکو قبول نہین فرماتا حضرت نی فرمایا آیا تو گمان کرتا ہی کہ خدا خلاف وعدہ کریگا
اونسی عرض کی یہہ نہین کہہ سکتا حضرت نی فرمایا جسوقت کہ خدا خلاف وعدہ نہین کرتا تو دعا
کیون نہین قبول ہوتی اونسی عرض کی مین نہین جانتا حضرت نی فرمایا کہ سبب اسکا یہہ ہی جسوقت
کہ بندہ خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اون چیزونمین کہ اوسنی حکم فرمایا ہی اور بعد اسکی
جو کہ طریقہ دعا کی مانگنی کا ہی اوس طریق سی مانگی البتہ قبول ہوگی اونسی عرض کی کہ وہ طریقہ
کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ اول خدا کی حمد و ستایش کری اور بعد اسکی محمد اور اونکی آل پر
صلوٰۃ بھیجی اور بعد اسکی اپنی گناہونسی توبہ کری البتہ دعا اوسکی قبول ہوگی پھر حضرت نی فرمایا
دوسرا آیہ کونسا ہی اونسی عرض کی کہ حقتعالی فرماتا ہی وما انفقتم من شیء
فھو یخلفہ یعنی جو چیز کہ تم راہ خدا مین دیتی ہو پس دیگا خدا عوض اوسکا تمکو اونسی عرضکی کہ ہر آینہ
مین دیتا ہون اور عوض اوسکا نہین پاتا حضرت نی فرمایا آیا تو گمان کرتا ہی کہ حقتعالی خلاف
وعدہ کریگا اونسی عرض کی یہہ نہین پس حضرت نی فرمایا جسوقت کہ کوئی شخص وجہ حلال سی
مال پیدا کری اور اوسکو راہ خدا مین صرف کری البتہ جناب باری اوسکا عوض دیگا دوسری
یہہ ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ علم الٰہی مین اجابت اوسکی موجب بندی کی فساد کا ہی
اور کبھی یہہ کہ جو بندہ عواقب امور سی آگاہ نہین ہی اسلیی جناب اقدس الٰہی سی استدعا کرتا ہی

اور حال یہہ ہی کہ اوسمین اوسکی لیی کچہہ مفسدہ ہی اور چونکہ جناب باری بندونکی اوپر
اوس چیز کی حال سی آگاہ اور مطلع ہی اوسکی حاجت روا نہین کرتا اور کبھی باعث تاخیر اجابت
کی ہوتی ہی زیادتی اوسکی صلاح اور پرہیزگاری کی یعنی جسوقت کہ جناب اقدس الہی اپنی بندیکو
دوست رکھتا ہی تو کبھی چاہتا ہی کہ اوسکی آواز مناجات کو زیادہ سنی چنانچہ جابر بن عبد اللہ
انصاری سی مروی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی وہ کلام فرمایا جسکا حاصل
مضمون یہہ ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جناب باری سی دوست خدا کسی امر کی دعا کرتا ہی اوسوقت حق سبحانہ
تعالی جبرئیل سی فرماتا ہی کہ اسکی حاجت کو روا کر لیکن بتاخیر تحقیق کہ مجکو یہہ خوش آتا ہے
کہ اپنی بندیکی زیادہ آواز سنون اور کبھی دشمن خدا دعا کرتا ہی پس حقتعالی جبرئیل سی فرماتا ہے
کہ اسکی حاجت کو جلد روا کر کہ مجھکو اسکی آواز خوش نہین آتی اور اسیطرح اور بہی سبب ہین کہ بیان
اونکا باعث طول کا ہی اور بعضی حدیث مین وارد ہی کہ تین شخصونکی دعا مستجاب نہین ہوتی
ایک وہ شخص ہی کہ اوسکو خدای کریم روزی عنایت کری اور وہ اوسکو بیہودہ صرف کرے
پہر خدا سی روزی مانگی تو اوسکی جواب مین خداوند عالم فرماتا ہی آیا مینی تجھکو رزق نہ دیا تہا
دوسرا وہ شخص ہی کہ اپنی عورت پر ظلم کری اور اوسکی لیی بد دعا کری تو حقتعالی فرماتا کہ تو
کیون نہین اوسکو طلاق دیتا تیسرا وہ شخص ہی کہ باب سعی بند کرکی خانہ نشین ہو اور روزی کے
تلاش نکری اور خدا سی روزی مانگی پس حقتعالی فرماتا ہی آیا مینی تجھکو ہاتہہ اور پانو نہین
دیی کہ تو اونسی روزی پیدا کرتا پانچوان امر مسئلہ آلام و اوجاع و عوارض کی بیان مین ہے پس پوشیدہ

نہی کہ یہہ دار دنیا جای رنج وبلا ہی اور اس دار فانی کی زندگانی انواع مصیبتون و حادثے
اور بیماریون کی ساتھہ ہی اور جو کچھہ کہ اسکی راحت ہی وہ بہی رنج والم سی خالی نہین ہی اور
یہہ دنیا کی رنج والم نیک وبد دونو کی لیئی ہوتی ہین پس اسمین مستحق اور غیر مستحق کی تخصیص نہین
ہی لیکن توبہ نہو کہ یہہ امور اوسکی عدل اور انصاف کی منافی ہین اسلیئی کہ بعض رنج خدا کی طرف
سی ہوتی ہین اور وہ حقیقت مین عدل اور حکمت کی خلاف نہین اور بعض رنج مخلوقات سے
ظہور مین آتی ہین پس وہ فعل خدا نہین اور خدا اونسی راضی نہین بلکہ اونکی تدارک کا حکم فرماتا
اور ہر ایک ظالم کو سزا دیتا ہی دنیا مین یا آخرت مین اور جو کہ رنج خدا کیطرفسی پہنچتا ہی اوسکو
جاننا چاہیئی کہ رنج کی دو قسمین ہین ایک حسن دوسرا قبیح اور جناب باری سی قبیح صادر نہین ہوتا
پس جو کہ رنج اصلح اور بہتر ہی حقتعالی کی طرفسی اوسکا ہونا کچھہ عیب نہین بلکہ مستحسن ہی جیسا
کہ اکثر احادیث معتبر مین وارد ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جناب اقدس
الہی فرماتا ہی جو شخص کہ تین روز بیمار رہی اور کسی سی شکایت نکری تو مین اوسکو گناہون سی پاک
کرونگا اور اگر مار ڈالونگا تو اپنی رحمت مین داخل کرونگا اور حدیث صحیح مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایکروز جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اپنا سر مبارک آسمانکی طرف بلند
کرکی تبسم کیا اصحابون نی اسکی وجہ پوچھی حضرت نی فرمایا کہ مینی دو فرشتون سی تعجب کیا کہ وہ ایک
بندہ مومن صالح کی جای نماز پر آئی اور اوسکو نہ دیکہا کہ اوسکی عمل کو لکہتی اور آسمانپر جا کے
پروردگار عالم سی عرض کی کہ ہمنی فلانی بندیکو جای نماز پر نہین پایا کہ بیماری مین مبتلا ہے

اوسوقت جناب باری نی فرمایا جبتک کہ وہ بیمار ہی اوسکی لیئی ہی لکہو جو کہ اعمال حالت صحت مین کرتا تہا

اور حدیث معتبر مین وارد ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جسوقت مومن پر ضعف

پیری غالب ہوتا ہی جناب باری فرشتون سی فرماتا ہی کہ اسکی لیئی ہی لکہو جو کچہہ اعمال خیر جوانی کی

قوت سی کرتا تہا اور اسیطرح حقتعالی ایک فرشتی کو مقرر فرماتا ہی کہ مومن بیمار کی لیئی لکہی جو کہ کار نیک

حالت صحت مین کرتا تہا اور شیخ محمد بن یعقوب کلینی نی بسند خود حضرت امام محمد باقر سی نقل کی

ہی کہ ایکروز اثناء راہ مین بنی اسرائیل کی کسی پیغمبر نی ایک مردیکو دیکہا کہ دیوار افتادہ کی

دبا ہوا پڑا ہی اور کچہہ بدن اوسکا دیوار کی اندر ہی اور کچہہ باہر اور درندی اور پرندی اوسکی بدن کا

گوشت لیگئی ہین اور بعد اسکی ایک اور مردیکو دیکہا کہ اوسکو کفن حریر اور دیبا کا پہنا کی ایک

تخت پر لٹایا ہی اور گرد اوسکی انگیٹہیان خوشبوئی کی روشن ہین اوسوقت بنی اسرائیل کی پیغمبر

نی درگاہ جناب کبریا مین عرض کیا کہ خداوندا مین گواہی دیتا ہون کہ تو احکم الحاکمین اور عادل ہی

لیکن بندہ اول نی کبہی تیری عبادت مین کسیکو شریک نکیا تہا اور ہمیشہ تیری وحدانیت کا اقرار

کرتا رہا باوجود اسکی کہ اس ذلت و خواری سی پڑا ہی اور یہہ دوسرا بندہ کبہی تیرا ایمان نہ لایا تہا اور

اسکی جسد پلید کو اس زیب و زینت سی آراستہ اور مزین کیا ہی اور اونکی جواب مین خدای

جلت عظمتہ نی فرمایا کہ ای بندی میری تونی جو کچہہ کہ کہا فی الحقیقت ویسا ہی ہی لیکن اور کسیکو میری

عدالت اور حکمت مین دخل نہین ہی لیکن جو کہ تونی میری پہلی بندیکو دیکہا ہی اوس سی ایک گناہ

ہوا تہا اسلیئی مینی اوسکو اس ذلت سی مارا ہی تا اوسکی گناہ کا کفارہ ہو جائی اور جو کہ تونی اس

دوسری بندیکو دیکھا ہی اس نی تمام عمر مین ایک حسنہ ہوا تہا اسلیی مینی اوسکو ستاغو نہین کیے
مارا ہی تا اوس حسنہ کا عوض دنیا ہمین ہوجای اور میری پاس اوسکا کوئی حسنہ باقی نہ رہی
لیکن جو رنج والم کہ بدون قصور اور تقصیر کی واقع ہوتی ہین پس یہہ دو حال سی خالی نہین یا آخرت
مین اوسکا عوض ملیگا یا دنیا مین اوسکی حق مین بہتر ہوگا مثل مرض طفل صغیر کی کہ باعث اوسکی
والدین کی تنبیہ کا ہی کہ گناہ نہین توبہ کرین پس جو رنج کہ حقتعالی کیطرفسی بندونکی لیئی ہوتی ہین
بدون قصور اور تقصیر کی وہ باعث اونکی ثواب جزیل اور حسنات جلیل کی ہین اگر بندی اونسی
گناہ ہوتی البتہ خوشی سی اپنی حال کو قضای الہی پر چہوڑین اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری مین
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ مومن کی جبتک موت نہین آتی اور
ملک الموت کو نہین دیکہتا ہمیشہ اپنی انجام کار سی خایف اور ترسان رہتا ہی کہ دیکہین بعد مرگ کی کیا
ہوتا ہی آیا خدا مجہسی راضی ہی کہ نہین پس جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی اور حالت بیماری مین اوسکی قبض روح کو
ملک الموت آتا ہی تو اوسکو دیکہکر مضطرب ہو جاتا ہی کہ افسوس اپنی اموال اور عیال سی مفارقت ہوئی
اور دل کی آرزوئین منقطع ہوئین اور ملک الموت اوس سی پوچہتا ہی کہ تو کسلیی رنجیدہ ہی وہ کہتا ہی
کہ مجہکو تمنا تہی آفرین کمال پریشانی ہوئی جو کہ میری دل مین تمنا تہی دل مین رہگئی ملک الموت
کہتا ہی آیا کوئی عاقل اس سی غمگین ہوتا ہی کہ دنیا کی عوض مین اوس لکہہ مثل دنیا کی پای بیمار کہتا ہی
نہین اوسوقت ملک الموت کہتا ہی کہ تو اوپر دیکہہ پس وہ بہشت کی درجون اور قصرون کو
دیکہکر دنیا کی محبت بہول جاتا ہی ملک الموت کہتا ہی کہ یہہ نعمتین تیری لیئی ہین جو کہ تیر

اولاد مین صالح اور پرہیزگار ہین وہ بھی یہان تیری پاس آئینگی آیا تو اسپر راضی نہین
بیمار کہتا ہی بخدا مین راضی ہون پھر ملک الموت کہتا ہی کہ تو پھر اوپر دیکھیہ اور درجہ اعلی علیین مین
جناب رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کو دیکھتا ہی ملک الموت اوس سی پوچھتا ہی کہ آیا تو ان بزرگوارونکو
دیکھتا ہی کہ یہ سب تیری آقا اور پیشوا ہین اور یہان انکی ہمنشینی باعث تیری انس کا ہی آیا تو
دنیا کی عوض انسی راضی ہی بیمار کہتا ہی کہ مجھکو قسم ہی اپنی پروردگار کی مین راضی ہون پس
اوسوقت ملک الموت اوسکی روح کو قبض کر لیتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سی منقول ہی
کہ فرزند کی مرنی کا ثواب بہشت ہی خواہ صبر کری خواہ نکری اور جسوقت کہ اوسکی آگی ایک فرزند
فوت ہو وہ ستر فرزندونسی بہتر ہی کہ بعد اوسکی زندہ رہین اور راہ خدا مین جہاد کرین اور جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ بہشت مین وہ شخص نہین جاتا کہ جو اپنی کسی کو آگی اپنے
نہ بھیجا ہو یعنی صدمہ کسی عزیز کا نہ اوٹھایا ہو پس ایک شخص نی عرض کی کہ یا رسول اللہ جسکے کہ
فرزند نہو یا فوت نہوا ہو اوسکا کیا حال ہوگا حضرت نی فرمایا کہ اوسکی آگی اوسکا برادر مومن جو فوت ہوا ہو
تو اوسیکا صدمہ اوسکی مغفرت اور بخشش کیواسطی کافی ہی اور پھر حضرت نی ترغیب نکاح مین
فرمایا کہ تم اون عورتونکی ساتھہ نکاح کرو کہ اونسی اولاد پیدا ہو کہ مین روز قیامت مین اپنی امت کے
کثرت سی اور امتون پر فخر اور مباہات کرونگا یہانتک کہ جو حمل کہ ساقط ہو گیا ہو وہ دروازہ بہشت کی آگی اور
اوسکی چہرہ سی آثار اندوہ و ملال کی پائی جائینگی اوسوقت جناب قدس الہی فرمائیگا تو
بہشت مین جا وہ عرض کریگا جبتک کہ میری مائی باپ بہشت مین نجاوینگی مین نجاونگا پس جناب باری

اذن

ازراہ ترحم اونکی والدین کو بلاکی فرمایگا کہ تم بہی اسکی ساتھ بہشت مین جاؤ کہ تمہاری لئی بہی یہ
کرامت ہی کہ مینی تمکو اپنی فضل و کرم سی عنایت کی پس ان روایات سی اور انکی سوا
اور روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ اطفال صغیر کی مرنی سی جو کہ اونکی والدین کو رنج و الم
ہوتی ہین باعث اونکی مغفرت کی ہوتی ہین اگر وہ گنہگار رہی ہون اور کبہی باعث
ثواب اور [illegible]ت کا ہوتا ہی کہ متنبہ ہو کی معاصی سی باز رہین اور کبہی باعث بلندی درجات
کی ہوتی ہین بلکہ [illegible] مین کسیکو اتنی فائدہ مصائب کا بہی بلندی درجات اور زیادتی
قرب پروردگار کا ہی پس مصائب انبیا اور اوصیا کی موجب اونکی مدارج عالیہ کی
ہوتی ہین چنانچہ جسوقت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام درجہ شہادت سی فائز ہوئی تو اونکی
سبب سی مرتبہ گناہگارونکی شفاعت کا پایا اور حضرت ام سلمہ سی روایت ہی کہ ایکروز
حضرت جبرئیل آئی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی عرض کی کہ جناب
اقدس الہی نی حسنین علیہما السلام کی بارہ مین کچہ فرمایا ہی چاہیی کہ آپ و سیر صبر فرماوین
حضرت نی پوچہا کہ وہ کیا ہی جبرئیل نی عرض کی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام زہر دغا سی شہید ہونگی
اور حضرت امام حسین علیہ السلام تیغ اعدا سی لیکن جناب باری نی ہر نبی کی لیی ایک دعا ضرور مستجاب
کی ہی پس اگر آپ چاہین [illegible] مصیبت کی دفع کی لیی دعا کرین اور اگر چاہین انکی مصیبت
کو اپنی امت عاصی کی لیی ذخیرہ کرین حضرت نی فرمایا کہ مین اپنی پروردگار کی مرضی کا
تابع ہون جو کہ اوسکو منظور ہی مجہکو کچہ عذر نہین اور مین اپنی دعا کو واسطی شفاعت امت

عاصی کی ذخیرہ کرونگا لیکن بعضی سنی بلکہ بعضی شیعہ بھی پیغمبر اعتراض کرتی ہیں کہ حق تعالی کا حضرت ابراہیم
حکم دینا حضرت اسمعیل کی ذبح کا یہہ اوسکی عدالت سے خلاف ہے اسلیئے کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اسطرح پر خون
ناحق کو جائز رکہتا پس یہہ کلام انکا محض نافہمی کا ہی اور یہہ شبہ انکی دلمین شیطان نی ڈال دیا ہی چنانچہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی جسوقت کہ حضرت ابراہیم خلیل نی بحکم پروردگار جلیل حضرت اسمعیل
کو لٹا کی اونکی حلق پر چہری رکہی اوسوقت شیطان بصورت مرد پیر آکی کہنی لگا ای ابراہیم اپنی
فرزند کو کیا کرتی ہو حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اسکو ذبح کروں شیطان نی کہا سبحان اللہ
فرزندی کہ کبہی خدا کی ذرا بہی معصیت نکی ہو تم اوسکو ذبح کرنی لگی حضرت نی فرمایا القصہ لیکن خدا نی مجکو اسکی ذبح
کا حکم دیا ہی اور میں چاہتا ہوں کہ اپنی فرزند کو راہ خدا میں قربانی کروں ابلیس نی کہا کہ خدا خون ناحق کہ منع
فرماتا ہی مگر یہہ کہ تمہاری خواب میں شیطان آیا ہو اور اوسنی اس امر قبیح کا حکم دیا ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام
نی فرمایا وای تجہپر کہ میں خود کلام خدا کو سنا جب میں اسپر آمادہ ہوا قسم بخدا میں تجہسی کلام نکرونگا لیکن
اوس بیحیائی پہر کہا ای ابراہیم تم پیشوای خلق ہو اور لوگ تمہاری اقتدا کرتی ہیں پس اگر تمنی
اپنی فرزند کو ذبح کیا تو سبکو دیکہکر ہر ایک اپنی اولاد کو ذبح کریگا پس اس حرکت سی باز آو حضرت نی اوسکی
کلام پر اعتنا نفرمائی اور فرمان خدا کی بجالانی پر آمادہ و مستعد ہوئی اور جناب آیات مآب قبلہ وکعبہ الابرار
ناصر طریقہ ائمہ اطہار اعنی جناب سید العلماء دام ظلہ صدیقہ سلطانی میں اسطرح جواب ابلیس اور اوسکی
متابعین کا فرماتی ہیں کہ جناب قدس الہی نی اپنی مطیع اور فرمانبردار بندونکی آزمایش و امتحان
کی لیئی تکالیف شاقہ فرمائی تہی [illegible] لیہ او صبر ظاہر ہو جیسا کہ اس معرکہ میں حضرت

ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہم السلام کا صبر ظاہر ہوا اور کتبمین روایت ہی جس وقت کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
وآلہ علیہم السلام نی رویا صادقہ مین دیکھا کہ مین اپنی فرزند اسمعیل کو ذبح کرتا ہون پس اس خواب سی ہونا کی
سی بیدار ہوئی اور بعضی روایت مین لکھا ہی کہ وہ شب آٹھوین ذی الحجہ کی تہی اور حضرت ابراہیم تمام روز فکر اور
تردد مین ہی کہ مینی یہ کیا خواب دیکھا ہی پس اسی سبب سے اوس روز کو روز ترویہ کہتی ہین اسواسطی کہ ترویہ
کی معنی فکر کرنی کی ہین اور شب عرفہ کو یہ خواب دیکھا کہ اوس سی یقین ہوگیا اور اسی جہت سے اوسی روز کو
عرفہ کہتی ہین اور روایت سابقہ مین وارد ہی جسوقت کہ حضرت ابراہیم خواب سی بیدار ہوئی اپنی فرزند حضرت اسمعیل
سی فرمایا کہ ای بہترین اولاد بیٹا مینی خواب دیکھا ہی کہ تمکو راہ خدا مین ذبح کرتا ہون آیا تم کیا کہتی ہو حضرت
اسمعیل نی عرض کی کہ ای پدر بزرگوار حقتعالی نی جو کچہ کہ آپکو حکم فرمایا ہو اوسکو بجا لائیی انشاء اللہ مجکو
صابرون مین سی پائیی گا اوسوقت حضرت ابراہیم نی اونکو بلاکر لٹا کی ذبح کرنی پر مستعد ہوئی اور اون
روزون مین حضرت اسمعیل کا سن ایسا تہا کہ اونکی صغیر سنی کی دیکھکر ملائکہ کو حضرت ابراہیم کی صبر پر تعجب
آیا اور رونی لگی اور آسمان اور زمین مین ایسا شور ہوا کہ آسمان رونی لگی اور زمین اور پہاڑ ہلنی لگی اور جانوران چرندہ
اور پرندہ آکی اندوہناک اونکی گرد جمع ہوئی پس جسوقت کہ جناب باری نی حضرت ابراہیم کی صدق
نیت اور صبر کو مشاہدہ فرمایا تو از راہ ترحم ایک گوسفند عنایت کیا کہ اسکو اپنی فرزند کی عوض ذبح
[illegible] عادت ہی حقتعالی کی کہ کسی بندہ کو بلا مین مبتلا کرتا ہی تو اوس امتحان کی عوض مین
اوسکی لیی اجر اور ثواب بی حساب مقرر کرتا ہی اور حسب رضا بلا اوس ثواب سی راضی اور خوش ہو جاتا ہے
جیسا کہ بسند معتبر حضرت امام رضا سی روایت ہی جسوقت کہ حقتعالی نی حضرت ابراہیم کو گوسفند

بیجا کہ اسکو اپنی فرزند کی عوض ذبح کرین جیسا کہ خود فرماتا ہی وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی ندا کی ہمنی اوسکو یعنی ابراہیم کو تحقیق کہ سچا کیا تونی خواب کو
تحقیق کہ اسیطرح سی جزا دیتی ہین ہم نیکوکارونکو تحقیق کہ یہہ آزمایش بڑی ہی پس عوض کیا ہمنی
اسکو ساتھ ذبح عظیم کی اور حضرت ابراہیم نی آرزو کی کہ راہ خدا مین کاش مین اپنی فرزند کو
قربانی کرتا اور میری دلکو اندوہ پہونچتی کہ اہل مصائب کی درجات عالیہ کا مستحق ہوتا پس حقتعالی
نی وحی کی کہ ای ابراہیم تیری نزدیک کون محبوب سب سی زیادہ ہی ابراہیم نی عرض کی کہ تیرے
حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی میری نزدیک کوئی محبوب زیادہ نہین ہی پھر حقتعالی نی وحی کی
آیا تیری نزدیک وہ محبوب زیادہ ہین یا تیرا نفس ابراہیم نی عرض کی کہ اونکو مین اپنی جان سے
زیادہ دوست رکھتا ہون اور اونکی فرزند کو اپنی فرزند سی پھر حقتعالی نی وحی کی آیا اونکے
دشمنونکی ہاتھ سی اونکی فرزند کا قتل ہونا تیری دلکو رنج زیادہ دیتا یا اپنی ہاتھ سی اپنی فرزند کا ذبح کرنا حضرت
ابراہیم نی عرض کی بلکہ اونکی فرزند کا رنج زیادہ ہوتا ہی حقتعالی نی فرمایا ای ابراہیم ایک گروہ ہوگی
اور وہ اونکی امت مین ہونیکا دعوی کریگی باوجود اسکی کہ بے غصہ اونکی فرزند حسین کو مثل گوسفند کے
ذبح کریگی اور یہہ سنکی حضرت ابراہیم کو کمال رنج ہوا اور گریان ہوئی حق تعالی نی ندا کی
کہ ای ابراہیم جو تو حسین فرزند رسول الثقلین پر رویا ہی ہمنی تیری اس رونیکا عوض کیا اوس سے
اگر تو اپنی ہاتھ سی اپنی فرزند اسمعیل کو قربانی کرکی روتا پس ہمنی تیری لیئی وہ درجات عالی جو صاحب

کرا اور اہل مصائب کی لیئے نہین ہین اور پہر جناب سید العلما فرماتی ہین کہ کسیکو ناحق قتل کرنا قبیح ہی اسلیئے کہ
روز حساب وہ مقتول کی رضامندی کا کوئی عوض نہین رکہتا ہی کہ اوسکو راضی کرسکی پس اوسکو اور
اوسکی ورثہ کو محض ایذا دینا ہی اور خدا کی نافرمانی کرنا ہی بخلاف مالک و زجر اکی کہ اوسکی ایک نظر
رحمت کے مقابل مین اور ما فیہا دنیا کچہہ حقیقت نہین رکہتی پس بنا بر آزمایش و امتحانکی اوسکی طرح جہاد فی مین بندونکو رنج پہنچانا
کچہہ قباحت نہین اور اونکو راہ خدا مین جان دینا اور مارا جانا سزاوار اور بجا ہی چنانچہ جناب سید الشہدا
علیہ السلام اور اونکی اصحابون نی کسقدر راہ خدا مین جانفزائی اور جان نثاری کی اور وقت ایذا رسانی غیر شریر
کی کشادہ پیشانی اور ثابت قدم رہی جیسا کہ حضرت امام زین العابدین فرماتی ہین کہ معرکۂ کربلا
مین وقت حرب و وغا کی حضرت امام حسین علیہ السلام اور اونکی بعضی مخصوصین کی چہرونکی رنگ سرخ
اور روشن تہی اور دل اونکی مطمئن تہی اور آپس مین کہتی تہی کہ حضرتکو دیکہو کہ موت سی کچہہ پروا
نہین رکہتی اور ہر ایک اصحاب بالکید دوسری پر سبقت کرتا تہا پہر حضرت امام زین العابدین فرماتی ہین
کہ شب عاشور کو مین اپنی والد کی پاس تہا کہ وہ جناب اوسکی صبحکو درجۂ شہادت سی فائز ہوئے
پس اپنی اصحابونسی فرمایا کہ یہہ شب تاریک ہی تم سب چلی جاؤ کہ کوئی نہ دیکہیگا اور یہہ قوم میری قتل کی
در پی ہی اور جسوقت کہ اونہون نی مجہکو قتل کیا پہر کسیکی خواہان نہونگی اصحابون نی عرض کی کہ
خدا یہہ ہمسی نہوگا کہ ان دشمنونمین آپکو تنہا چہوڑ کے چلی جاوین حضرت نی فرمایا کہ صبحکو تم سب قتل ہو جاوگی
کوئی باقی نرہیگا اونہون نی عرض کی کہ شکر ہی اوس خدا کا کہ ہمکو آپکی نصرت مین قتل سی مشرف فرمایا اور جبکہ
حضرت نی اونکی صدق نیت دیکہی کہ یہہ راہ حق مین ہرگز اپنی جان دریغ نکرینگی چاہا کہ یہہ اپنی

مدارج عالیہ کو دیکھیں پس اونکی لیئی دعا کر کی فرمایا کہ تم سب آسمانکیطرف دیکھو اور انہوں نے بہشت
مین اپنی درجی دیکھی اور حضرت ہر ایک کو اوسکا درجہ بتلاتی تہی اور وقت جنگ کی وہ سب سینہ سپر ہو کے
اعداکی نیزہ اور شمشیرین کہانی لگی تا کہ جلد بہشت مین اپنی درجونکو پہونچین پس اگر کوئی شخص نظر تامل
سے دیکھی صاف کہلجاوی کہ حیات اور ممات خدا کی قبضہ قدرت مین ہی جسکی لیی جو کچھ کہ مصلحت جانتا ہے
کرتا ہی جیسا کہ خود فرماتا ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ یعنی کوئی اوس حاکم سے نہین
کہ اوس سی پرسش کری بلکہ سب اوسکی تحت حکومت مین ہین جسسی چاہی پرسش اور مواخذہ کری لیکن
انسان سی جو کہ رنج وقوع مین آتی ہین وہ کئی صورتون سی خالی نہین چنانچہ ایک صورت یہہ ہی کہ خداوند
عالم کی اجازت سی رنج وقوع مین آوی اور وہ محض مباح ہو مثل ذبح کرنی حیوانات کیواسطی گوشت
کہانی کی یا واجب ہو یا سنت جیسا کہ مقام منی مین واجب ہے کہ وہ حج مین ایک مقام ہی اور تمام شہرون
مین قربانی سنت موکدہ ہی لیکن بعضی کفار اہل ہند کہتی ہین کہ حیوانات بیگناہ کا ذبح کرنا قبیح ہی
پس یہہ کلام اونکا بیجا ہی اسلیی کہ یہہ اوس صورت مین قبیح ہو کہ اونکو اسکا عوض نملی اور جس وقت
کہ خداوند عالم نی ہمکو اونکی ذبح کا حکم فرمایا تو مقتضا اوسکی عدل کا یہہ ہی کہ اونکی لیی بہی اسکا عوض کچھ
مقرر کیا ہو جیسا کہ بعضی روایتون مین وارد ہی کہ حیوانات حلال گوشت کہ ذبح کیی جاتی ہین بہشت مین داخل ہونگے
اور اگر خداوند عالم نی اونکی ذبح سی منع فرمایا ہوتا البتہ ہمکو اونکا ذبح کرنا روا نہوتا اور جو کوئی اس
صورت مین ذبح کرتا ظالم ہوتا دوسری صورت یہہ ہی کہ جو آدمی بغیر حکم اور اجازت خداوند عالم کے
کسی ذیحیات کو رنج و ایذا دیوی خواہ انسان ہو خواہ حیوان پس چاہیے کہ خدا مظلوم کا عوض ظالم سی انتقام لی

جیسا کہ نہج البلاغہ مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ظلم کی تین قسمین ہین ایک وہ
ہی کہ وہ لایق بخشش کے نہین دوسرا یہ کہ ایک دوسری پر ظلم کری پس جبتک کہ مظلوم راضی نہو ظالم کو
اوس سی مافی نہین تیسرا یہ کہ اپنی نفس پر ظلم کری یعنی خدا کی معصیت کری البتہ امید بخشش کی ہی
پس چاہیی کہ اوسکی درگاہ مین توبہ اور انابت کری کیونکہ وہ رحیم ہی اگر اپنی فضل و کرم سے عفو کری عجب نہین
اور معلوم ہو کہ معنی توبہ کی یہ ہین کہ بندہ اپنی تقصیر اور قصور پر نادم اور پشیمان ہو کی درگاہ خداے بار
مین رجوع کری اور اپنی خدا سی عزم صادق اور عہد واثق کری کہ پہر کبہی ویسی قصور نکرونگا اور جو
کہ واجبات غفلت یا جہالت مین فوت کیے ہون اگر تلافی کے قابل ہون تو تدارک کی حاجت ہو اونکو بجا لاے
پس اگر قصور خدا کا کیا ہو اور اوسمین حق بندی کا شریک نہو مثل پینی شراب اور زنا وغیرہ کے تو ایسی توبہ
البتہ توبہ قبول ہوگی اور اسیطرح اگر گناہ کسی واجب کی ترک کا ہو مثل نماز عیدین کی کہ اوسکے وقت قضا ہو
ندامت اور پشیمانی کافی ہی لیکن اگر نماز یومیہ ترک کی ہو یا خمس اور زکوٰۃ نہ دی ہو تو اوسکی قضا کرے
اور اگر روزہ ماہ رمضان کا نرکہا ہو بدون عذر شرعی کی اوسکی بہی قضا کری اور کفارہ بہی دے
اور اگر کسیکا مال چہین لیا ہو یا کسیکا حق دبا لیا ہو پس اگر مالک زندہ ہو تو حوالی کر دی اور اگر زندہ نہو
اوسکی ورثہ کو پہنچا دی اور اونسی بخشوالی اور اگر کسیکی چیز چرائی ہو پس اگر مالک کو جانتا ہو حوالی
کر دی اور اگر صرف ہو گئی ہو تو اون سی مصالحہ کری اور اوسکو راضی کر دی اور اگر مالک کو نجانتا ہو تو
مجمع مشاہد اور مساجد مین اوسکا ذکر کری پس اگر مالک ملجاوی اور اوسکی نشانیان دیتی بتلاوی
اور اون نشانیون سی حق اوسکا ثابت ہو حوالی کر دی الا بعد ایک سال کی اوس مال کو اوسکی طرف سے

تصدق کر دی اگر ایک درہم سی زیادہ ہو کہ درہم یہان کی حساب سی قریب سوا تین آنی کی ہوتا ہی اور اگر
مقدار درہم سی کم ہو تو استغفار کچھہ ضرور نہین اور اگر بعد اسکی مالک پیدا ہو پس اگر تصدق پر راضی
ہوا فبہا والا اوسکی عوض مین اپنی مال مین سی دیوی اور اگر مال حرام مال حلال مین ملجاوی اور صاحب
اوسکا معلوم نہو اور نہ مقدار اوسکی معلوم ہو اور نجانی کہ حرام کونسا ہی اور حلال کونسا ہی تو خمس اوسکا
نکالکی سادات کو دی اور باقی اوسکی لیی حلال ہی اور اگر مال لاوارث ہو پس زمانہ حضور امام مین اوس
مال کو امام کی خدمت مین حاضر کری والا نائب امام کی پاس پہنچا دی اور اگر کسی مومن کا خون ناحق کیا ہو تو شخص
سخت خطرہ مین گرفتار ہو گا اسلیی کہ خداوند عالم نی قتل مومن کو حرام کیا ہی اور تہدید بلیغ
فرمائی ہی کہ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا یعنی جو شخص کہ قتل کری کسی
مومن کو دیدہ و دانستہ پس جزا اوسکی جہنم ہی پس اوسکی درگاہ مین تضرع اور زاری کری اور
توبہ اور انابت کری اور تینون کفارہ بھی دی یعنی ایک بندہ آزاد کری اور ساٹھہ مسکین کو کہانا کہلاوی
اور ساٹھہ روزی متواتر رکھی دوسرے اوسکی ورثہ کا کہ اونکی لوگونکو رنج دیا ہی پس اسکا عفو ورثہ کی ہاتھہ
ہی خواہ قصاص لین خواہ معاف کر دین تیسری مقتول کا کہ اسکو جان سی مارا ہی اور زندگانی
سی محروم کیا دیکھئی روز حساب عدل خدا سی اوسکی لیی کیا ہوا اور اسیطرح اگر کسی مومن کو زخمی کیا ہو چاہیئی
اوسکی پاس حاضر ہو یا قصاص لی یا خونبہا یا عفو کر دی اور اسیطرح نامحصنہ ہی یعنی شوہر دار عورت سی مرتکب
ہوا ہو یا کسیکا مال غصب کیا ہو اور دنیا مین اوسکی تلافی نکی ہو کہ بدون عفو کی اوسکی مواخذہ سی نجات
نہین ہو سکتی پس خداوند جبار مظلوم کی عوض ظالم کو تعذیر دیگا یا ظالم کی حسنات کو مظلوم کی حسنات

مین جُتا رہیگا تا وہ راضی ہو اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ بہ نیت صادق توبہ اور انابت کری اور اپنی پروردگار
کو اطاعت اور عبادت سی راضی اور خوشنود رکھی تو البتہ خداوند کریم اپنی فضل اور رحمت سی صاحب
حق کو راضی کر دیگا چنانچہ بعضی روایتون مین وارد ہی کہ جناب باری نی واسطی عفو کرنیوالونکی درجی مقرر
فرمائی ہین اور اوسکو وہ درجی دکھلا کی فرمائیگا کہ اگر تو فلانی مومن سی گذر کری تو مین تجہکو اوسکی عوض مین
یہہ درجی عطا کرونگا پس وہ مظلوم کمال خوشی اور رضامندی سی معاف کر دیگا اور اگر کسیکو گمراہ کیا ہو
تو توبہ اوسکی قبول ہوگی جبتک کہ اوسکو ہدایت نکری اور راہ راست پر نہ لائی جیسا کہ موعظہ حسنیہ مین
جناب قدوۃ العلما نخبۃ الفضلا زبدۃ الفقہا جناب غفرانمآب [illegible] فرماتی ہین کہ بعض احادیث مین وارد ہی
کہ ایک شخص تہا کہ اوسنی دنیا کی لیی مدت تک سعی کی کہ حلال سی ہاتہہ آئی اور وہ نہ آئی پہر اوسنی حرام مین
مدت تک کوشش اور جستجو کی جب بہت سے محروم رہا پس ایکروز شیطان بصورت انسان اوسکی پاس آ کی کہنی لگا
کہ تونی دنیا کی لیی بہت جستجو کی اور تیری ہاتہہ نہ آئی پس اگر اب تو میری کہنی پر عمل کری تو البتہ تیرا مقصد
حاصل ہوگا اوسنی پوچہا کہ وہ امر کیا ہی شیطان نی کہا کہ تو دین مین ایک نیا طریقہ اختیار کر خلاف طریقہ
پیغمبر کی اور اوسطرف لوگونکو دعوت کر پس اوس فریفتۂ دنیا نی اوسکی کہنی پر عمل کیا اور بہت لوگونکو گمراہ
کر دیا اور بعد چند روز کی دنیا نی اوسکیطرف رجوع کی اور جو کہ اوسکی دلکی تمنا تہی اوس سی زیادہ مال اور اسباب
دنیوی ملا اور بعد ایک مدت مدید کی خواب غفلت سی بیدار ہوا اور اوسنی اپنی کردار بد پر بہت نفرین اور ملامت کیی
اور ایک سی اور میخ لیکر جا کی صحرا مین اپنی گردن باندہا اور درگاہ جناب رب العزت مین توبہ اور استغفار کرنی لگا اور سو
ایک نبی کو وحی ہوئی کہ اوس سی کہدو کہ اگر تو اپنی تئین اسقدر باندہی کہ تیرا استخوان اوسکی گوشت اور پوست سی جدا ہو جاوی تو بہی جبتک کہ تو

اون لوگونکو ہدایت نکری اور راہ راست پر نہ لاوی کہ جنکو گمراہ کیا ہی تیری توبہ ہرگز قبول نہین
اور اس مقام مین مناسب ہے کہ مسئلہ آجال کا بھی بیان ہو کہ اسمین اکثر لوگونکو توہم ہوتا ہی کہ حقتعالے
فرماتا ہی اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ یعنی جسوقت
کہ اجل آلیگی ایکساعت بہی تاخیر اور تقدیم نہین کر سکتی ور اس آیت سی تعین وقت اجل کا مفہوم ہوا
پس اگر موت مقتول کی وقت قتل قاتل کی مقدر تہی جو آقاتل اوسکو قتل کرتا خواہ نکرتا زندگانی اوسکی
منقطع ہوگئی پس کس راہ سی قاتل سی اخذ ہوگا اور اگر موت اوسکی ہنوز مقدر تہی تو قبل اجل کے
موت کا آنا اس آیت کی منافی ہوتا ہی ... دفع جواب مین جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتے
ہین کہ اکثر احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام سی اور اقوال علماء دین سی ظاہر ہوتا ہی کہ اجل کے
دو قسمین ہین ایک یہہ کہ اوسمین تقدیم اور تاخیر نہین ہوتی دوسری یہہ کہ اوسمین تقدیم اور تاخیر متصور ہے
جیسا کہ تفسیر عیاشی ہین مسعدہ بن صدقہ نے حضرت امام جعفر صادق ع سی روایت کی ہی کہ اون
حضرت نے تفسیر آیہ ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ مین فرمایا کہ اجل غیر مسمی مین تقدیم اور
تاخیر ہو سکتی ہی اور اجل مسمی وہ ہی کہ جناب اقدس الہی شب قدر مین خبر دیتا ہی اور حکم کرتا ہی
ساتہہ اون لوگونکی جسقدر کہ اس سال مین مرینگی اور روایت حمران مین ہی کہ قول خدا اِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ مین اجل مسمی مراد ہی اور بعضی روایات سی مستفاد ہوتا ہی کہ آیہ کریمہ ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی مین
پہلی اجل یعنی اَجَلًا وہ ہی کہ اسکی خبر ملائکہ اور انبیا کو حاصل ہوتی ہی اور دوسری اجل یعنی اجل
مُسَمًّی وہ ہی کہ حقتعالی نی اوس اجل کو اپنی خلق سے پوشیدہ کیا ہی اور جناب غفرانمآب

علیہ الرحمہ مواعظ حسنیہ مین فرماتی ہین کہ بعضی احادیث سی مستفاد ہوتا ہی کہ اجل مسمی
مین تقدیم اور تاخیر ہوتی ہی اور اجل محتوم وہ ہی کہ تقدیم اور تاخیر اوسکو نہو اور بطا
ان احادیث سی وہ خبر ہی کہ علی ابن علی بن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہی کہ اجل
مقضی اجل محتوم ہی کہ جناب اقدس الہی نی اوسکو حتما جاری فرمایا ہی پس اوسمین تغیر
نہین ہوتا اور اجل مسمی وہ ہی کہ اوسمین تقدیم اور تاخیر ہوسکتی ہی پس ان روایات
سی دو اجل کا ہونا ثابت ہوا اگرچہ ایک روایت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک اجل مسمی
اور دوسری غیر مسمی ہی پس غیر مسمی مین بسبب دعا اور صدقات اور اعمال خیر تغیر
تبدیل ہوجاتی ہی اور بعض روایات سی کہ ایک اجل مقضی ہی اور دوسری اجل
مسمی ہی اور قسم اول مین تغیر نہین ہی اور دوسری مین تغیر ہوسکتا ہی جیساکہ سابق
مین اسکا بیان ہوچکا **چھٹا امر** یہہ ہی کہ خداوند عالم بندونکا رزاق ہی جیساکہ خود
فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی نہین کوئی چلنے والا
زمین پر مگر رزق اوسکا خدا پر ہی اور ظاہر ہی روزی دو قسم پر ہی حلال اور حرام لیکن
خداوند عالم روزی حرام نہین دیتا بنا بر مذہب امامیہ کی اور اشاعرہ اہلسنت کہتی ہین
کہ روزی ہی وہ چیز ہی جسکو کہ بندہ کہاوی خواہ حرام ہو خواہ حلال پس نزدیک انکی حرام
بہی روزی ہی اور یہہ مذہب فاسد ہی بسبب اسکی کہ اسمین خدا کا ظلم لازم آتا ہی کہ خود
بندونکو روزی حرام دی اور پہر اونپر عذاب کری پس جو کچھہ کہ جاہتی ہین خدا پر افترا کرتی ہین

اور جو لوگ کہ خدا کو عادل جانتی ہین اونکی نزدیک وہ روزی ہی کہ حلال ہو اور اوس

سی بندی منتفع ہوں اور اونکو بموجب شرع کوئی منع نکر سکتا ہو جیسا کہ جناب اقدس الٰہی

فرماتا ہی وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ یعنی رزق تمہارا آسمان پر ہی جسقدر

کہ مقرر ہی اور پہر فرماتا ہی وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ

وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَاءُ اِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ یعنی اگر زیادہ کرتا اللہ

رزق کو واسطی اپنی بندونکی تو ہر آئینہ بغی ہو جاتی اور سرکشی اختیار کرتی

زمین مین لیکن حق سبحانہ تعالی رزق دیتا ہی جسقدر کہ چاہتا ہی اسلیے کہ اپنی

بندونکی حال سی خوب آگاہ ہی ... ہی پس پوشیدہ نہ ہی کہ خداوند عالم

اپنی بندونکو روزی حلال سی دیتا ہی حرام سی نہین دیتا پس جو شخص کہ صبر کری تو

جناب باری اوسکو روزی حلال سی پہنچائیگا اور جو جلدی کرکی روزی حرام سے

لی لی تو روز حساب اوسکی محاسبہ مین گرفتار ہوگا اور صفوان بن عمیر سی مروی ہی

کہ مین ایکروز خدمت مین جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضر تہا کہ ناگاہ

عمر بن قرہ آیا اور اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مین اپنی روزی دف

کی بجانی مین دیکہتا ہوں پس مجہکو اجازت دیجیے کہ لوگونکی شادیونمین گاؤں اور بجاؤں

حضرت نی فرمایا ای دشمن خدا مین تجہکو ہرگز اجازت ندونگا تحقیق کہ اللہ نی تیری

واسطی روزی پاک اور پاکیزہ مہیا کردی ہی اور تو نی اوسکو چہوڑ کی حرام کو اختیار

کہا پس آگاہ ہو کہ اگر تو ایسا کلمہ پھر کہیگا تو مین تجھکو اتنا مارونگا کہ تو اوسکی درد مین مبتلا
رہیگا پس اس حدیث سی ثابت ہوا کہ خدا سی جناب شارع کو نہین کہہ سکتی کہ حرام سی روزی
دیتا ہی اسلیی کہ اوسکی صفت عدل ہی اور قبیح سی بری ہی پس کیونکر اپنی بندونکو
حرام سی روزی دیگا بلکہ آپ ہر ایک بندیکو حلال سی روزی تقسیم فرماتا ہی اور مروی
ہی کہ حضرت سلیمان باین شوکت و شان بعضی بندونکو بہی روزی تقسیم نکرسکی لیکن
شارح قوشجی کہ سنیونکا عالم ہی کہتا ہی کہ اگر بندہ اپنی مشقت سی روزی حلال پیدا
کری تو اس صورت مین خدا کو رزاق نہین کہہ سکتا اگر بدون فعل بندیکی اور بدون
اوسکی مشقت کی خدا دی تو البتہ اوسکو رزاق کہہ سکتی ہین اور اوسکی جواب مین بعضی
عالمون نی فرمایا ہی کہ یہہ کلام اوسکی مذہب کی خلاف ہی اسلیی کہ اشاعرہ اہلسنت
اسکی قائل ہین کہ بندہ اپنی فعل کا فاعل مختار نہین ہی پس کیونکر وہ روزی حلال
سی پیدا کریگا اس صورت مین صریح قول اوسکا باطل ہی ساتوان امر طینت کی بیان
مین ہی اور مراد طینت سی مٹی ہی جس سی کہ بندی پیدا ہوئی پس پوشیدہ نرہی
کہ اکثر احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ طینت مین اختلاف ہی کہ بندی نیک بہی پیدا ہوئی ہین
اور بد بہی جیسا کہ کافی مین حضرت امام زین العابدین سی منقول ہی کہ جناب اقدس الہی نی انبیا
پیغمبرونکو علیین کی مٹی سی پیدا کیا کہ وہ بہشت کا درجہ بلند ہی پس اوس سے اونکی دل اور بدن پیدا
کیی اور اوسی مٹی سی مومنین کی بہی لوگونکو پیدا کیا لیکن بطن اونکی اور مٹی کی ہین اونکا فرق یونکو سمجہین

کی مٹی سی پیدا کیا کہ وہ جہنم کا درجہ اسفل ہی اوس سی اونکی دل اور بدن مین اپس مین دونون
مٹی کو ملا دیا اس جہت سی کہ مومن سی کافر اور کافر سی مومن پیدا ہوتا ہی اور یہی
سبب ہی کہ مومن کبھی مرتکب گناہ کا ہوتا ہی اور کافر کبھی نیک کام کرتا ہی اسلیی کہ
کافر کی مٹی مومن مین آئی اور مومن کی مٹی کافر مین گئی اور کتاب علل الشرایع مین شیخ
صدوق علیہ الرحمہ نی باسناد خود ابی اسحاق ابرہیم لیثی سی بانی حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام کی ایک حدیث طولانی روایت کی ہی کہ خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ابو اسحاق
نی عرض کی کہ مین آپکی شیعونمین سی اکثر لوگونکو دیکھتا ہون کہ شراب پیتی ہین اور زنا
کرتی ہین اور گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوتی ہین [illegible] کیا سبب ہی حضرت نی فرمایا کہ تیری دل
مین سوا اسکی اور بہی کچہ خلجان ہی اوسنی عرض کی البتہ اس سی زیادہ یہ ہی
کہ مین آپکی دشمنونکو مصروف طاعت مین پاتا ہون اور گناہون سی بری دیکھتا ہون پس
امیدوار ہون کہ اسکی وجہ بدلیل واضح فرمائی اسلیی کہ میرا دل مدت سی تشویش مین ہی
اور اب میری بخت خفتہ بیدار ہوئی حضرت نی ہنسکی فرمایا کہ تو مجہسی بیان شافی
لی اور علم مخفی کو کہ خزینہ علم الہی ہی مجہسی اخذ کر لیکن کہہ تو کہ ہمارا اعتقاد
اہل حق سی اور اہل باطل سی کسطرح پاتا ہی اوسنی عرض کی یا ابن رسول اللہ کہ مین حال
آپکی دوستون اور شیعونکا دیکھتا ہون باوجود فسق و فجور کی کہ اگر اونکو کوئی شخص تمام ربع مسکون
کی دولت دی اور کہی کہ آپکی دوستی سی ہاتہہ اوٹہا لین تو وہ ہرگز قبول نکرینگی اگرچہ اونکی سر و

گردن

تلوارین لگائی یا مار ڈالی اور آپکی دشمنونکا یہہ حال دیکھتا ہون کہ اگر اونکو کوئی تمام دنیا کی دولت دے
شر قسمی بتخرب اور کہی کہ آپکی دوستی قبول کرین اور اون ظالم لوگونکی دوستی ترک کرین جنہون نے
آپ پر ظلم کیا اور آپکی حق کو چہین لیا ہی تو وہ راضی نہونگی اور اونکی محبت نچہوڑینگی اگرچہ کوئی اونکے
ناک کاٹ لی یا اونکو مار ڈالی بلکہ مینی اکثر یہہ حال اونکا دیکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اونکی آگی آپکی فضائل
اور کمال کا ذکر کری تو وہ چین بجبین ہوتی ہین اور اونکی بشرہ پر آثار کراہت ظاہر ہوتی ہین پس حضرت
نی جنکی فرمایا کہ وہ اسی سبب سی ہلاکت مین پڑی ہین اور جہنم مین جاوینگی اور اونکو جہنم گرم
پانی دیا جائیگا جیسا کہ جناب اقدس الہی خبر دیتا ہی وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ هباء
منثورا یعنی ہم روز قیامت مین اونکی اعمال کیطرف متوجہ ہوکی ریزہ ریزہ کرکی پراگندہ کر دینگی
پہر حضرت نی فرمایا ای ابراہیم خداوند عالم عالم اور دانا ہی اور اوسکی لیئی قدم ہی اور اوسنی اپنی
قدرت کاملہ سی سب چیزونکو پیدا کیا او کسی شی سی نہین پیدا کیا اور جو شخص گمان کری کہ خدا نی
شی قدیم سی اشیا کو پیدا کیا ہی جیسا کہ حکما کہتی ہین کہ خدا نی مادہ قدیم سی اشیا کو پیدا کیا ہی پس
وہ کافر ہی اسلیئی کہ اگر خداوند عالم مادہ قدیم سی اشیا کو پیدا کرتا تو مادہ ہر چیز کا خدا کی وصف قدیم
ہونی مین شریک ہوتا حالانکہ اوسکا شریک صفت قدیم ہونی مین کوئی نہین بلکہ اوسنی تمام اشیا کو بغیر مادہ اور
مدت کی پیدا کیا ہی ازانجملہ ایک زمین پاکیزہ پیدا کی اور بعد اسکی اوس زمین سے آب شیرین کو پیدا کیا اور اوسکو ہم
اہلبیت کے ولایت اور دوستیکا حکم دیا پس جسوقت کہ اوسنی ہماری دوستی قبول کی تو اوسکو سات روز تک زمین پر
جاری رکھا یہانتک کہ وہ پانی تمام زمین پر پہونچا بعد اسکی پہر اوسکو زمین مین جذب کر دیا پس اوس گل کی خاص

الخالص کو ائمہ علیہم السلام کی طینت قرار دی اور اونکی نقل سی ہماری شیعونکو پیدا کیا اور اگر ایسا نہ
نہوتا تو ہماری اور تمہاری طینت ایک ہوتی ابراہیم نی عرض کی پہر ہماری طینت کو کیا کیا حضرت نے
فرمایا کہ حقتعالی نی بعد اسکی ایک اور زمین پیدا کی کہ شورزار اور بدبو اور خبیث تہی اوسمین سی ایک آب
شور نکلا اور اوسکو بہی ہماری ولایت اور دوستی کا حکم فرمایا اوسنی قبول نکیا پس اوس پانی کو
سات روز تک اوس زمین پر جاری رکہا یہانتک کہ وہ تمام زمین پر پہیل گئی اور اوسمین جذب ہو گیا
پس اوس گل سی اون لعینونکو پیدا کیا جو ہمسری کرینگی اور بغی مین اور اونکی طینت کو تمہاری طینت کے
نقل مین ملا دیا اور اگر نملاتا تو وہ کبہی شہادتین کی نہ دیتی اور نماز اور روزہ اور حج بجا لاتی اور
امانت ادا کرتی اور تمہاری صورت کی مشابہہ نہوتی لیکن مومن کی لیے کچہہ برائی نہین کہ اپنی دشمن کے
صورتکو مثل اپنی صورت کی دیکہی پہر ابراہیم نی عرض کی یا ابن رسول اللہ اون دونو طینتونکو کیا کیا
حضرت نی فرمایا کہ اون دونو مٹیونکو پہلی پانی مین اور دوسری پانی مین مخلوط کر کی ایک کو دوسرے
مین خوب ملایا بعد اسکی اوسمین سی ایک مشت قدرت اپنی سی مٹی جدا کر کی فرمایا کہ یہہ جنت
مین جائیگی اور مین کچہہ پروا نہین رکہتا بعد اسکی دوسری مٹی علیحدہ کر کی فرمایا کہ یہہ جہنم مین
جائیگی اور کچہہ پروا نہین پہر دونو کو ملا دیا پس مومن کی کچہہ مٹی کافر مین گئی اور کافر کی مٹی مومن کی
مٹی مین آئی پس ای ابراہیم جو کہ تو ہماری شیعونکو مرتکب گناہ کبیرہ دیکہتا ہی مثل زنا اور لواطہ
اور ترک نماز اور روزہ کے یہہ سبب ہماری دشمنونکی آب و گل کی شرکت کا ہی اور جو کہ سنیونمین
نیکیان پاتا ہی وہ مومن کی آب و گل کا اثر ہی اور جسوقت کہ درگاہ جناب اقدس الٰہی مین

ہر ایک کی اعمال عرض ہونگی خداوند عالم فرمائیگا کہ مومن کی اعمال کو سنیونکی طینت میں ملحق کرو اور
سنیونکی اعمال نیک کو مومن کی طینت کی ساتھہ کرو کہ اونہون نی انہیں کے طینت سے حاصل کیئے تھے
اور اسیطرح کی اور بہی روایتیں باب طینت میں وارد ہیں لیکن جناب علامی فہامی جناب سید علماء دام ظلہ نے حدیقہ
سلطانی میں فرمائی ہیں چاہیئے کہ عوام اس مسئلہ میں خوض نکریں ایسا نہو کہ مخالفین کی شبہون سے دہوکا کہا
جائیں بلکہ اسی جہت سے اکثر احادیث میں نہی و منع وارد ہی لیکن چونکہ جواب انکا واجب کفائی ہی لہذا اوسکے واسطے
دفع شبہات مخالفین اور توہم عوام کی اوسکی جواب کا فی الجملہ بیان ضرور ہوا پس شبہہ تو یہ ہی کہ
خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ یعنی تحقیق کہ
نفس شوم حکم کرتا ہی بدی کا لیکن جسوقت کہ حقتعالی اپنا رحم شامل حال اوسکی فرمائی تو بدی سی اوسکے
بچگیا ہی پس نہی نوع انسانکی خمیر میں طینت سبب تام نہیں ہی کہ اوسکی جہت سی بندہ مجبور ہو
کہ اگر طینت اچھی ہی وہ بہی بی اختیار سی اچہا ہوا اور اگر طینت بری ہی وہ بہی مجبوری سی برا ہونے ورنہ
مطیع اور فرمانبردار بندونکی لیے ثواب اور نافرمان بندونکی لیے عذاب نہوتا والا ظلم لازم آتا اور خدا تعالی
ظلم اور جور سے مبرا ہی جیساکہ حدیث قدسی میں خود فرماتا ہی اَنَا اللّٰہُ عَدْلٌ لَا اَجُوْرُ وَمُنْصِفٌ وَلَا
اَظْلِمُ یعنی میں اللہ ہون صاحب عدل کسی پر ظلم نہیں کرتا اور صاحب انصاف ہوں جور نہیں کرتا
پس کیونکر واسطی مجبور کی عذاب کریگا کہ یہہ ظلم صریح ہی بلکہ جناب باری بکمال عدل اور انصاف بدی کے
ارادہ کا مواخذہ نہیں کرتا جبتک اوسکو اپنی اختیار سی نکرلی جیساکہ کافی میں ابی بصیر سی روایت
کی ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہیں جسوقت کہ مومن کسی نیک کام کا قصد کرتا ہے

اور اوسکو عمل مین نہین لاتا پس اوسکی لیی ایک حسنہ لکھا جاتا ہی اور اگر اوسکو عمل مین لایا تو
اوسکی لیی دس حسنہ لکھی جاتی ہین اور جسوقت کہ کسی گناہ کا قصد کرتا ہی اور اوسکو عمل مین نہ لایا ہو
لیئی کچھہ نہین لکھا جاتا ہی اور اگر اوسکو عمل مین لایا تو جزا اوسکی برابر اوسی گناہ کی دیتا ہی جیساکہ
حقتعالی خود فرماتا ہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا اور اسیطرح فضل بن عثمان سی مروی ہی جسوقت کہ بندہ عمل خیر کا
ارادہ کرتا ہی پس اگر اوسکو نکیا ہو تو اوسکی لیی ایک حسنہ لکھا جاتا ہی اور اگر اوسکو بجا لائے
تو اوسکی لیی دس حسنہ لکھی جاتی ہین اور جسوقت کہ کسی بدی کا ارادہ کرتا ہی پس اگر اوسکو نہ کیا ہو
تو اوسکی نامہ عمل مین کچھہ نہین لکھا جاتا ہی اور اگر اوسکا مرتکب ہوا ہو تو اوسکو سات ساعت تک مہلت
دیتا ہی اور کاتب حسنات کاتب سیئات سی کہتا ہی کہ جلدی نکر شاید کہ اس شخص سی کوئی نیک
عمل واقع ہو کہ وہ باعث اوسکی گناہ کی محو کا ہو جیساکہ حقتعالی فرماتا ہی إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ یعنی نیکیان دور کرتی ہین گناہونکو پھر کاتب حسنات کاتب سیئات سی کہتا ہی کہ
تھوڑی دیر اور ٹھہر جا شاید کہ پیچھی اپنی لیی طلب آمرزش کری اور حقتعالی اوسکو بخشدی
پس اگر اوسکو کہی أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تو گناہ
نہین لکھا جاتا ہی اور اگر سات ساعت گذر جائین اور اوس سی کوئی عمل خیر نہوا اور استغفار بھی
نکیا ہو تو صاحب حسنات صاحب سیئات سی کہتا ہی کہ لکھ اس شقی محروم کی لیی پس خداوند عالم جب

گناہ کی ارادہ کا مواخذہ نہین کرتا کیونکر اپنی بندون پر جبر اور ظلم کریگا لیکن اگر بنابر آزمایش
کی بنی آدم کی خمیر مین بری طینت یا تشخص مین اور اوسکی ذات مین داخل ہوئی ہو تو وہ
باعث جبر کی ہوگی اسلیے کہ جناب اقدس الہی نے اپنی بندونکو قدرت اور اختیار اور عقل اور
فہم کرامت فرمایا کہ نیک و بد مین تمیز کرین اور اپنی خواہش نفسانی سی باز رہین جیسا کہ خود
فرماتا ہی فَاِذَا اَطَاعَ اللّٰہَ بِکَسْرِ شَہَوَاتِہٖ اِسْتَحَقَّ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُطِیْعِیْنَ
یعنی جسوقت کہ بندہ خدا کی طاعت کری اور اپنی خواہش نفسانی کو موقوف کری تو وہ ان
درجونکا مستحق ہوتا ہی جو کہ واسطی مطیع اور فرمانبردار بندونکی مقرر ہین اور اسی سبب سی نفس
سی مجاہدہ کو جہاد اکبر کہتی ہین اور یہی سبب ہی اسکا کہ مطیع بندی فرشتون پر ترجیح رکھتی ہین
اسلیے کہ ملائکہ کو خواہش نفسانی نہین بخلاف انسانکی کہ انکی خلقت مین خواہش نفسانی موجود
ہی پس جسوقت کہ اپنی خواہش نفس پر عمل نکری البتہ اوسکا مرتبہ فرشتون سی زیادہ ہوگا پس جو سبب
اوسکی حق مین اصلح اور بہتر ہوگا ظلم اور قبیح نہوگا اور علل الشرایع کی روایت کہ حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے گذری اوس سی حقیقت اس قول مشہور کی کہ اہل خلاف کی اعمال نیک کا
اجر مومنونکو ملیگا معلوم ہوئی اسطور سی کہ عدالت سی کچھ منافات باقی نرہی حق تعالی البتہ ظلم
سی بری ہی جیسا کہ فرماتا ہی وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ تحقیق کہ اللہ نہین ظلم
کرنیوالا ہی واسطی بندونکی غرضکہ جب عدل حضرت سبحانہ تعالی کا بدلائل یقینیہ ثابت ہوا پس جو کہ آیات اور
روایات مین سی کچھ خلاف اوسکی ہووی اوسکی تاویل کرنا لازم ہی پھر کہ اوسکو مستعمل ہونی علی اقرار دین

فصل تیسری نبوت مین ہی اور ہمین کئی مطلب مین مطلب پہلا بعثت انبیا مین ہے پس مخفی نرہے
کہ خداوند عالم پر پیغمبرونکا بھیجنا واجب ہے واسطے ہدایت خلق کی لیکن اشاعرہ اہلسنت اسکا انکار کرتی ہین
جیساکہ عبد العزیز دہلوی کہتا ہی کہ خدای عز وجل پر کسی چیز کا واجب ہونا اوسکی شایان نہین ہی ہان
اگر اپنی فضل و کرم سی پیغمبرونکو بھیجی عین عنایت ہی لا اجابی شکایت نہین اور یہہ مذہب تمام اہلسنت کا
ہی پس معلوم ہوکہ یہہ قول انکا بیجا ہی اور انکی جواب مین جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتے
ہین کہ کیونکر حکیم علی الاطلاق سی ہو سکتا کہ اپنی بندونکو کہ اشرف مخلوقات مین پیدا کرکی اونسے
غافل ہو جاتا اور اونکی اصلاح حال کی تدبیر نکرتا اور اونکا عمدہ اصلاح حال اوسکی رضامندی اور خوشنودی
پر موقوف ہے اور جو کہ اونکی لیے احکام شریعت اور تکالیف دنیا اور آخرت مین نافع ہین حاصل ہونے
مگر انبیا کی آنی سی اور اونکی خبر دینی سی پس بنظر حکمت کی انبیا کا بھیجنا واجب ثابت ہوا جیسا کہ محمد
بن یعقوب کلینی نی منصور بن حازم سی روایت کی ہی کہ مینی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
مین عرض کی جس شخص نی کہ خدا کو پہچانا اور اوسکی معرفت کو حاصل کیا تو البتہ خدا کی خوشنودی اور غضب
کو بھی جانیگا لیکن اوسکی خوشی اور ناراضی کا پہچاننا نہین ہو سکتا مگر یہہ کہ اوسپر وحی آتی ہو اور یہہ مخصوص
انبیا کی لیے ہی اور جو شخص کہ نبی نہو تو اوسکو نبی کی جستجو کرنا واجب ہے اور جسوقت کہ اونکی ملاقات سے مشرف
ہو تو اونکی اطاعت اوسپر واجب ہوگی کہ حجت خدا ہین اور یہہ حدیث طولانی ہی قدر حاجت پر اکتفا ہوئی اور اسکی آخر مین
حضرت نی از راہ تحسین فرمایا رحمک اللہ اور اسیطرح جناب غفران مآب علیہ الرحمہ بہی فرماتی ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی
ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم اونسی فعل قبیح سرزد نہین ہو سکتا پس اوسکی خوشنودی اور رضامندی کی البتہ

ترک قبایح مین ہونگی لیکن جو ون بغیر پیغمبرونکی انکا پہچانا سب مقامون مین غیر ممکن ہی پس خداوند عالم پر پیغمبرونکا بہیجنا
واسطی رہنمائی خلق کی واجب ہوگا والا غرض اوسکی حاصل نہوگی بالجملہ کہ جناب باری ایسی بندون
کی فعل قبیح اور بدی پر راضی ہوجاوی اور یہہ حکیم مطلق کی نظر حکمت کی ممتنع ہی پس اگر اوسکے
پاس ملائکہ آتی ہون اور وحی لاتی ہون تو وہ خود نبی ہوگا والا نبی کی تلاش کریگا اور اسیطرح ہشام
بن حکم نی حضرت امام جعفر صادق ع سی روایت کی ہی کہ اون حضرت نی ایک زندیق سی فرمایا کہ
اوسنی سوال کیا تہا کہ آپ نی نبوت انبیا کی کہانسی ثابت کی فرمایا جسوقت کہ ہمنی ثابت کیا
کہ ہمارا ایک خالق ہی صاحب صنعت اور حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہی کہ روا نہین کہ
اوسکی خلق اوسکو مشاہدہ کری اور اوس سی معاشرت اور باہم کلام کری اور ایک دوسری پر اپنے
حجت تمام کری پس لا محالہ کوئی واسطہ ہو کہ اوسکی قول کو بیان کری اور اوسکی پیام کو اوسکی
بندون تک پہنچادی اور اونکی رہنمائی کری جسمین کہ اونکی لئی منفعت اور مصلحت ہو والا موجب
اونکی ہلاکت کا ہوگا پس ثابت ہوا کہ حکیم دانا کیطرف سی رسول ضرور آوی کہ بندونکو امر نہی سی اوسکی آگاہ اور
مطلع کری اور جناب سید العلما دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ شیعونکی اعتقادات مین سے ایک یہہ بہی ہی
کہ ابتدای خلقت آدم سی دنیا مین کبہی حجت خدا سی خالی نہین ہوئی اور نہوگی خواہ نبی ہو خواہ امام جیسا کہ
حضرت امیر المومنین ع فرماتی ہین کہ زمین کبہی حجت خدا سی خالی نہین ہوتی خواہ حجت ظاہر اور مشہور ہو
خواہ پوشیدہ اور مستور ہو یعنی ہر وقت مین حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہی لیکن بعضی بدعقل
کہ اسمین ایک شبہہ کرتی ہین کہ حجت خدا بعضی سرزمین مین تمام نہوئی یعنی پیغمبر نہین بہیجی خصوص اون

جزیرہ مین کہ نام اوسکا نئی دینار کہا ہی اور وہ زیر حکومت نصاری ہی کہ وہان حجت خدا نہین
ہی پس اس کلام سی معلوم ہوا کہ اونکو عقل سی کچھ بہرہ نہین ہی اسلیئی کہ احادیث سی یہہ ثابت ہوا
کہ زمین کبھی حجت خدا سی خالی نہوگی چنانچہ یہہ اب بہی موجود ہی لیکن تمام زمین پر حجت خدا کا ہونا
کچھ ضرور نہین ہی بلکہ اگر ایک مقام مین ہو تو مصداق حدیث حاصل ہوگا پس لازم یہہ ہی کہ خود اوسکی
جستجو کرکی اوسکی خدمت مین حاضر ہوا اور اگر بالفرض قبل زمانہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی ص
کی بہی وہ زمین آباد تہی تو کیون نہین اونہون نی کسی پیغمبر کی تلاش کی اسلیئی کہ زمین کبہی حجت
خدا سی خالی نہین ہی پس جس وقت کہ پیغمبر کی جستجو نکی تو تقصیر اونکی لازم آئی لیکن جو شخص کہ غفلت
محض رکہتا ہو معذور ہوگا او انشاء اللہ المستعان حال حجت مستور کا یعنی غیبت حضرت امام صاحب الزمان کا
بحث امامت مین مفصلا بیان ہوگا **مطلب دوسرا** نبی کی شرطون مین ہی اور اونمین سی پہلی
شرط عصمت ہی جیسا کہ کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ شیعونکا اعتقاد یہہ ہی
کہ انبیا معصوم ہین اور گناہان کبیرہ اور صغیرہ سی پاک اور منزہ ہین قبل نبوت کی اور بعد نبوت
کی پس اونسی کبہی کوئی گناہ صغیرہ اور کبیرہ عمدا اور سہوا صادر نہین ہوتا اور اہلسنت اپنی خلفاء کی
عیب پوشی کی لیئی پیغمبرونپر خطا بلکہ گناہ روا جانتی ہین اور یہہ محض اونکا افترا ہی اسلیئی کہ انبیا کی وجوب
عصمت پر دلیلین بیشمار ہین لیکن مترجم نی بنابر اختصار کی چند دلیلونپر اکتفا کیا جو کہ تجرید مین
محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین ایک یہہ کہ انبیا کی آنی سی کچھ فائدہ نہوتا جبتک کہ صاحب عصمت نہونے
پس انبیا کا صاحب عصمت ہونا واجب ہی اسلیئی کہ اگر انبیا سی خطا اور گناہ روا ہو تو کیا عجب تہا کہ کذب

اور دروغ بھی صادر ہووے تو پہلے احتمال ہی کوئی اونکی قول کا اعتماد نکرتا اور اونکی حکم کو بجا لاتا پس
بھیجنا اونکا عبث ہوتا دوسری یہہ کہ اگر انبیا سی گناہ صادر ہو تو وجوب ضدین لازم آتا ہی ایک یہہ
کہ اوس گناہ مین اونکی متابعت کرنا واجب ہو اسلیے کہ پیغمبرونکی ہر امر مین متابعت واجب ہے
دوسرے یہہ کہ اوس گناہ مین اونکی مخالفت کرنی واجب ہووے اسلیے کہ گناہ سی اجتناب کرنا واجب ہے
اور جناب قدس آلہی اونکی متابعت کی لیے فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر خدا کو دوست رکہتی ہو تو میری متابعت کرو
تا تمکو خدا دوست رکہی اور پہر متابعت عاصیونکی منع فرماتا ہی اور کہتا ہی لَا تَرْكَنُوْا اِلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا یعنی جو کہ ظلم اور گناہ کرین اونکی طرف میل نکرو اور پہر فرماتا ہی وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی خدا منع کرتا ہی فعل بد اور حرام سی اور وجوب ضدین محال ہی پس انبیا کی
عصمت واجب ہی تا محال لازم نہ آئی تیسری یہہ کہ اگر انبیا سی گناہ ہوتا تو رعیت پر اونکا منع کرنا
گناہ سی اور تعزیر دینا واجب ہوتا اسلیے کہ جناب قدس آلہی نی خلق پر نہی عن المنکر کو واجب کیا ہے
یعنی جو شخص مطلع ہو کہ کوئی مومن گناہ کرتا ہی تو اوسکو لازم ہی کہ گناہ کرنیوالی کو منع کری اور انہین
کسی کی تخصیص نہین فرمائی ہی اور حال یہہ ہی کہ پیغمبرونکو تعذیر اور ایذا دینا بالاتفاق حرام ہی
کچہہ خلاف نہین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی جو کہ خدا اور رسول کو ایذا دیتی ہین خدا اون لوگون پر لعنت کرتا ہے
دنیا اور دین مین پس کیونکر انبیا سی گناہ ہوا ہو کہ اونکو ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہی فقط

مطلب تیسرا نبی کی اور بقیہ اوصاف مین ہی ایک یہہ کہ انبیا بلکہ اونکے اوصیا بھی کمال عاقل اور دانا ہوتے ہین چنانچہ کافی مین محمد بن یعقوب کلینی نی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ حقتعالی نی اپنی بندونکو کوئی چیز عقل سی افضل عطا نہین فرمائی اور پہر حضرت نی فرمایا کہ حقتعالی نی اپنی کسی پیغمبر کو نہین بہیجا جبتک کہ عقل کامل کو نہین پہونچا اور اوسکی امتکی عقلونسی اوسکی عقل کامل تر ہوتی ہی اور تجرید مین محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ پیغمبر مین عقل کامل ہونا بھی واجب ہے اور اسیطرح حق الیقین مین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین چاہیی کہ پیغمبر اپنی امت سے بہتر اور افضل ہو اور سب سے زیادہ علم رکہتا ہو اسلیی کہ اگر اوسکی امت مین اوس سی اور کوئی افضل اور عالم تر ہو تو لازم آتا ہی کہ خداتعالی نی کم رتبہ اور ناقص جاہل کو افضل اور عالی تر کامل پر ترجیح دی ہو اور یہہ امر قبیح ہی اور حقتعالی فرماتا ہی اَفَمَن یَھدِی اِلَی الحَقِّ اَحَقُّ اَن یُتَّبَعَ اَمَّن لَا یَھِدِّی اِلَّا اَن یُھدٰی فَمَا لَکُم کَیفَ تَحکُمُونَ آیا وہ شخص کہ رہنمائی کرے حق کیطرف لائق تر ہی اس بات کی کہ لوگ اوسکی متابعت کرین یا وہ شخص کہ جو راہ نہین پاتا مگر اوسوقت کہ اور کوئی اوسکو راہ بتلادی لائق متابعت کی ہی کیا ہی تمہین کہ فرق نہین سمجھتے اور اوسکی خلاف حکم کرتی ہو کوئی عاقل اسکو پسند نکریگا اور چاہیی کہ پیغمبر جمیع علوم کا عالم اور جمیع صفات کاملہ سی موصوف ہو مثل اسکی کہ کمال عاقل اور دانا ہو اور شجاع اور سخی اور رحیم اور عفو صاحب حیا اور صاحب مروت اور حلیم ہو اور ہر ایک سی بخلق پیش آئی اور علما اور صلحا اہل دین کی عزت اور توقیر کری اور اہل دنیا سی نفرت اور بیزاری کری اور کینہ اور حسد اور بخل اور حرص اور محبت

دنیا اور حب مال و جاہ اور کج خلقی اور نامردی سی پاک اور منزہ ہو اور اون امراض سی بھی
بری ہو جو کہ موجب نفرت خلق کی ہوں مثل برص و جذام اور اندہی اور بہری اور گونگی ہونیکی
اور چاہیی کہ عالی نسب بھی ہو یعنی اونکی آبا اور اجداد قوم رذیل سی نہوں بلکہ پیشہ رذیل بھی نکرتی
ہوں مثل جولاہی اور حجامی کی اور چاہیی کہ اونسی ایسا کام بھی صادر نہوتا ہو کہ منافی مروت اور عدالت
کی ہو مثل راہ اور بازار میں کہاتی ہوئی چلی جانی کی چنانچہ بعضی علمانی ان چیزونکا ذکر کیا ہے
لیکن ہمین انمین سی بعض مین کچھہ کلام ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی اجداد مین جو کہ
پیغمبر ہوی ہین اونکی بھی سب آبا اور اجداد مسلمان تہی چنانچہ بعد اسکی بیان اونکا ہوگا لیکن باقی اور
پیغمبرونکی آبا اور اجداد مین اگرچہ بعضی علما کی کلام سی ظاہر ہوتا ہی چاہیی کہ اونکی بھی آبا اور اجداد
مسلمان ہوں لیکن یہہ ہماری نزدیک ثابت نہین اور اسپر کوئی دلیل عقلی اور نقلی قایم ہوئی
بلکہ بعضی اخبار سی جو کہ حضرت خضر علیہ السلام کی باب مین ظاہر ہوا برخلاف اوسکی دلالت کرتا ہے
پس اسمین توقف اولی ہی بس یہان پر اخوند صاحب کا کلام تمام ہوا حقتعالی اونکی درجون کو
بلند کری اور معلوم ہو کہ ہماری پیغمبر کی آبا اور اجداد سبکی سب مسلمان اور صاحب ایمان تہی اور اسپر
علماء امامیہ کا اجماع ہی اور کسینی کچھہ کلام نہین کیا اور جو کہ حقتعالی نی حضرت ابراہیم کی باب
مین فرمایا ہی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ الآیہ یعنی جسوقت کہ ابراہیم نی اپنی باپ آذر سے
کہا کہ تمنی اپنا معبود بتونکو بنایا ہی تحقیق کہ میں دیکھتا ہوں تمہین اور تمہاری قوم کو گمراہ
پس علما اسکی اسطرحسی تاویل کرتی ہیں کہ حقیقت مین آذر باپ حضرت ابراہیم کا نہتا بلکہ چچا تہا

اور اونکی والد ماجد تارخ تھی لیکن چونکہ رسم عرب مین چچا کو باپ کہتی ہین اس سبب سے حضرت
ابراہیم بھی آذر کو باپ کہتی تھی بلکہ علما اہلسنت سے اسکی قائل ہین چنانچہ فخر رازی نی اس آیت
کی توجیہ کئی طرح سی ذکر کی ہی ازانجملہ ایک یہ ہی کہ کلام عرب مین اطلاق باپ کی لفظ کا چچا پر کرتی ہین
اور بعضی سنیونکی مفسرین نی لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا نور مسلمانونمین منتقل
ہوتا رہا یہانتک کہ وہ حضرت پیدا ہوئی پس اس صورت مین حضرت کی جمیع آبا اور اجداد مسلمان تھی
پس چاہیی کہ حضرت ابراہیم کی بھی باپ مسلمان ہونگی اسلیی کہ وہ بھی حضرت رسول خدا کی اجداد سے
ہین اور پھر اہلسنت جناب رسالت مآب سی روایت کرتی ہین کہ اون جناب نی فرمایا کہ جناب اقدس
الہی ہمیشہ میری نور کو صلب ہای پاکیزہ سی پاک عورتونکی رحمونمین نقل کرتا رہا یہانتک کہ
مجھکو تمہاری اس جہان مین لایا لیکن اور پیغمبرونکی آبا اور اجداد کی مسلمان ہونی مین کلام ہی چنانچہ
مجمع البیان مین مولانا ابو علی طبرسی نی تفسیر آیہ کریمہ مین کہا ہی یَا اَبَتِ اِنِّی اَخَافُ
اَنْ یَمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطَانِ وَلِیًّا یعنی ابراہیم نی کہا ای برادر
بزرگ مین ڈرتا ہون مین کہ پہونچی تجھی عذاب جانب رحمان سی پس ہو تو واسطی شیطان
کی دوست پس یہان اوس باپ سی آذر ہی کہ حضرت ابراہیم کا نانا یا چچا تھا اور والد ماجد اونکی تارخ
تھی اسلیی کہ اسپر علمای امامیہ کا اجماع ہی کہ سب پیغمبرونکی آبا اور اجداد مسلمان تھی اور عماد الاسلام
مین جناب مولانا مقتدانا غفران مآب علیہ الرحمہ نی اسلیی کہ کئی روایتونسی پایا جاتا ہی کہ بعضی پیغمبرونکی باپ
کافر تھی کلام مولانا طبرسی مین اشکال فرمائی ہی اور کہا ہی کہ اسی جہت سی مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نی

توقف فرمایا ہی لیکن بر تقدیر ثبوت اجماع کی جیسا کہ کلام طبرسی علیہ الرحمہ سی مستفاد ہوتا ہی ضرور ہی
کہ روایت مذکورہ کو مثل آیات گذشتہ کی تاویل کریں یا اوسکو طرح کریں اسلئے کہ اجماع مین تاویل کو راہ
دیوین اور تجرید مین محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین واجب ہی کہ انبیا سہو اور نسیانسی بھی مبرا ہوں
پس جو روایت کہ اسکی خلاف ہی تقیہ پر محمول ہی اسلئی کہ اکثر علمای امامیہ کا اجماع ہی کہ انبیا گناہ اور
خطاسی عمداً اور سہواً پاک اور مبرا ہین خواہ گناہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ خواہ قبل نبوت کی ہو خواہ بعد نبوت کے
بلکہ ایسی امراض بھی اونکو لاحق نہین ہوتی کہ موجب لوگونکی نفرت کی ہون لیکن حضرت ایوب کے
قصہ مین کیا وجہ ہی کہ علی بن ابراہیم قمی وغیرہ نی اسکی خلاف حضرت صادق سی روایت
کی ہی اور خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جناب قدس الہی نی جو کہ حضرت ایوب کو دنیا
کی نعمتین عطا کی تہین اور انھون نی اوسکا شکر کیا اور یہہ حال دیکہہ کر شیطان کو حسد آیا اور درگاہ
الہی مین اوسنی عرض کی کہ ایوب تیرا شکر اس راہ سی کرتی ہین کہ تو نی اونکو نعمات دنیا عنایت کی ہے
اور اگر اونکو محروم فرما دی تو وہ تیرا شکر نکرینگی اور اگر مجھکو اونکی مال و دنیا پر مسلط کری تو دیکھون کہ وہ کیونکر
تیرا شکر کرتی ہین پس جسوقت کہ اوسنی اپنا قابو پایا تو اونکی مال اور اولاد کو ہلاک کیا اور اونکی
زراعتونکو جلا دیا اور بعد اسکی پہر عرض کی خداوند مجکو اونکی بدن پر بھی مسلط کر دی سوا
عقل اور چشم کی اور وہ اونکی بدن مین ڈالکہ اونکا تمام بدن ایک مضغہ گوشت ہوگیا اور اسی حالمین اونکو
ایک زمانہ گذر گیا اور وہ شکر خدا سی غافل نہوئی بلکہ زیادہ شکر کیا یہانتک کہ اونکی جسم شریف مین
کیڑی پڑگئی اور جو کیڑا کہ اونکی بدن مین سے باہر نکلتا تہا اوسکو اوسی جگہہ مین رکہدیتی تہی یہانتک

ع طرح کردن حدیث را در اصطلاح فقہا بمعنی عمل نکردن بآن است ۱۲

که اونکی بدنسی بدبو پیدا ہوئی اور اوس بستی کی لوگ اونکی باعث متنفر ہوئی آخر اونکو وے نکالکی باہر
بستی کی ایک مزبلہ پر ڈالدیا اور دختر یوسف بن یعقوب که نام اونکا رحمت تھا لوگونسی مانگ کی اونکو کچھ
دی آتین تہین اور جسوقت که اس حال سی ہی ایک زمانه گذرا اور ابلیس ملعون اونکی صبر کو مشاہده
کیا تو اونکی اصحاب کی پاس آیا که وه کوہستان پر عبادت خدا مین مشغول رہتی تہی کہنی لگا که تم
میری ساتھ آؤ که ایک بنده مصیبت زده سی مصیبت کی وجه پوچھو اور وه شتر زین پر سوار ہوکی چلی
اور جسوقت که اونکی قریب پہونچی تو اونکی بو سی شتر بہاگی اور وه پیاده ہوکی آئی اور کہنی
لگی که یه اوس گناه کا عوض ہی جو که تمنی ہمسی پوشیده کیا تہا حضرت ایوب نی فرمایا که خدای
عزوجل جانتا ہی که مین اوسکی رضاجوئی مین رہتا ہون اور جو که عبادت نہایت دشوار ہوتی
ہی اوسکو اختیار کرتا ہون اور اونمین سی ایک جوان بولا که تمنی اوپر پیغمبر پر طعن کی که میری عبادت
کی برابر کسیکی عبادت نہین ہی حضرت ایوب نی کہا خدا عالم الغیب ہی جسوقت که وه عدل اور
انصاف کریگا مین اپنی حجت کو ظاہر کرونگا اوسوقت جناب اقدس الہی نی ایک کلمه ابر کو بہیجا
اور اوسمین سی آواز آئی که مین حاضر اور ناظر ہون چاہئی که اپنی حجت ہمسی بیان کر حضرت ایوب نے جو که عبادت
اور طاعت راه خدا مین کی تہی عرض کی اونکی جواب مین حقتعالی نی فرمایا که تجھکو عطا اور توفیق
کسنی دی حضرت ایوب نی اپنی کہنی پر نادم ہوئی اور مونه پر خاک ڈالی اور استغفار کیا پس حقتعالی نی اپنی لطف اور
کرم سی اونکو پھر صحت دی اور مال اور اولاد بہی عنایت کی اور یه روایت بهی ہی که جسمین مخالفت شرائط
مذکوره نبوت سی نکلتی ہی لیکن مقابل مین اس روایت کے اور روایت وارد ہی که خصال مین موسی سی

کہ حضرت ایوب سات برس تک بلا میں مبتلا رہی باوجود اسکی کہ انبیا بےگناہ ہیں اور انسی کوئی گناہ صادر
نہیں ہوتا خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جناب اقدس الٰہی اپنی پیغمبروں اور دوستونکو ان بلاؤں میں گرفتار نہیں
کرتا جو کہ اونکی صورت بدن خراب اور اونکی بدن سی خون اور ریم جاری ہووی اور کرم پیدا ہوں اور بدبو آوی
اور سبب اس کثافت کی لوگونکو وحشت ہو اور اونسی کنارہ کشی کریں مگر البتہ فقیر اور حاجتمند کرتا ہی
کہ مبادا اونکی معجزات اور خوارق عادات سی کوئی اونکو خدا سمجھانی جیسا کہ جناب رسالتمآب فرماتی ہیں
کہ خدای عزوجل اپنی پیغمبرونکو اسلیئی بلای عظیم میں مبتلا کرتا ہی کہ کوئی اونکو خدا نہ کہی اور تقصیر کو
حقیر سمجھی اور جانی کہ خدا مرض اور شفا کا دینی والا ہی اور کبھی مرض واسطی عزت کی دیتا ہی اور کبھی
واسطی شقاوت کی پس جسکی لیئی جو کچھ کہ مناسب جانتا ہی کرتا ہی کہ حکیم عادل ہی اور یہ حدیث دلیل عقلی
کی مؤید ہی اور پہلی روایت از راہ تقیہ کی اہل خلاف کی روایات کی موافق ہی مطلب جو تھا ہی نبی کے
پہچانی میں ہی پس پوشیدہ نہ رہی کہ نبی کا پہچاننا معجزات سی حاصل ہوتا ہی کہ قرین اپنی دعوی کے کرنا
اونکی ہاتھ سی ایسی چیزیں ظاہر ہوں جو کہ بشر کی طاقت اور قوت سی باہر ہوں مثلاً مردونکو زندہ
یا عصا کو اژدہا بنا دینا یا شق القمر کرنا اور جناب اقدس الٰہی نی اپنی انبیا کو اسلیئی ان چیزوں کی قدرت اور
طاقت عنایت کی کہ لوگوں پر انکا صدق ظاہر ہو کہ یہہ خدا کیطرفسی خلق کی ہدایت کو آئی ہیں
پس اسطرح جسکی دلیل نبی اور امام ہونی کی لیئی کافی ہی اسلیئی کہ اگر وہ جھوٹی اونکا دعوی نبوت ہو تو جناب
اقدس الٰہی ایسی امور کو کہ بدون اوسکی اعانت کی نہو سکیں ظاہر نکرتا کہ یہہ قبیح ہی اور قبیح اوسکی ذات
مقدس سی سر زد نہیں ہوتا پس کیونکر ایسی امور کو اونکی ہاتھ پر جاری کرتا کہ باعث لوگونکی گمراہی کا ہو اور اگر بالفرض

مدعی کاذب ور حیلہ جو ہو اور از راہ مکر اور فریب کی ایسا شعبدہ کری کہ کسی اور سی ہو سکے اور لوگو نپر
اوسکا راز ظاہر نہو تو پروردگار عالم پر لازم ہی کہ اوسکی دعوی کی تکذیب کری اسطرح سی کہ یا تو ہمیشہ
اور لگاو اوس شعبدہ باز کا لوگو نپر ظاہر کردی کہ مکر اور فریب وسکا پیش رفت نہو اور یا تعارض ایسا
پیدا کردی کہ جس سی دعوی وس شخص کا باطل ہو جاوی ورالا انبیا کا انا عبث ہو جاوی پس
یہی وجہ ہی کہ آج تک انبیا کی معجزون کی آگی ساحرونکی سحر او شعبدی نچلنی پائی اور وہ عاجز آگئی
چنانچہ جسوقت کہ حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام نی بحکم خدا اپنی عصا کو اژدہا بنایا اور ید بیضا
ظاہر کیا ہر چند کہ فرعون اور اوسکی لوگون نی کوشش کر کی جادوگر بہت جمع کیی لیکن حضرت
موسی کی آگی اونکی سحر باطل ہو گئی جیسا کہ اس مقام مین حقتعالی فرماتا ہی قَالَ الْمَلَأُ مِنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا
تَأْمُرُونَ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ
عَلِيمٍ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ قَالَ نَعَمْ
وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ یعنی فرعون نی اپنی قوم سی کہا کہ موسی بڑا جادوگر ہی چاہتا ہی
کہ تمکو تمہاری ملک سی نکالدی پس تمہاری کیا صلاح ہی لوگون نی کہا کہ مقدمہ موسی
اور برادر موسی مین تامل کرو اور لوگونکو بھیجکر جادوگرونکو بلاؤ جو کہ اپنی فن مین یکتا ہین پس جسوقت کہ
جادوگر آئی اور اوہنون نی کہا کہ اگر ہم موسی پر غالب آئین تو ہمکو کچھ انعام ملیگا فرعون نی
کہا البتہ اور تم میری مقربوں مین سی ہوگی قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا

اپنکو

ان یکون نحن الملقین قال القوا یعنی جادوگرون نے موسی سے کہا کہ یا تم اپنے
عصا کو پہینکو یا ہم اپنے عصاؤنکو پہینکین موسی نے کہا کہ تم اپنے عصاؤنکو پہینکو فلما القوا سحروا
اعین الناس واسترہبوھم وجاؤ بسحر عظیم پس جس وقت کہ جادوگرون نے اپنے
عصاؤنکو پہینکا اور لوگونکی نظرون مین جادو کر دیا اور ڈرا دیا اور وہ ہوگئی مین انکی اور انکو خوف
پیدا کیا اور بڑا سحر ظاہر کیا اور منقول ہے کہ جادوگرون نے رسیان گندہ اور لکڑیان ایسی پہینکین گویا
کہ وہ سب بڑی بڑی اژدہے تہی کہ اونسے تمام صحرا بہر گیا اور ایک دوسری پر سوار ہوئے واوحینا
الی موسی ان الق عصاک فاذا ہی تلقف ما یافکون اور جناب اقدس الہی
فرماتا ہے کہ وحی کی ہمنے طرف موسی کی کہ اپنی عصا کو پہینک جبکہ موسی نے اپنا عصا پہینکا تو ایک
بصورت مار کی جلوہ گر ہوا اور جادوگرونکی سب رسیونکو کہا گیا اور منقول ہے کہ بعد اسکے
حضرت موسی کی اژدہے نے کفار پر حملہ کیا اور وہ بہاگ گئی اور ایک دوسرے پر گرتا تہا اور بہت ہلاک
ہوگئی فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون پس امر حق ظاہر ہوا اور ساحرون کا سحر اور انکا
معارضہ باطل ہوا فغلبوا ھنالک وانقلبوا صاغرین اور فرعون کی لوگ مغلوب
ہوئی اور ذلیل خوار ہوکی بہاگی والقی السحرۃ ساجدین قالوا آمنا برب العلمین رب
موسی وھارون اور جادوگر وہین سجدہ کی گر پڑی گویا کہ انکو کسی نے بے اختیار سجدے
مین ڈال دیا اور کہنے لگی کہ ہم ایمان لائے ہین اوس خدا کا کہ پروردگار عالم کا ہے اور پروردگار
موسی اور ہارون کا ہے اور مروی ہے کہ اونہین ساحرون نے کہا کہ اگر یہ فعل موسی کا سحر ہوتا تو

ہماری عصا اور رسیمانین گم ہوتین اور قطب الوندی فرماتی ہین کہ شعبدہ بازونکی شعبدہ
خلاف واقع کی ہوتی ہین اور وہ اوسکی کنہ کو چھپاتی ہین چنانچہ جسوقت کہ حضرت موسی کے
کی زمانی مین سامری نی گوسالہ بنایا اور اوسکی جسم مین سوراخ رکھی کہ بسبب آمد و رفت ہوا کے
اوسمین سی آواز آتی لیکن قرآن مجید اور بعض روایات سی خلاف اسکی مستفاد ہوتا ہی کہ
سامری نی گوسالہ مین خاک زیر قدم حضرت جبریل کی ڈالے تھی کہ بسبب اوسکے تاثیر کی گوسالہ سے
آواز آتی تھی اور وہ جو کسی طرح کی آوازین تہین احتمال ہی کہ کچھہ بسبب سوراخونکی اور کچھہ بسبب اوس خاک کے ہوا
ہوا اور پھر راوندی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ شعبدہ بازون کی شعبدون مین سی ایک یہ ہے
کہ اپنی شعبدہ سی کسی حیوان یا انسان کو ظاہر مین مار ڈالتی ہین اور حقیقت مین اوسکو نہین
مارتی لیکن بسبب پھرتی اور چالاکی کی لوگونکو دہوکا دیتی ہین پس جو لوگ کہ ظاہر بین ہین
گمان کرتی ہین کہ اس شخص نی بعد ذبح کی اوسکو زندہ کیا ہی مگر اس قبیل سی انبیا کی معجزہ
نہین ہین اسلیے کہ واقع مین شعبدہ بازونکی کام کی کچھہ حقیقت نہین ہی اور معجزہ موافق واقع
کی ہوتی ہین اور اسکو ہر عاقل جانتا ہی کہ اوسمین گنجایش مکر و حیلہ کی نہین ہی اگرچہ کفار ظاہر مین
انکار کرتی ہین لیکن اونکی دلونکو بھی یقین ہی کہ وہ موافق واقع کی ہوتی ہین اور بعضی
روایتون سی مستفاد ہوتا ہی کہ جناب قدس الٰہی نی جس زمانی مین کہ پیغمبر کو مبعوث کیا تو
اونکی معجزونکو اوس چیز پر غالب کیا جو کہ اوس زمانی مین شایع تھی تا اونپر حجت خدا تمام ہو
جیسا کہ حضرت موسی کی زمانی مین جادوگرون کی قوم تھی پس حقتعالی نی حضرت موسی کو معجزہ

عصا اور ید بیضا اور تیسل انکی کرامت فرمائی که اونکی معجزونکی آگی ساحرونکی سحر نه چلنی پائی
اور وه عاجز آگئی اور حضرت عیسی علیه السلام اوس زمانه مین مبعوث هوئی که اوس زمن کی بات کثرت
تهی اور اطبا حاذق مثل جالینوس وغیره کی موجود تهی لهذا جناب قدس الهی نی اونکو وه معجزی
عنایت فرمائی که مردونکا زنده کرنا اور نابینا کو بینا کر دینا اور مبروص کو شفا اور اسیطرح بیمار
پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم کی زمانی مین بسکه عرب کا فصاحت اور بلاغت
پر مدار تها پس جناب باری نی اونکی معجزونمین سی ایک معجزه قرآن مجید کو بهی قرار دیا که اوسکی
فصاحت اور بلاغت دیکهکر فصیحان عرب حیرت مین آگئی اور اوسکی معارضه مین هرچند که کمال
کوشش اور جستجو کی لیکن اوسکی ایک سوره کی بهی مقابل مین کچهه حرف نه لاسکی پس مدار تصدیق
نبی انکا معجزونپر هی که اپنی معجزی لوگونکو دکهادین اور سحر اور شعبده ونکو اونسی کچهه مناسبت
نهین هی اور حق الیقین مین آخوند علیه الرحمه فرماتی هین جو شخص که دعوی کسی منصب عالی کا کری تو
محض اوسکی دعوی سی باور نهین کرسکتی جیسا که کهتی هین ع ای بسا ابلیس آدم روی هست
پس بهر دستی نباید داد دست + اور مثال اسکی یهه هی که اگر کوئی شخص آکی کهی که مین بادشاه کیطرف سی
تمپر حاکم آیا هون چاهیی که تم میری اطاعت کرو تو محض اوسکی کهنی سی کوئی اوسکی اطاعت قبول نکریگا
جبتک که وه بادشاه کا نوشته یا نشانی که مخصوص اوس بادشاه کی هو نه دکهادی ور نه معجزه مثل نشانی
بادشاه کی هین اسلیی که معجزی وه فعل هین که بشر اونسی عاجز هین اور وه خلاف عادت کی خبر دین
هون اور مقارن دعوی پیغمبرکی ظاهر هوویں اور ظاهر اس کلام سی یهه مستفاد هوتا هی که معجزوں سی

پیغمبر پہچانا جاتا ہی اور یہان تخصیص پیغمبر کی بوجہ ہی بلکہ معجزہ سی پیغمبر اور امام دونو پہچانی جاتی ہین
لیکن جناب اخوند علیہ الرحمہ نی اس مقام مین فقط ذکر پیغمبر کا بلحاظ بحث نبوت کی لکہا ہی اور جناب
اخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ اگر کوئی شخص شعبدہ سی کار عجیب غریب کری تو وہ معجزہ نہین ہی
اور اسیطرح اگر کوئی شخص قریب طلوع آفتاب کی کہی کہ میرا معجزہ یہہ ہی کہ اس وقت آفتاب طلوع کریگا تو یہہ
بہی معجزہ نہین ہی اسلیی کہ موافق عادت کی آفتاب خود بخود طلوع کریگا اور اگر آسمان سی کسی صاحب
مرتبہ کی لیی کچھہ چیز آئی اور وہ مقارن دعوی پیغمبری نہو جیسا کہ حضرت مریم کی لیی آسمان سی کہانا
کہانی کا آیا تہا یہہ بہی معجزہ نہین ہی البتہ اوسکو کرامت کہتی ہین لیکن جسوقت کہ کوئی شخص
پیغمبری کا دعوی کری اور اپنی دعوی پر یہہ دلیل لائی کہ مین چاند کی دو ٹکڑی کر دیتا ہون
یا مردیکو زندہ کرتا ہون اور پہر اوسی ساعت مین اوسکو دکہا دی البتہ اسی معجزہ کہین گی اور
اوسکا صدق ظاہر ہوگا اسلیی کہ خداوند عالم ہر چیز پر قادر ہی اوسکی علم سی کوئی چیز باہر نہین
پس اگر یہہ شخص کاذب تہا تو دعوی اوسکا دروغ ہوتا اور تصدیق دروغگو کی قبیح ہی اور پہر
اوسکی اطاعت بہی قبیح ہوتی پس خدای عزوجل پر لازم ہی کہ اوسکی دعوی کو باطل کر دی کہ لوگونپر
اوسکا مکروفریب ظاہر ہو جائی یا کوئی ایسا معارض پیدا کری کہ جس سی دعوی اوسکا باطل ہو جائی
والا اغرا بالقبیح لازم آیگا اور خدای جلت شانہ پر قبیح عائد ہوگا اور اوسکی ذات مقدس سی کار
قبیح روا نہین ہی پس چاہی کہ معجزی موافق سوال مدعی کی ہون تا لوگونپر اوسکی پیغمبری کا
یقین آجائی اور اگر خلاف ہون تو وہ جہوٹا ہی اور پیغمبر نہین چنانچہ نقل ہی کہ ایک شخص تہا

اغرا بالقبیح یعنی بری فعل کی وسیلہ دلانا

مسیلمہ کذاب نے بھی پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تہا لوگوں نے اوس سے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ایک نابینا کی لیے دعا کی تہی اوسکی دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں اوس نے بہی ایک شخص کو بلایا
کہ وہ ایک چشم تہا اوسکی لیے دعا کی اوسکی دوسری آنکہہ جو کہ صحیح تہی اوسکی بصارت بہی جاتی رہی
پہر لوگوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ نے ایک چاہ خشک میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالدیا تہا اور وہ پانی
سے بہر گیا تہا اوس ملعون نے آپ بہی ایک کنوئیں میں اپنا لعاب دہن ڈالا کہ اوسمیں پانی کم تہا اور وہ سب
خشک ہوگیا پس اسکو معجزہ مکذبہ یعنی جہوٹا کرنے والا کہتی ہیں مطلب پانچواں ہمارے پیغمبر کی ذکر نبوت میں
ہے پس یہ پوشیدہ نہ رہے کہ حضرت ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر
برحق ہیں بلکہ سب پیغمبروں سے بہتر اور افضل ہیں اور جناب اقدس الٰہی نے انپر پیغمبری کو ختم کیا یعنی بعد
انکے اور پیغمبر نہوگا اور اس مقام میں کئی فائدہ ہیں کہ ذکر اونکا ضروری ہے **پہلا فائدہ**
حضرت کی آبا اور اجداد کی بیان میں ہے پس پوشیدہ نہ رہے کہ صاحب مواہب علمائی اہل سنت سے
ہے نسب میں اون جناب کی اسطرح جیسے بیان کرتا ہے کہ محمد بن عبداللہ بیٹے عبدالمطلب کے اور وہ بیٹے ہاشم
بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن
نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس ہیں اور یہہ سب پیغمبر خدا کی آبا و اجداد ہیں اور عبد الحق
کہتا ہے کہ الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تک حضرت کا نسب شریف بالاتفاق
اختلاف ہے اور حیات القلوب میں ملا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نسبت اجداد
نامشہور کی اور بعد عدنان کی ادد بن ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن النبت

بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناخور بن شروغ بن ارغو بن
فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد
بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم اور یہہ سب اجداد پیغمبر خدا کی یگانہ پرست تہے
اور دل انکی نور ایمان سی منور اور روشن تہی اور نجاست کفر سی پاک اور منزہ تہی لیکن مواہب
لدنیہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ اہلسنت کی محققین کی نزدیک عیاذاً باللہ پیغمبر خدا کی باپ عبد اللہ اور دادا عبد المطلب
جد قریب ہین کافر تہی چہ جای اور اجداد بعید اور یہہ قول انکا باطل ہی اسلیے کہ اہلسنت خود روایت
کرتی ہین کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حقتعالی نی میری نور کو ہمیشہ صلبہای پاکیزہ مین کہا اور بہین سے
نقل کرتا رہا یہانتک کہ مجہکو تمہاری جہان مین پیدا کیا اور بعد اس روایت کی فخر رازی نی کہ یہہ
بہی علمای نامی اہلسنت سے ہی کہتا ہی کہ مشرکین کافر ہین پس اگر حضرت کی آبا اور اجداد مشرک ہوتی
تو پاک اور طاہر نہوتی اور یہانسی کلام اسکا تمام ہوا اور اسپر امامیہ کی روایتین بہت دلالت کرتی
ہین جیسا کہ اصول کافی مین حضرت امام جعفر صادقؑ سی منقول ہی کہ جناب اقدس الہی نی حضرت
محمد اور علیؑ کی نور کو دو قسمتین پیدا کیا تہا کہ کسی خیر کو پیدا نکیا تہا اور پہر اوس نور کو صلبہای پاکیزہ مین
جاری فرمایا یہانتک کہ اوس نور کو حضرت عبد اللہ اور حضرت ابیطالبؑ مین
بن عباس سی منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
زیر عرش جا گہہ دی قبل اسکی کہ آدم کو پیدا کری بارہ
اونکی صلب مین اوس نور کو ڈالدیا پہر وہ نور ایک صلب سے د

یہانتک کہ مین صلب عبد اللہ اور ابو طالب مین جدا ہوا پس حقتعالی نی مجکو اوس نور سی پیدا کیا
اور بسند معتبر ابوذر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
کہ مین اور علی ایک نور سی پیدا ہوئی اور ہم عرش کی داہنی طرف حمد خدا کرتی تہی قبل اسکی کہ حقتعالی
آدم کو پیدا کرتی دو ہزار برس کی پس جبکہ حقتعالی نی آدم کو پیدا کیا ہمارے نور کو اونکی
پشت مین قرار دیا اور جب وہ بہشت مین ہی ہم اونکی پشت مین تہی اور جبکہ نوح کشتی پر سوار ہوئی ہم اونکی
پشت مین تہی اور جبکہ ابراہیم کو آگ مین ڈالا ہم اونکی ہی پشت مین تہی پس ہم ہمیشہ صلبہای
پاکیزہ اور رحمہای مطہرہ مین پہرتی رہی یہانتک کہ ہم صلب عبد المطلب مین پہونچی اوس وقت
جناب اقدس الہی نی اوس نور کو دو حصہ کیا مجہکو عبد اللہ کی صلب مین رکہا اور علی کو ابو طالب
کی صلب مین رکہا اور معاذ بن جبل سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم نی فرمایا تحقیق
کہ جناب اقدس الہی نی مجہکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پیدا کیا قبل اسکی کہ دنیا کو پیدا
کری سات ہزار برس کی معاذ نی عرض کی ای رسول خدا آپ کہان تشریف رکہتی تہی حضرت نی فرمایا
کہ ہم عرش الہی کی آگی تہی اور حمد خدا کرتی تہی اور جبکہ خدا نی چاہا کہ ہماری صورت کو پیدا کری
ہماری نور کو علم کیا اور صلب آدم علیہ السلام مین جگہ دی اور پہر ہمکو ہاں ہا کی صلبون اور رحمون
مین نقل کیا ہر زمانہ کفر مین ہمکو نجاست شرک کی نہین پہونچی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی اصبغ بن نباتہ سی
روایت کی ہی وہ کہتی ہین کہ مینی جناب امیر المومنین سی سنا کہ فرماتی تہی کہ میری پدر اور جد
ہاشم اور عبد مناف نی کبہی بتونکی پرستش نہین کی اور …

یون ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا واللہ میری باپ اور دادا عبد المطلب اور ہاشم
اور عبد مناف نی کبہی بتون کی عبادت نہین کی بلکہ یہہ سب بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین شریعت
پر تہی اور نماز پڑہتی تہی اور حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایکروز
جبرئیل علیہ السلام نی آکی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی کہ جناب اقدس الہی نی آپکو
سلام فرمایا ہی اور یہہ ارشاد کیا ہی کہ مینی تمہاری باپ عبد اللہ اور مان آمنہ پر آتش کو حرام کیا ہے
اور تمہاری چچا ابوطالب پر کہ اونہون نی تمکو پرورش کیا ہی اس سبب سے اس طرحکی روایتین بہت ہین
اور اہلسنت اگرچہ پناہ بخدا اکثر اس بات کی قائل ہین کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے
آبا کرام کافر تہی لیکن بعضی اہلسنت مثل صاحب احیاء یا بہار [illegible] کی کہتا ہی کہ ہمکو امید ہے
کہ عبد المطلب بہشت مین جائین اور نجات پائین لیکن عیاذاً باللہ ابوطالب کی نجات ہونگے
اسلیئی کہ یہہ زمانہ بعثت جناب رسول خدا تک موجود تہی اور اونکی نبوت کا ایمان نہ لائی اور یہہ
اسکی عین نافہمی ہی اسلیئی کہ کافی مین کلینی نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ مثال ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی ہی کہ اونہون نی بخوف اعدا سی اپنی ایمانکو
پوشیدہ کیا اور شرک کو ظاہر کیا تہا اور جناب [illegible] نی [illegible] پایا ہی اور صحائف
مین فاضل کاشانی نی لکہا ہی کہ ابوطالب نی اسلیئی اپنا ایمان چہپایا اور شرک کو ظاہر کیا
اسکی ضرورت تہی کہ نبی کی خوبی نصرت اور یاری کرین اور اونکو شر اعدا سی بچائین
مواہب کی علما سی اہلسنت سی ہی ابن عساکر نی روایت کیا ہی اور وہ

که مین ایکروز مکه مین گیا که اہل مکه بسبب خشک سالی کی ہراسان ہو کی ابوطالب کی پاس آئی اور عرض کی آپ
باران کی لیئی دعا کرین که ہم اور ہماری اہل و عیال ہلاکت سی بچ جاوین اور ابوطالب ایک لڑکی کو
لیکر باہر تشریف لائی که چہره اوس لڑکی کا مثل آفتاب کی روشن اور چمکتا تہا اور گرد اوسکی غلام جمع ہوئی تہی
اور ابوطالب نی اوس لڑکی کو گود مین لیکر اپنی پشت کو کعبه کی دیوار سی لگا دیا اور اوس لڑکی کا واسطه
دیکر دعا کی اور اپنی انگشت سی اشاره کیا پس دفعةً چارون طرف سی ابر نی آکی آسمان کو گہیر لیا
اور اسقدر پانی برسا که زمین پر بہنی لگا اوسوقت ابوطالب نی پیغمبر خدا کی مدح مین یه اشعار کہی

وابیض یستسقی الغمام بوجهه + ثمال الیتامی عصمة للارامل + پس یه دیکہکر کفار کو یقین ہوا که آپ جو سید ابرار
اور چاہا که ابوطالب سی حضرت محمد صلی الله علیه و آله کو چہین لین ابوطالب نی کہا که تم بیکی جنتک که
بہت سر نکٹ جاوین اور لاشین پر لاشین نه گری اور کوئی اپنی فرزند کو سیکو دینی نیا ہی آپ کو جب
مواہب که علمای اہلسنت سی ہی کہتا ہی که ابن التین نی کہا که ابوطالب کی ان اشعار سی صاف
اونکا اسلام ظاہر ہوتا ہی که وه پیشتر سی پیغمبر خدا کی نبوت سی واقف تہی اور یہه صاحب کتاب تبیان کہتا ہے
که ابوطالب نی البته پیغمبر خدا کی کفالت کی تہی اور اونکو عبد مناف بہی کہتی تہی اور اونکو عبد المطلب نی
وصیت کی تہی که انکی محافظت سی کبہی غافل نہونا اور صاحب عمدة الطالب لکہتا ہی که بعضی کہتی ہین
که نام ابوطالب کا عبد مناف تہا اور بعضی عمران کہتی ہین اور یہه روایت نزدیک صاحب کتاب مذکور کی
ضعیف ہی اور منقول ہی که ایکروز جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیه السلام جبه مین تشریف رکہتی تہی
اور گرد اوس جناب کی لوگ بیٹہی تہی پس ایک شخص مغرور اونمین سی بہی کہڑا ہوا اور کہنی لگا که تم تو اس مرتبه عالی پر ہو

اور باپ تمہاری آتش جہنم مین معذب ہین حضرت نی فرمایا خدا تیری منہہ کو توڑی قسم اوس خدا کی کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اوسنی بحق رسالت پر مبعوث کیا کہ میری والد ماجد ایسی ہین کہ اگر
گنہگارونکی شفاعت کرین تو حقتعالی اونکی شفاعت کو قبول فرمائیگا اور مین قسیم جنت اور نار کا ہوون
پس کیونکر میری والد نار مین ہونگی قسم بخدا کہ روز قیامت مین ابوطالب کا چہرہ نور سی ایسا چمکتا ہوگا
کہ اورونکی چہرونکی نور پست ہوجائینگی سوا اون نور کی جو کہ خمسہ اہلبیت علیہم السلام کی ہین
پس ان روایات فریقین سی حضرت ابوطالب کا اسلام ثابت ہوا اور قطع نظر ان روایات اور اشعار کی
جو کہ حضرت ابوطالب نی حضرت پیغمبر خدا کی کفالت اور حمایت کی تہی اور انحضرت کو شر اعدا سی بچاتی
رہتی تہی تو یہہ دلیل اونکی اسلام پر کیا کم ہی اور حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی کہ جسوقت
کہ ابوطالب نی وفات پائی حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئی اور عرض کی کہ پروردگار عالم
نی آپکو سلام فرمایا ہی اور یہہ حکم دیا ہی کہ تم مکہ سی باہر کوہ حجون کو چلے جاؤ کہ اب یہان
تمہارا ناصر اور کفیل باقی نرہا اور پہر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جبرئیل
نی کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنِّی قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلٰی صُلْبٍ
اَنْزَلَکَ وَعَلٰی بَطْنٍ حَمَلَکَ وَحِجْرٍ کَفَلَکَ فَالصُّلْبُ صُلْبُ اَبِیْکَ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْبَطْنُ الَّذِیْ حَمَلَکَ فَآمِنَةُ
بِنْتُ وَهْبٍ وَاَمَّا حِجْرٌ کَفَلَکَ فَحِجْرُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی ای محمد بتحقیق کہ حقتعالی نی تمکو سلام فرمایا ہی اور یہہ ارشاد کیا ہی
بتحقیق کہ مینی حرام کیا ہی آتش کو اوپر اوس صلب کی کہ تو نطفہ اوس سی اترا اور اوپر اوس شکم کی کہ حمل مین لیا اوسنی
تجکو اور اوپر اوس حجر یعنی گود کی کہ کفیل ہوا ترا پس صلب صلب انحضرت کی آبا عبد اللہ ہین اور شکم کہ حامل ہوا

وہ آمنہ بیٹی وہب کی ماں تمہاری ہی اور وہ حجر کہ کفیل ہوا وہ کو وابیطالب ہی لیکن جسوقت
کہ اہلسنت عیاذا باللہ جناب رسول مختار کی والد ماجد پر کفر کا اقرار کرین تو اونکی چچا ابوطالب پر
بہی کفر کا اقرار کرنا کیا مستبعد ہی اور سوا انکی اور بہی روایتین حق الیقین ہی مین کہ حضرت ابوطالب کے
اسلام پر دلالت کرتی ہین لیکن مترجم نی بنا بر اختصار کی انہین چند روایات پر اکتفا کیا کہ واسطے
عاقل کی کافی ہین دوسرا فائدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت
مین ہی پس پوشیدہ نرہی کہ ولادت باسعادت اوس سرور کائنات کی سترہوین ربیع الاول روز
جمعہ کو واقع ہوی لیکن روز مین اختلاف ہی اور سترہوین مین علمای امامیہ کا اتفاق ہی سوای
شیخ محمد بن یعقوب کلینی کی کہ وہ کہتی ہین جسوقت کہ ربیع الاول کی بارہوین شب گذر گئی تو حضرت
پیدا ہوئی اور مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ کلینی کی یہہ روایت تقیہ پر محمول ہی اسلیے
کہ اکثر اہلسنت بہی بارہوین کہتی ہین اور بعضی آٹہوین یا دسوین اور پہر حق الیقین مین جناب آخوند ملا محمد
مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت باسعادت اوس جناب کی اکثر معجزی ظاہر ہوئی چنانچہ
اوسی شب سی شیاطین کا آسمان پر جانا موقوف ہوا اور کاہنو کا علم جاتا رہا اور ساحرونکا سحر ضعیف ہوا
اور عالم مین جہانتک کہ بت تہی مونہ کی بہل گر پڑی اور طاق کسرا کہ اوسکو بادشاہ عجم نی کمال
استحکام اور استواری بنایا تہا چنانچہ وہ ابتک موجود ہی ہلگیا اور اوسکی چودہ کنگوری
گر پڑی اور درمیان سی شق ہوگیا اور آتشکدہ فارس کہ اوس آتش کی فارسیان ہزار برس سی پرستش کرتی
تہی سرد اور خاموش ہوگیا اور جانب حجاز سی ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ تمام عالم مین پہیل گیا اور بادشاہونکی

تخت جھک گئی اور بادشاہ بھی گونگی ہو گئی کہ اوس وقت کوئی بات نکر سکتا تہا اور وقت ولادت کے
ملائکہ مقربین اور ارواح پیغمبران مرسلین حاضر ہوئین اور رضوان بھی کہ خزینہ دار بہشت ہی طشت
اور آفتابہ طلائی اور نقرہ لیکر معہ حوریان حاضر ہوا اور حضرت آمنہ علیہا السلام کو شربت بہشت لاکے
پلایا اور بعد ولادت کی حضرت کو آب بہشت سی غسل دیا اور عطر فردوس سی معطر کر کی انگلی مبارک پشت
پر مہر نبوت کی کہ نقش ہو گیا اور پھر ایک پارچہ حریر مین کہ بہشت سی لائی تہی لپیٹ دیا اور پھر سحابت
کو حضرت کی پیدا ہونیکی خبر ہوئی اور آسمانونسی سب ملائکہ نی آکی سلام کیا اور وقت ولادت کعبہ
معظمہ کی چارون کنج مین سی صدا ہوئی کہ حجرہ مقدس کیطرف سجدہ مین جھک گئی اور اسیطرح حیات القلوب
مین بھی کئی معجزونکا ذکر ہی کہ وقت ولادت کی ہوئی اور معارج النبوۃ مین ملامعین کہ یہہ علمای
اہلسنت سی ہی لکھا ہی کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی ہین کہ مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی شب
ولادت بجای قابلہ کی تہی کہ عین وقت ولادت اون جنابکی ایک ایسی روشنی ہوئی کہ چراغ کے
روشنی پر غالب تہی اور پھر مینی اوسی شب مین چھہ چیزین اور عجیب دیکھین ایک تو یہی کہ اوس حضرت
نی پیدا ہوتی ہی سجدہ کیا دوسری یہہ کہ سر اوٹہا کی کمال فصاحت اور بلاغت سی فرمایا لا الہ
الا اللہ انی رسول اللہ تیسری یہہ کہ اونکی نور سی تمام مکان روشن ہو گیا چوتھی یہہ کہ جسوقت
مینی چاہا کہ اون جنابکو غسل دون ہاتف نی ایک آواز دی کہ ای صفیہ تکلیف نکر کہ یہہ پاک اور پاکیزہ
ہین پانچوین یہہ کہ ختنہ کیی ہوئی اور ناف بریدہ تہی چھٹی یہہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ اون جناب
کو کپڑی مین لپیٹ دون اونکی پشت مبارک پر مہر نبوت نظر آئی کہ دونو شانونکی درمیان مین تہی

اور اوسپر یہہ لکھا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پہر ملا معین کہتا ہے
کہ ان چہہ علامتونمین صاحبان اشارت نی چہہ لطیفی بیان فرمائی ہین پہلا لطیفہ یہہ ہی کہ
جسوقت حضرت نی سجدہ کیا تو آہستہ آہستہ کچہہ فرمایا عفیفہ کہتی ہین کہ مینی جو کان لگایا سنا معلوم ہوا کہ
حضرت فرماتی ہین امتی امتی پس اہل بصیرت کو نکتہ ہی اس بات کا کہ جب حضرت نی پیدا ہوتی ہی مجھکو فراموش نفرمایا
تو روز قیامت وقت شفاعت بہی فراموش نفرمائینگی اور جناب مستطاب معلی القاب امام انام مرکز دائرہ اسلام
ہادی دوران محی ملت العصر والزمان جناب سید العلما دام ظلہ نی حدیقہ سلطانی مین فرمایا ہی کہ مین
عوض لطیفہ ملا معین کی اور لطیفہ بیان کرتا ہون کہ اوس سی زیادہ لطیف ہی یعنی آنحضرت کی شفقت
امت کی حال پر ایسی ہی کہ جسقدر بیان کیجیی اوس سی زیادہ ہی یہانتک کہ روایت مین آیا ہی کہ وقت
وفات بہی اسطرح کی کلمات فرمائی تہی بلکہ ایک روایت مین وارد ہی کہ روز محشر مین اور پلصراط پر اور
ہر عقبہ پر امتی امتی فرمائینگی اور کلمات شفقت اور شفاعت ظہور مین آئینگی لیکن مراد امت سی شیعیان
علی ابن ابیطالب ہین کہ انہون نی تمسک کیا کلام الہی اور دامان اہلبیت رسالت پناہ سی
نہ اہلسنت کہ اصحابی کالنجوم سمجہی اور سعد و نحس مین تمیز نکیا جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی اوفوا
بعہدی اوف بعہدکم یعنی وفا کرو ساتھہ عہد و پیمان میری کی تاکہ وفا کرون مین تمسی عہد
اپنی کی اور عہد خدا اور عہد پیغمبر خدا کا ایک حکم مین ہی پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جن لوگون
نی کہ عہد و میثاق پیغمبر کو کہ عہد و میثاق خداوند عالم کا ہی بمجرد وفات آنحضرت کی توڑ
ڈالا اور اونکی وصی برحق کو مخذول کیا تو وہ آنحضرت کی وعدہ شفاعت سی محروم ہین

دوسرا لطیفہ ملا معین یہہ کہتا ہی کہ جسوقت حضرت نی ساتہہ فصاحت اور بلاغت کی فرمایا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بزرگون نی فرمایا ہی کہ گواہی آنحضرتکی گواہے
حضرت عیسیٰ سی زیادہ تہی کہ حضرت عیسیٰ نی گہوارے مین پاکدامنی پر اپنی والدہ کی گواہے
دی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی وحدانیت جناب کبریائی کی گواہی دی
اور یہہ شہادت اوس گواہی سی بہتر ہی اسلیے کہ وہ پاکدامنی پر حضرت مریم کی تہی اور یہہ خدا
پر خدائی یکتائی کی تیسرا لطیفہ یہہ ہی کہ نور آنحضرت کا ایسا تہا کہ چراغ کی روشنی پر غالب آئے
پس اگر ہمارا ہی نور معرفت آتش جہنم پر غالب آئی تو کچہہ عجب نہین اور جناب سید العلما
دام ظلہ فرماتی ہین کہ یہہ کلام ملا معین کا مخدوش ہی اسواسطی کہ اہلسنت نی جو کہ
اہلبیت سی انحراف کیا اسلیے اونکو نور ایمان سی بہرہ نہین اور وہ اہل معرفت مین
داخل نہین ہین بمصداق آیہ کریمہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ
مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ یعنی مثال اون لوگونکی مثل اوس
شخص کی ہی کہ اوسنی آگ جلائی پس جسوقت کہ روشن ہوئی آگ گرداگرد اوسکی لیگیا
اللہ نور اونکا اور چہوڑ دیا اونکو تاریکی مین کہ وہ دیکہہ نہین سکتی چوتہا
لطیفہ یہہ اوسنی بیان کیا ہی کہ وہ جناب آب جنت سی غسل دیگئی پس اگر اونکی امت
بہی آب رحمت سی غسل دیہوئی دنیا سی چلی جائی تو خدا کی کرم سی کچہہ عجب نہین اور
جناب سید العلما دام ظلہ فرماتی ہین کہ البتہ ایسا ہی ہی لیکن مراد امت سی شیعیان

علی بن ابیطالب مین بعد اور آیہ کریمہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنی ما یوس نہو تم رحمت خدا سے پس وہ امیدوار رحمت آلہی کی ہین نہ اہلسنت کہ راہ راست سی یعنی متابعت اہلبیت علیہم السلام سی باہر ہو گئی اور حدیث تمسک ثقلین سی منحرف ہوی پانچوان لطیفہ یہہ ہی کہ حضرت ختنہ کیے ہوی خوش و خورم پیدا ہوی اگر اونکی امت بہی دنیا سی مہر در اور مغفور جاوی تو عجب نہین اور جناب سید العلما دام ظلہ فرماتی ہین کہ بیان ہی مراد امت سی شیعیان ائمہ اطہار علیہم السلام ہین نہ مخالفین چہٹا لطیفہ یہہ ہی کہ حضرت کی درمیان دونو شانونکی مہر نبوت نقش تہی اور کلمہ توحید اوسمین لکہا تہا ہر چند کہ کفار اور مشرکین قریش نی چاہا کہ اوسکو بہ کید و مکر مٹا دین نہ مٹا سکی پس اسیطرح حقتعالی نی اونکی امت کی دلونپر خاتم معرفت اپنی سی مہر فرمائی ہی اولئک کتب فی قلوبہم الایمان یعنی لکہا گیا اونکی دلونپر ایمان پس اگر شیطان لعین بہی اوسکو نہ مٹا سکی تو کرم آلہی سی کیا عجب ہی اور جناب سید العلما دام ظلہ و فیوضہ فرماتی ہین کہ یہہ ہی واسطے شیعونکی ورست آلہی نہ واسطے اہلسنت کی کہ کشتی اہلبیت نبوت سی منحرف ہو اور دریای ضلالت مین غرق ہوی پس وہ بمصداق آیہ کریمہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم علی ابصارہم غشاوۃ یعنی مہر کی اللہ نی اوپر دلون اونکی کی اور اوپر کانون اونکی کی اور اوپر آنکہون اونکی کی پردہ ہی کہ نور ایمان سی بی بہرہ ہین اور پوشیدہ نرہی کہ مومنان باتقان کی دلونپر ایمان کا لکہنا اور کفار اور منافقون کی دلونپر مہر کا

ہونا عبارت ہی توفیق اور خذلان سی جسکو تائید الٰہی شامل حال ہوئی اور دل اوسکا موافق
علم الٰہی کی نور ایمان سی باختیار اوسکی منور ہوا اُولٰئک کتب علیہم الایمان مین داخل ہوا اور جو
شخص کہ بسبب اختیار کی ہدایت سی باز رہا اور خذلان کی سبب توفیق سی محروم رہا تو وہ ختم اللہ
کا مصداق ہوا جیسا کہ حقتعالیٰ نی سورہ کہف مین فرمایا ہی من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر
خدای تعالیٰ کسی پر جبر نہین کرتا اور تفصیل اسکی فریقین کی تفسیر مین موجود ہی اور کتاب
روضۃ الواعظین مین روایت کی ہی کہ وقت ولادت باسعادت حضرت رسول خدا کی ابلیس گبھرا کر
اپنی اولاد کو پکارا اور وہ سب آکی اوسکی گرد جمع ہوئی اور کہنی لگی کہ ای سردار ہمارے
تجھپر کیا حادثہ ہوا کہ تو مضطرب ہی ابلیس بولا وای تمپر کہ مین شام سی ابتک حال
آسمان کو متغیر دیکھہ رہا ہون چاہیی کہ کوئی امر عظیم تازہ واقع ہوا ہو کہ جیسی حضرت عیسیٰ آسمان
پر گئی ایسا امر واقع نہین ہوا پس تم جا کی دریافت کرو کہ کونسا امر عجیب واقع ہوا ہی وہ گئی اور پھر آئے
اور کہنی لگی کہ ہمنی بہت تلاش اور جستجو کی کوئی خبر نہین دیکھی اوس ملعون نی کہا کہ ٹھہرو مین ابھی
خود جا کی دریافت کرتا ہون اور لعین دنیا مین آیا اور جابجا تفحص کرنی لگا یہانتک کہ قریب
حرم کی پہنچا دیکھا کہ حرم کی گرد ملائکہ کھڑی ہین ابلیس نی چاہا کہ حرم مین جاوی ملائکہ اوسکو ہانکی کہ
ای ملعون کہان آتا ہی اور وہانسی بہاگ کر مثل ایک گنجشک کی ہوگیا اور کوہ حری کیطرف سی حرم
مین آیا حضرت جبرئیل نی فرمایا ای ملعون پہر جا ابلیس نے کہا ای جبرئیل مین تمسی ایک بات پوچھتا ہون
کہ آجکی شب کیا واقع ہوا ہی حضرت جبرئیل نی فرمایا کہ حضرت محمد صلعم کہ سب پیغمبرون سی بہتر ہین
پیدا ہوی ہین

پیدا ہوئی ہین ابلیس نی کہا آیا ہین اونپر دست یابی ہوگی حضرت جبرئیل نی کہا نہین ابلیس نی پوچہا آیا
مین اونکی امت پر دست یابی ہوگی حضرت جبرئیل نی فرمایا البتہ ابلیس نی کہا پس مین اتنی ہی بات پر راضی ہی
پس جسوقت کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اس دار فانی سی رحلت فرمائی ابلیس نی اوسی روز سب شیطانونکو
جمع کیا اور سقیفہ بنی ساعدہ مین بنا فساد کی ڈالدی کہ کسی عاقل پر پوشیدہ نہین اور حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی بسند معتبر منقول ہی کہ ابلیس ساتون آسمان تک جاتا تہا اور جو کچہہ کہ وہانکی خبر ہوتی تہی
سنتا تہا لیکن جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئی تو تین آسمانونسی منع کیا گیا مگر چوتہی آسمان تک
جاتا تہا اور جسوقت کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ پیدا ہوئی تو وہ ساتون آسمانونسی منع کیا گیا
اور جبکہ شیاطین بقصد آسمان پر جانی کا کرتی ہین تو آسمانکی دروازونسی اونپر تیر آتشی پڑتی ہین
یہہ حال حضرت کی ولادت باسعادت کا تہا اور اب منظور ہی کہ کچہہ حال حضرت کی ایام رضاعت یعنی ایام
شیرخوارگیکا ذکر ہووی پس پوشیدہ نہ رہی کہ حیات القلوب مین روایت ہی کہ جسوقت جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی عمر شریف سی چار مہینی گذری تو اونکی والدہ حضرت آمنہ نی رحلت فرمائی اور قبل
انکی والد ماجد حضرت عبداللہ رحلت فرماچکی تہی پس وہ جناب بی پدر اور مادر کی ہوگئی اور اپنی والدہ کے
غم مین تین روز تک کچہہ نہ تناول فرمایا اور گریان ہی اور حضرت عبدالمطلب کہ دادا اون جناب کی تہی
حال دیکہہ کر گہبرا گئی اور اپنی بیٹیون عاتکہ اور صفیہ سی فرمایا کہ میری اس فرزند کو خاموش کرو کہ اسکی
رونی سی مجہکو کمال رنج ہوتا ہی اور عاتکہ اون جناب کو شہد چٹا دیتی تہین اور پہر بنی ہاشم کی عورتون
کو طلب فرمایا کہ جنکی دودہ تہا کہ شاید اونہین سی کسی کا دودہ پئین لیکن اون جناب نی کسیکا دودہ قبول

نہ فرمایا یہانتک کہ بزرگان قریش سے چار سو ساٹہہ عورتین جمع ہوئین آخر حضرت عبد المطلب مخزون
اور مغموم ہو کی خانۂ کعبہ مین آئی کہ ناگاہ قریش مین سی ایک مرد پیر کہ نام اوسکا عقیل بن ابی وقاص تہا
حاضر ہوا اور اوسنی حضرت عبد المطلب کی چہرہ نور پر آثار حزن و اندوہ کی مشاہدہ کیی اور اسکی
وجہ پوچھی حضرت عبد المطلب نی جو کچھ حال تہا بیان فرمایا عقیل نی عرض کی بالفعل حلیمہ دختر
عبد اللہ بن حارث صاحب شیر ہی اور قریش مین مثل اوسکی کوئی عورت شرافت اور نجابت مین نہین
ہی اور کمال عاقلہ و فہیمہ ہی حضرت عبد المطلب یہہ سنکی بہت خوش ہوئی اور عبد اللہ بن
حارث کو بلا کی فرمایا کہ مینی تمکو اسلیی بلایا ہی کہ میرا پوتا محمد کہ چار مہینی کا ہی اور اوسکی مان نی انتقال
کیا ہی وہ اپنی ماںکی غم مین گریہ و زاری کرتی ہین اور کسیکا دودہ نہین پیتی اور مینی سنا ہی
کہ تمہاری بیٹی صاحب شیر ہی اگر مناسب ہو اونکو بلا لو پس اگر میرا فرزند اونکا دودہ پئیگا تو مین
تمکو اور تمہاری عزیزونکو مال دنیا سی غنی کرونگا عبد اللہ بن حارث یہہ سنکی بہت خوش ہوئی
اور جا کی اپنی بیٹی سی کہا وہ بہی بہت خوش ہوئین بعد اوسکی اونہون نی غسل کیا اور کپڑی پاک و
پاکیزہ پہنی کی عطر لگایا اور اپنی باپ عبد اللہ اور شوہر بکر بن سعد کو ہمراہ لیکی حضرت عبد المطلب کی
خدمت مین حاضر ہوئین حضرت عبد المطلب اونکو اپنی بیٹی عاتکہ کی گہر مین لی آئی اور حضرت محمد کو
اونکی گود مین دیا حلیمہ نی اپنی پستان چپ کو اونکی لیی حاضر کیا حضرت نی اوسطرفسی منہ پہیر کی اونکی
پستان راست کیطرف میل فرمایا کہ وہ ہمیشہ سی خشک تہا اور اوسمین کبہی دودہ نہین ہوا ہو
تہا اور کسی لڑکی نی نہین پیا تہا بلکہ اسی سبب سی حلیمہ نی اوسکی چہاتی مین تار مل کیا تہا اور چاہا کہ پستان چپ کو

پلاوین اور حضرت ہر مرتبہ اونکی پستان راست کیطرف میل کرتی تہی آخر حلیمہ نی لاچار ہوکی آنحضرتنی
پستان خشک کو روبرو دہن مبارک کی لگائین اور جبکہ حضرت نی اوسکو اپنی دہن مطہر مین لیا اسقدر اوسمین
سی دودہ پیدا ہوا کہ حضرت کی باچہونکی راہ سی بہنی لگا یہ دیکہکر حلیمہ کو کمال تعجب آیا اور کہنی
لگین الہی قسم بخدا کہ مینی اپنی پستان چپ سی بارہ لڑکونکو دودہ پلایا اور پستان راست سی
کبہی ایک قطرہ بہی دودہ کا نہ نکلا اور حضرت عبدالمطلب بہت خوش ہوئی اور حلیمہ سی فرمایا کہ
اگر تم میری پاس رہو تو مین تمکو ایک بڑا مکان دون اور بہت سلوک کرون لیکن جبکہ حضرت عبدالمطلب
نی اونکی مرضی نپائی پہر فرمایا ای حلیمہ مین دو شرطسی اپنی فرزند کو تمہاری سپرد کرتا ہون ایک تو یہہ
کہ انکی تعظیم اور تکریم مین قصور نکرنا اور کبہی انکی محافظت سی غافل نہونا حلیمہ نی عرض کی حضرت
سی کہ جبسی انکی نور جمال کو دیکہا ہی انکی محبت میری دل مین ایسی پیدا ہوئے کہ انکی فرمانی کی کچہہ احتیاج
نہین ہی پہر حضرت عبدالمطلب نی فرمایا ای حلیمہ دوسری شرط یہہ ہی کہ میری اس فرزند کو ہر جمعہ کو میری
پاس لانا کہ میری دلکو انکی مفارقت کی زیادہ تاب نہین ہی پس حلیمہ نی قبول کیا اور جناب سرور کو لیکر
اپنی گہر رخصت ہوئین اور اوس جناب سی ہمیشہ امور عجائب و غرائب دیکہتی تہین اور روز بروز اون
جناب کی معجزی ظاہر ہوتی تہی چنانچہ ایکروز حلیمہ نی دریافت کیا کہ حضرتکو صحرا کی جانب رغبت بہت ہی نی
اور اونکو پوشاک فاخرہ پہنائی اپنی بیٹیونسی کہا کہ تم اپنی ساتہہ انکو بہی صحرا مین لیجاؤ اور انکی محافظت
سی غافل نہونا پس جسوقت کہ حضرت سید انبیا نی قدم مبارک صحرا مین رکہا تو اونکی نور جمال سی
تمام صحرا اور پہاڑ روشن اور منور ہوگئی اور ہر سنگ و کلوخ سی آواز آتی تہی کہ السلام

عَلَیکَ یَا اَحمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا حَامِدُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ

یَا صَاحِبَ القَولِ العَدلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ خوشحال اون لوگونکا جو آپکا ایمان لائین اور عذاب الٰہی اور اونکی لیی ہی جو کہ آپکا حکم نہ مانین اور حضرت ہر ایک کا جواب سلام دیتی ہی چلی جاتی تہی اور یہہ حدیث طولانی ہی اور اسمین بہت معجزی ہین لیکن بقدر حاجت کی اکتفا کیا اور ابن عباس سی منقول ہی کہ مکہ معظمہ مین حضرت عبد المطلب کے لیی مسند بچہتی تہی اور وہ آکی اوسپر بیٹہتی تہی اور یہہ مرتبہ اونکی سوا کسیکا نہ تہا بلکہ اونکی فرزندون مین کوئی مسند پر نہ بیٹہہ سکتا تہا لیکن جسوقت کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ تشریف لاتی تہی اور چاہتی تہی کہ مسند پر بیٹہین اونکی چچا ارادہ منع کا کرتی تہی حضرت عبد المطلب فرماتی تہی کہ میری اس فرزند کو منع نکرو کہ یہہ مرتبہ عالی رکہتا ہی اور عنقریب ہی کہ یہہ تمہاری سردار ہونگی اور مین انکی چہرہ سی نور سیادت اور بزرگی کا دیکہتا ہون اور جلد جمیع خلق کی پیشوا ہونگی پس یہہ کہکر حضرت عبد المطلب اونکو اپنی گود مین بٹہا لیتی تہی اور اونکی پشت پر ہاتہہ پہیرتی تہی اور اونکی بوسہ مکرر لیکر فرماتی تہی کہ مینی اس سی بہتر بوسہ پاک و پاکیزہ نہین دیکہا اور کوئی ایسا بدن پاک و پاکیزہ نہین پایا پس اسطرحکا حال حضرت عبد المطلب کا تہا چنانچہ جسوقت کہ اونکا وقت وفات قریب پہنچا پیغمبر خدا کو اپنی سینہ پر بٹہا لیا اور اونکا بوسہ لیکر روئی اور حضرت ابو طالب کیطرف مونہ کرکی فرمایا کہ ای ابو طالب انکی محافظت کرو کہ انہون نی بوی پدر نہین سونگہی اور مزہ شفقت مادری نہین چکہا چاہیی کہ تم انکو اپنا یار و مددگار

اصلی کہ تم اور انکا باپ ایک ہی نفس سے ہیں ای ابو طالب اگر تم انکی ایام جلالت اور رفعت کو پاؤ تو جہانتک
ہو سکی ہاتھہ اور زبان اور مال سے انکی یاری اور مددگاری کرنا واللہ یہہ جلد تمہارے سب گروہ کے سردار ہونگے
اور انکو بادشاہی نصیب ہوگی پس انکے فرزند نے یہہ وصیت قبول کی حضرت ابو طالب نے
جو کہ آپنی فرمایا میں نے قبول کیا اور میں اسپر خدا کو گواہ کرتا ہوں اوسوقت حضرت عبد المطلب نے حضرت
ابو طالب کا ہاتہ پکڑکے عہد و پیمان محکم لیا اور فرمایا کہ اب مجھکو مرگ آسان ہوئی اور جناب رسولخدا کا بوسہ لیکر
فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنی کسی فرزند کا بوسہ نہیں لیا کہ تمسے بہتر ہو پس تہوڑی دیر کے بعد طائر روح
مقدس اونکا باغ جنان کیطرف پرواز کر گیا اور حضرت عبد المطلب کی عمر شریف میں اختلاف ہی بعضی
علما فرماتی ہیں کہ اونکا سن ایکسو بیس برس کا تہا اور بعضی فرماتی ہیں کہ ایکسو چالیس برس کا تہا اور اوسوقت
جناب رسولخدا کی عمر شریف سے آٹہہ برس سے کچھہ زیادہ گذر گئی تہی اور بعضی علما چھہ برس کہتی ہیں
اور بعضی نو برس پس حضرت ابو طالب نی اون جناب کو اپنی سینے سے لگا لیا اور انکی تعظیم بہت کی اور ہمیشہ
اونکی کفیل اور معین رہی چنانچہ صاحب مواہب کہ علمای اہلسنت سے ہی کہتا ہی کہ ابو طالب نی پیغمبر خدا
کی کفالت کی اور عبد المطلب نی اونکو وصیت کی تہی کہ کبہی انکی یاری اور مددگاری سے ہاتہ
نہ اوٹہانا یہہ حال جناب رسولخدا کی رضاعت اور خوردسالی کا تہا اور اس مقام میں مناسب ہی کہ
اون جناب کی کچہہ مختصر شمائل مبارک کا بہی بیان ہو تاکہ پوشیدہ نرہی کہ روضۃ الواعظین میں ابو علی
محمد بن احمد بن علی فتال نی حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہی کہ ایکروز وہ حضرت مسجد کوفہ
میں اپنی شمشیر کو تکیہ کیئی ہوئی انہوں نے عرض شمشیر رکہکی ہاتہونسے اسکو سنبہالی ہوئی بیٹہی تہی کہ ایک شخص نے

انہی عرض کی کہ آپ جناب رسول خدا کی صورت کی تعریف کیجیے کہ کیسی تہی حضرت نے فرمایا کہ اون جناب کا
چہرہ مبارک سرخ و سفید تہا اور آنکہوں کی پتلیاں سیاہ تہیں اور بال سیدہے تہی اور درمیان سینہ
سے ناف تک بالوں کا ایک خط باریک سیاہ تہا اور رخسار ہموار اور نرم تہی اور ہاتہوں کی ہتیلیوں
میں اور پاؤں کی تلووں میں گڑہا نہ تہا بلکہ بہری تہی اور جسوقت کہ حضرت چلتی تہی تو
پیر گہسیٹتی نہ تہی بلکہ قدم مبارک زمین سے جدا ہوجاتا تہا اور جسوقت کہ کسی جانب کو ملتفت ہوتے
تو اوس طرف تمام بدن شریف سے پہر جاتی تہی اور اوس جناب کا قدم میانہ تہا اور جب اونکی پیشانی پر
پسینا آتا تہا تو وہ قطرے مثل موتی کی نمایاں ہوتی تہی اور اوس جناب کی پسینے میں ایسی خوشبو آتی
تہی کہ مشک کی خوشبو سے زیادہ تہی اور ہمنے مثل اونکی کسی اور کو نہیں دیکہا نہ قبل اونکی نہ بعد اونکے
اور ظاہر مراد حضرت کی یہ تہی کہ مثل اوس جناب کی نہ کوئی پیدا ہوا ہی نہ کوئی پیدا ہوگا اور حدیث معتبر
میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہی کہ جناب رسالتماب صلی اللہ
علیہ وآلہ لوگونکی نظروں میں بسبب عظمت جلال کی بڑے دکہائی دیتی تہی اور اوس جناب کا رعب اور دبدبہ اونکے
دلوں پر چہایا تہا اور اوس جناب کا چہرہ مبارک نور سے مثل ماہ شب چہاردہ کی روشن اور چمکتا تہا
اور سر مبارک بزرگ تہا اور بال نہ بہت گہونگروالی تہی نہ بہت سیدہے تہی اور اکثر بال سر
مبارک کی کانوں کی لو تک رہتی تہی اور اگر اس سے زیادہ ہوجاتی تہی تو مانگ نکال لیتی تہی اور
جناب کا چہرہ مبارک سفید اور نورانی اور کشادہ پیشانی تہا اور ابروے مقدس باریک اور خمدار
مثل کمان کی تہی اور ملی ہوئی نہ تہی اور بعضی روایت میں ہی کہ دونوں ابروے مبارک ملی ہوئی تہی

اور اون جناب کی بینی مقدس باریک تہی اور درمیان سے قدرے اونچی تہی اور ریش مبارک گھنی
اور برابر تہی اور دہان معجز بیان متوسط تہا بہت چہوٹا نہتا اور دندان مبارک سفید اور براق اور
نازک اور کشادہ تہی اور گردن مبارک صاف اور … تہی اسیطرح اور بہی اعضاے مقدس قوی
اور خوشنما تہی اور سینی سی شکم مبارک برابر تہا اور دونوں شانونکا بیچ کشادہ تہا اور ہر ایک جوڑ
اور استخوان مبارک قوی اور گندہ تہا اور یہہ علامت شجاعت اور قوت کی ہی اور عرب مین
اسکی نہایت تعریف ہی اور اوس جنابکا تمام بدن شریف نورانی تہا اور درمیان سینی سی ناف تک بالونکا
ایک خط سیاہ باریک تہا اور باقی تمام سینہ اور پیٹ بالونسی صاف تہا اور کہنی سی ہاتہونپر بال تہی اور
بند دست مبارک چوڑی تہی اور کف دست گشادہ تہی اور قد مبارک میانہ تہا اور یہہ حدیث طولانی
ہی اور اسیطرح اور بہی روایتونمین لکہا ہی چنانچہ عبد الله بن سلام سی روایت ہی کہ وہ کہتا ہی
کہ بیچ انجیل مین پڑہا کہ حقتعالی نی حضرت عیسی عم کو وحی فرمائی کہ یا عیسی ای فرزند زن پاک و پاکیزہ ہمارا
حکم اہل سوریہ کو پہونچا کہ مین خداوند عالم ہون اور مجہکو زوال نہین ہی پس تم اوس پیغمبر کی
تصدیق کرو کہ اوسکی سواری شتر کی ہوگی اور اوسکی سر پر عمامہ اور ہاتہ مین عصا ہوگا اور اوسکی
انکہین بڑی ہونگی اور پیشانی چوڑی اور ناک سوتوان اور دندان کشادہ ہونگی اور گردن اوسکی
مانند نقرہ جلا کیی گئی کی ہوگی اور زیر گردن ہنسلیان اوسکی اسقدر سی چمکتی ہونگی کہ جسطرح طلا کا
لمع ہوتا ہی اور سینہ سی ناف تک بالونکا ایک خط باریک ہوگا اور باقی سینہ اور پیٹ پر بال
نہ ہونگی اور رنگ اوسکا گندم گون ہوگا اور جسوقت کہ وہ مجمع مین آئیگا تو سب سی بلند اور نمایان تر

ہوگا اور اوسکی چہرہ مبارک کا پسینہ مثل موتیونکی جاری ہوگا اور ہمیشہ اوس سے بوی مشک آئیگی اور
قبل اوسکی کسینی مثل اوسکی نہ دیکھا ہوا اور نہ بعد اوسکی دیکھیگا اور عورتونسی نکاح بہت کریگا لیکن
اولاد کم ہوگی اور اوسکی آل مین ایک بیٹی صاحب نسب ہوگی کہ اوسکا گھر بہشت مین ہوگا کہ
وہان کوئی آزار اور محنت نہین ہی اور وہ آخر زمانی مین اوس دختر کی کفالت کریگا جیسا کہ زکریا
نی تیری مانکی کفالت کی ہی اور اوس دختر سی دو فرزند پیدا ہونگی اور وہ شہید ہونگی اور اوس
پیغمبر کا سخن قرآن اور دین اسلام ہوگا پس طوبی اوسکی لیئی ہی جوکہ اوس زمانی مین ہووے اور
دین قبول کری اور اوسکی بات سنی عیسی نی عرض کی ای پروردگار طوبی کیا چیز ہی خداوند عالم نی
وحی کی ای عیسی طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ ہمنی اپنی قدرتسی اوسکو ایسا بلند کیا ہی کہ
سایہ اوسکا تمام بہشتون تک پہونچتا ہی اور آب اوسکی باغ رضوانسی ہی اور پانی اوسکا
تسنیم سی ہی اور وہ شیرین مثل کافور ہی اور ذائقہ مین مثل زنجبیل ہی پس جو کہ اوس چشمہ سے
ایکمرتبہ پانی پیئی اوسکو کبہی پیاس نہ لگی حضرت عیسی نی عرض کی خداوندا مجکو اوس چشمہ
سی پانی عطا فرما اونکی جوابمین حقتعالی نی فرمایا ای عیسی اوس چشمہ کا پانی سب خلایق پر حرام
جبتک وہ پیغمبر اور اوسکی امت نہ پی لین ای عیسی مین تجکو آسمان پر لیجاونگا پس جس وقت
کہ زمانہ آخر ہوگا مین تجکو پھر زمین پر بھیجونگا کہ اوس پیغمبر کی امت سی عجائب مشاہدہ کری
اور دجال لعین کو قتل کری نیز مین تجکو اونکی وقت نماز کی بھیجونگا کہ تو اونکی ساتھ
بتحقیق کہ امت اونکی مرحوم کی گئی ہی پس یہہ حضرت رسالت پناہ کی شمائل مبارک کا بیان تھا

اور اب چاہیے کہ اون حضرت کی جسم شریف کی کچھ معجزونکا بھی ذکر ہووے پس پوشیدہ نرہے
کہ حق الیقین مین جناب ملانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ حضرت رسالت پناہ کی جسم شریف سے
چوبیس ۲۴ معجزے ظاہر ہوئی ایک یہ کہ اون حضرت کی پیشانی پر ایسا نور چمکتا تہا کہ عکس اوسکا در و دیوار
پر جاتا تہا اور جسوقت کہ اپنی دست مبارک کو بلند کرتی تہی تو دسون انگلیان مثل دس شعلے
روشن ہو جاتی تہین اور حیات القلوب مین پہر فرماتی ہین کہ حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر
صادق سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا کو جو شخص کہ شب تار مین دیکہتا تہا تو اونکی نور پیشانی
سے مشاہدہ کر لیتا تہا کہ مثل ماہتاب کے روشن اور چمکتی تہی چنانچہ نقل ہے کہ ایک شب عائشہ
کی سوئی گم ہوگئی اور جسوقت کہ حضرت تشریف لائی اونکی چہرہ اقدس کے نور سے مل گئی
اور پہر فرماتی ہین کہ روایت ہے جسوقت کہ حضرت شب تار مین تشریف لیجاتی تہی اپنی دست
مبارک کو بلند کر لیتی تہی تو اونکا بہی ایسا نور چمکتا تہا کہ اوسکی روشنی مین چلی جاتی تہی دوسرے
یہہ کہ حضرت کی جسم شریف سے ایسی بوئی خوش آتی تہی کہ جسراہ سے تشریف لیجاتی تہی وہ راہ
خوشبو ہو جاتی تہی اور لوگونکو معلوم ہوتا تہا کہ حضرت ادہر سے تشریف لیگئی ہین اور خوشبو حضرت
کی پسینہ کی عطر کی خوشبو سے زیادہ تہی بلکہ اوسکو عطر مین ملا دیتی تہی اور جسوقت کہ حضرت
کی آگی ڈول پانی کا لاتی حضرت نی اوسمین سے ایک چلو پانی لیا اور کلی کرکی اوسی ڈول
مین ڈالدی اور وہ سب پانی مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبو ہوگیا تیسرے یہہ کہ جسوقت
حضرت دہوپ مین کہڑی ہوتی تہی یا چلتی تہی تو اونکا سایہ نہوتا تہا چوتہی یہہ کہ جسوقت حضرت کسی شخص کے

ساتھ چلتی تھی کیسا ہی وہ طویل القامت ہو حضرت کا سر اور گردن مبارک اوس سے بلند رہتا تھا
پانچوین یہ کہ جسوقت حضرت دہوپ مین چلتی تھی ابر آپکی اوپر سایہ کرتا تھا اور اونکی ساتھ چلتا تھا چھٹی
یہ کہ حضرتکی سر مبارک کی اوپر سے کوئی جانور پرواز نکرتا تھا بلکہ جسم شریف پر مگس وپشہ وغیرہ بھی نہیں بیٹھتا تھا
ساتوین یہ کہ وہ حضرت جسطرح کہ پیش رو ملاحظہ فرماتی تھی اسیطرح عقب سے بھی ملاحظہ فرماتی تھی اور اسمین کسیکو
توہم نہو کہ جناب اقدس آلہی نی اوس سرور کے تمام جسم شریف مین قوت باصرہ عنایت فرمائی تھی آٹھوین
یہ کہ حضرتکا حال خواب و بیداری مین یکسان تھا اور ملائکہ کو دیکھتی تھی اور اونکی آواز سنتی تھی بلکہ ہر
ایک کی دلکی بھی خبر رکھتی تھی نوین یہ کہ حضرتکی مشام مبارک مین کبھی بدبو نہین آتی دسوین
یہ کہ حضرت اپنی آب دہن کو جس کنوئین مین ڈال دیتی تھی اوسکی برکتسی وہ کنوان پانی سی بھر جاتا
تھا اور جو صاحب درد کہ اوسکو پیتا تھا شفا پاتا تھا اور جس کہانی مین اپنا دست مبارک لگا دیتی تھی
اوسکی برکت سی تھوڑی کہانی سی بہت لوگ سیر ہو جاتی تھی چنانچہ جابر انصاری نی ایک بچہ گوسفند
اور پونی تین سیر جو کی روٹیون سی سات سو آدمیون کو سیر کیا گیارہوین یہ کہ حضرت ہر لغت زبان
کو سمجھتی تھی اور اوسمین کلام کرتی تھی چنانچہ بسند معتبر منقول ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام محمد تقی
علیہ السلام سی عرض کی کہ حقتعالی نی پیغمبر خدا کا نام کس لیی امی رکہا تہا حضرت نی فرمایا کہ
سنی کیا کہتی ہین لوگ عرض کی وہ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا کو لکھنا اور پڑھنا نہ آتا تھا حضرت نی فرمایا
دروغ کہی خدا اونپر رحم کری واللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بہتر زبانونکو پڑھتی اور لکھتی تھی مگر خدا نے
اونکو امی فرمایا کہ اہل مکہ مین سی تھی اور مکہ کا ایک نام ام القری ہی بارہوین یہ کہ حضرتکی ریش مبارک مین

سات بال سفید تھی کہ مانند آفتاب کی درخشان تھی تیرہوین ۱۳ یہ کہ حضرت کی پشت مبارک پر مہر نبوت کا
نقش تھا اور نور اوسکا آفتاب کی نور سی زیادہ تھا چودھوین ۱۴ یہ کہ حضرت کی گھاٹیون سی پانی لطیف اسقدر
نکلتا تھا کہ جماعت کثیر سیراب ہو جاتی تھی پندرہوین ۱۵ یہ کہ حضرت نی انگشت مبارک کی اشارہ سی چاند کی دو
ٹکڑی کر دی تھی انشاء اللہ عنقریب بیان اسکا بالتفصیل ہوگا سولہوین ۱۶ یہ کہ حضرت کی ہاتھ مین سنگریزہ تسبیح پڑھتی
تھی اور لوگ سنتی تھی سترہوین ۱۷ یہ کہ وقت ولادت باوجود کی طرف زمین پر تشریف لائی اور جمیع نجاستون سی
پاک و صاف تھی اور ختنہ کیا ہوا اور ناف بریدہ تھی اور بدن شریف سی ایسی خوشبو آتی کہ تمام مکان
معطر ہو گیا اور کعبہ کی طرف منہ کر کی سجدہ مین چلی گئی اور جب سجدے سی سر اوٹھایا آسمان کی طرف ہاتھونکو
بلند کر کی خداوند عالم کی وحدانیت اور اپنی رسالت کا اقرار کیا اور ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ تمام عالم کو مشرق سی
مغرب تک اوسنی روشن کر دیا اٹھارہوین ۱۸ یہ کہ حضرت کبھی محتلم نہوئی اور خواب شیطانی کو نہین دیکھا انیسوین ۱۹
یہ کہ حضرت کی فضلہ سی بوی مشک آتی تھی اور کسینی اوسکو نہین دیکھا بلکہ زمین اوسکو نگل جاتی تھی
بیسوین ۲۰ یہ کہ حضرت جس چارپای جانور پر سوار ہوتی تھی وہ ہمیشہ جوان رہتا تھا اور کبھی ضعیف اور پیر نہوتا تھا
اکیسوین ۲۱ یہ کہ حضرت سی قوت مین کوئی زیادہ نہ تھا بائیسوین ۲۲ یہ کہ حضرت کی جمیع مخلوقات تعظیم و تکریم کرتی
تھی حتی کہ سنگ اور درخت بھی واسطی تعظیم کی جھک جاتی تھی اور سلام کرتی تھی اور اون حضرت کی عہد طفلی مین
جھولی کو اونکی ماہتاب جھلاتا تھا تیئیسوین ۲۳ یہ کہ حضرت زمین نرم پر راہ چلتی تھی پا کا نشان نہوتا
تھا اور جب کبھی سنگ سخت پر چلتی تھی پاؤنکا اثر ہو جاتا تھا چوبیسوین ۲۴ یہ کہ حقتعالی نی حضرت کی دبدبہ کو
لوگون کی دلونپر اسقدر غالب کیا تھا کہ باوجود تواضع اور فروتنی کی کوئی اون حضرت کو نگاہ بھر کی

نہ دیکھہ سکتا تھا اور جسوقت کہ حضرت کو کوئی کافر یا منافق دیکھتا تھا تو حضرتکی خوبی حال سے ہو
کانپا جاتا تھا بلکہ حضرتکا رعب اور دبدبہ دو مہینی کی راہ سی کافرونکی دلونمین اثر کرجاتا تھا تیسرا فائدہ
حضرت کی وقت بعثت کی بیانمین ہی پوشیدہ نرہے کہ جناب اقدس آلہی نی او حضرتکی نور کو پیدا کیے خلقت
مین پیدا کیا تھا لیکن بنابر مصلحت اور حکمت کے بعثت ظاہری اور حکم تبلیغ رسالت بعد گذرنی
چالیس برس کے عمر شریف سی ظہور مین آیا جیسا کہ حیات القلوب مین جناب مولانا اخوند علیہ الرحمہ فرماتی
ہین کہ جناب رسالت پناہ کا روز بعثت ماہ رجب کی ستائیسوین تھی اور اسمین کچھہ اختلاف علمای شیعہ مین نہین ہی اور روایتین
سی اسی مضمونکی بہت حدیثین معتبر وارد ہین لیکن اہل سنت نی اختلاف کیا ہی بعضو ماہ مبارک رمضان
کی سترہوین کہتی ہین اور بعضی اٹھارہوین اور بعضی چوبیسوین اور بعضی ربیع الاول کی بارہوین غرض
اسیطرح انکی اقوال اور بہی ہین کہ جنکی کچھہ سند نہین اور حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ جبرئیل روز بروز کو وحی پیغمبر خدا کی پاس لاتی تھی لیکن قبل بعثت ظاہری کی حضرت کی
عبادت مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ حضرت نوح کی شریعت پر عمل کرتی تھی اور بعضی کہتی ہین
کہ حضرت ابرہیم کی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت موسی کی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت عیسی کی اور جناب
ہدایت مآب قدوۃ الابرار ناصر طریقہ ائمہ اطہار اعنی جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین یہ فرماتی ہین
کہ حضرت قبل بعثت ظاہری کی بہی پیغمبر تھی اور کسیکی شریعت پر انبیاء سابق سے نہو بلکہ اپنی شرع پر عمل فرماتی
تھی جو کہ وحی ملائکہ کے ذریعہ سے اور الہام سے انکو حاصل ہوتی تھی اگرچہ اوسکی تبلیغ کا حکم نتہا اسلیے کہ حضرت کے
شرع کی آگی سب انبیا کی شرع کا حکم جاتا رہا چنانچہ حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی

کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل آنی جبرئیلؑ کی بہی اپنی نبوت کی آثار مشاہدہ فرماتی تہے
اور ملائکہ کی کلام سنتی تہی یہانتک کہ چالیس برس گذر گئی اوسکی بعد جبرئیلؑ وحی لیکر آئے اور اونکو بصورت
انسانی ملاحظہ فرمایا اور حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتی ہین جسوقت کہ جبرئیلؑ بصورت دحیہ کلبی کے
جناب رسالت پناہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوتی تہی کمال ادب و لحاظ سی بیٹہتی تہی بلکہ جبتک کہ
آپکا اذن نہوتا تہا در دولت پر ٹہری رہتی تہی اور ابن شہر آشوب نی شیعہ و سنی دونو سے
روایت کی ہی کہ جسوقت حضرت جبرئیل یہ آیۃ لائی وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ در روایت اہلبیتؑ
وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی اقربای قریب کو ڈراؤ اور جو
اوسوقت حضرت نی جناب امیرالمومنینؑ کو بلاکی فرمایا کہ عبدالمطلب کے فرزندونکو کہدو کہ کل صبحکو
ای مکان مین حاضر ہون اور اونکی لیئی ایک صاع گندم یعنی پونی تین سیر کی روٹیان اور ایک گوسفند کی ران
کا شوربا اور ایک کاسہ دودہ کا تیار کرنا اور جسوقت کہ حضرت نی اونکو طلب فرمایا وہ چالیس آدمی
تہی اور ایک روایت مین ہی کہ تیس تہی اور ایک روایت مین ہی کہ دس کم تہی اور ابولہب کہنی لگا کہ محمد
گمان کرتی ہین کہ ہمکو سیر کردین اور ہم مین سی ہر ایک شخص ایک گوسفند کہا جاتا ہی اور سیر نہین ہوتا
اور ایک کاسہ بڑا دودہ کا پیجاتا ہی اور سیر نہین ہوتا بس جسوقت کہ صبح ہوئی اور وہ سب اولاد عبدالمطلب کے
گہر مین جمع ہوئی اور حضرت کی چچا عباس اور حمزہ اور ابوطالب اور ابولہب بہی آئی اوسوقت جناب امیرؑ نی اونکی
لیئی وہ کہانا حاضر کیا اور روٹیونکو توڑکی شوربی مین ڈبو دیا اور دودہ کے کاسہ کو اونکو آگی رکہدیا پس
پہلی حضرت رسول خدا صلعم نی اپنا دست مبارک اوس شوربی مین رکہکر فرمایا بسم اللہ کہاؤ یہ کلمہ اونکو گمان گذرا

لیکن از بسکہ گرسنہ تھی کھانی لگی یہانتک کہ سیر ہو گئی اور اونمین سی کچھہ کم نہوا بعد اوسکی دودہ پیا اور سب
اوس سے بھی سیر اب ہو گئی اور وہ کم نہوا بعد اوسکی حضرت نی چاہا کہ اونسی کچھہ فرمائین کہ پہلی ابو لہب بولا
تمہاری سحر نی عجب کام کیا کہ اس قلیل کھانی مین سبکو سیر کر دیا اور کچھہ کم نہوا اوسوقت حضرت نی اوس ملعون کی
اس کلام بیہودہ سے اونسی کچھہ نفرمایا اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ کل پھر انکو جمع کرنا اور ایسا ہی
کھانا بھی پکوانا کہ مین پیغام خدا انکو پہونچاؤن جناب امیر علیہ السلام فرماتی ہین جب دوسری دن سب ہوئے اون
نی کھانا کھایا اور سیر ہو گئی اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ ای فرزندان عبد المطلب مین تمہاری لیٔے وہ چیز لایا
ہون کہ اوس سے بہتر کوئی عرب اپنی قوم کی لیٔے نلایا ہو تحقیق کہ مین تمہاری لیٔے دنیا و دین کی خیر لایا ہون
پس اگر مین تمسی کہون کہ تمہارا دشمن صبح یا شام کو آئیگا آیا تم میرا کہنا باور کروگی اونہون نی کہا البتہ
ہم تمہین راست گو جانتی ہین حضرت نی فرمایا کہ تم مجھکو سمجھو کیسا خیر خواہ اوس سے دروغ نہین کہتا ہو
اور مین تمہارا خیر خواہ ہون چاہیٔے کہ جو کچھہ مین تمسی کہون اوسکو یقین جانو کہ مجھکو خداوند عالم نی رسول بنا
تمام عالم پر بھیجا ہی اور یہ حکم دیا ہی کہ مین پہلی ... اپنی اقربای قریب سی کہون اور انکو عذاب
آخرت سی ڈراؤن اور تم میری عزیز اور اقربای قریب ہو اور تمنی میرا معجزہ اس کھانی مین دیکھا ہی پس اگر جو کوئی
کہ تمسیکو کوئی ایمان نلائیگا خدا اوسکو عذاب شدید مین گرفتار کریگا کہ ایسا کسیکو گرفتار نکیا ہوگا ای
فرزندان عبد المطلب آگاہ ہو کہ خدا نی ہر پیغمبر کا ایک وزیر اور وصی مقرر کیا ہی کہ وہ اونکی عزیزون مین سی ہو
پس تم مین سی جو کہ پہلی ایمان لاوے میرا بھائی وزیر اور وارث اور وصی اور خلیفہ ہوگا اور وہ کون ہی کہ سب سے
پہلی میری بیعت کری اور میرا بھائی ہو کہ میری یاری اور مددگاری کری تا مین اوسکو اپنا

وزیر اور وصی اور خلیفہ کرون اور میری حکم کو جاری کری اور بعد میری میرا قرض ادا کری جو وقت کہ
حضرت نی یہ ارشاد کیا اور کسی نی جواب نہ دیا او سوقت جناب امیر علیہ السلام کہڑی ہو گئی اور عرض کی
کہ جو کچھہ آپنی ارشاد فرمایا اوسکو مینی قبول کیا اور مین آپکی بیعت کرتا ہون اور جو کچھہ فرماینگا اوسکو
بہی بجالاونگا حضرت نی فرمایا کہ بیٹہہ جاو تمسی بہتر ہین شاید کہ اون مین سی کوئی کہڑا ہو دو حضرت نی یہہ
کلمات کو ارشاد کیا اور کسینی جواب نہ دیا تو پہر علی ابن ابیطالب علیہ السلام کہڑی ہوئی باعتقاد وہی عرض کی
کہ مین آپکی اطاعت مین مستعد حاضر ہون آخر مرتبہ سوم مین حضرت نی اونکو اپنی پاس بلایا اور اونہون نی
بیعت کی پس حضرت نی اپنا آب دہن مبارک اونکی دہان اطہر مین ڈالدیا اور کچھہ سینی پر ڈالدیا او سوقت ابولہب علیہ
اللعنۃ نی کہا کہ تمنی اپنی چچا کی بیٹی کو خوب جزا دی کہ اوسنی تمہاری اطاعت کی اور تمنی اوسکی منہہ اور
سینی پر تہوک لگایا حضرت نی فرمایا کہ مینی اونکو علم اور حلم اور فہم سی مملو کر دیا اور وہ باہر آکی سننی لگی اور ابو طالب سے
کہا کہ اب محمد تمسی کہتی ہین کہ اپنی بیٹی کی اطاعت کرو فائدہ جو تہا حضرت رسالت پناہ کی معجزی بہت ہین
اور وہ بی شمار ہین لیکن اونمین سی کچھہ مختصر معجزوں کا بیان ہوتا ہی جو کہ ظہور مین پہنچی ہین پہلا
معجزہ قرآن مجید ہی کہ اسکو ہر شخص جانتا ہی دوسرا معجزہ شق القمر ہی کہ اوسکو بہی ہر شخص جانتا ہے
جیسا کہ حدیث یونس مین وارد ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ چودہوین
شب مین اہل عقبہ کی چودہ آدمی جمع ہوکی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے
اور عرض کی کہ ہر پیغمبر کی لئی ایک معجزہ ہی پس آپکا معجزہ کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ تم کس معجزہ کی
طلبگار ہو وہ بولی کہ اگر پیش خدا تمہاری قدر و منزلت ہی تو چاند کی دو ٹکڑی کر دو اوسیوقت حضرت

جبرئیل نی آکی عرض کی کہ خدای جلشانہ نی سلام فرمایا ہی اور یہ ارشاد کیا ہو کہ ہمنی ہر چیز کو
تمہاری تابع کیا اوس وقت حضرت نی اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کرکی چاند کو فرمایا کہ دو
ٹکڑی ہوجا پس وہین یہ چاند کی دو ٹکڑی ہو گئی حضرت نی سجدہ شکر کیا اور ہمارے شیعون نے بہی سجدہ شکر
کیا اور بعد اسکی پہر اون لوگون نی کہا کہ چاند بصورت اصلی ہو جاے حضرت نی اوسکو بدستور سابق کر دیا
یہ دیکہکر کفار کہنی لگی جو وقت کہ ہماری مسافر ملک شام اور یمن سی پہرین اور ہم اونسی پوچہین کہ آیا تمنی بہی
شق قمر دیکہا یا نہین پس اگر اونہون نی بہی دیکہا ہی تو البتہ یہ تمہاری پروردگار کی جانب سی ہی و
الا جادو ہی اور حسین نی روایت کی ہی جو وقت وہ لوگ مسافر شام اور یمن سی آئی اور اونہون نی
کہا کہ ہمنی بہی اوسی شب مین چاند کو دو نیم ہوتی دیکہا تہا اور پہر اوسکو ملجاتی بہی دیکہا اور ضحاک
نی روایت کی ہی کہ ابوجہل نی کہا کہ یہ بہی جادو ہی پس چاہیی کہ اور شہرونسی بہی خبر منگاوین جب
خبر آئی کہ یہان بہی اوسی شب مین چاند کی دو ٹکڑی ہوتی دیکہی تہی اور پہر ایک ہو گئی تہی تو
کفار مکہ نی کہا کہ یہ بہی ایک جادو ہی کہ تمام شہرون مین منتشر ہو گیا تیسرا معجزہ یہ ہی کہ آفتاب غروب
ہو کے پہر آیا چنانچہ حق الیقین مین آخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ شیعہ اور سنی دونو نی اسما بنت عمیس
وغیرہ سی روایت کی ہی کہ ایکروز حضرت رسولخدا ص نی جناب امیر ع کو کسی کام پر بہیجا تہا اور آپ نماز عصر پڑہ
چکی تہی بعد اوسکی جناب امیر ع آئی حضرت نی اونکی گود مین اپنا سر مبارک رکہکر آرام فرمایا اور اوسی
حال مین وحی آتی رہی یہانتک کہ قریب تہا کہ آفتاب غروب کرجائی اور بعد وحی کی حضرت نی فرمایا علی تمنی
نماز پڑہی جناب امیر نی عرض کی کہ مجہسی نہو سکا کہ آپکی سر مبارک کو زمین پر رکہکر نماز پڑہتا اور حضرت رسولخدا صلعم نی

دعا کی خداوندا علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت مین تہا پس اوسکی لیی آفتاب کو پہیر دی اسمانی کہا
واللہ مینی دیکہا کہ آفتاب پہر اوپر بلند ہوا اور اوس جگہ پہونچا کہ وقت فضیلت نماز عصر کا تہا اور جناب
امیر المومنین علیہ السلام نماز عصر پڑہ چکی پس دفعۃ آفتاب غروب ہوگیا چوتہا معجزہ یہ ہی کہ حضرت کی
اور اونکی اہلبیت کی لیی بہشت سے خوان کہانی اور میوون کے آتی تہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سی منقول ہی کہ ایکروز حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ علیہا حریسہ تیار کرکی حضرت رسولخدا صلعم کی
خدمت مین لائین اور اپنے فرزند امام حسن عم اور امام حسین علیہما السلام کو بہی گود مین لا
اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ میری ابن عم کو بلاؤ جسوقت کہ جناب امیر المومنین عم حاضر ہوے
حضرت نی امام حسن عم کو اپنی دہنی طرف بٹہایا اور حضرت امام حسین عم کو بائین طرف اور علی اور فاطمہ
علیہم السلام کو سامنی اور پیچہی بٹہایا اور اوپر ایک عبا اوڑہادی اور تین مرتبہ فرمایا خداوندا یہ سب
میری اہلبیت ہین پس انسی شک اور گناہ کو دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہی ام سلمہ
کہتی ہین کہ مین چوکہٹ پر کہڑی تہی مینی عرض کی ای رسولخدا صلعم مین بہی ہون حضرت نے
فرمایا تمہارا انجام بخیر ہی لیکن تم انمین داخل نہین ہو اور اوسوقت جبرئیل عم بہشت سے ایک طبق
انار اور انگور کا لائی اور جب حضرت نی اپنی دست مبارک مین انار و انگور لیی تو وہ دونو تسبیح
خدا پڑہتی تہی پس حضرت نی انکو تناول فرمایا اور پہر حسن عم اور حسین عم کو دیی تو وہ دونو نکی بہی
ہاتہ مین سبحان اللہ کہتی تہی اور وہ دونون نی بہی اونکو تناول کیا اور پہر علی عم کو دیی اونکی بہی
ہاتہ مین تسبیح پڑہتی تہی پس اونہون نی بہی تناول فرمایا اوسوقت اصحاب مین سی ایک شخص آیا

اونھون نی چاہا کہ انار اور انگور کو کہاوی جبرئیل نی کہا کہ کوئی ان میوونکو نہین کہا سکتا مگر پیغمبر

یا وصی پیغمبر یا فرزند پیغمبر اور دوسری روایت عائشہ سی ہی کہ ایکروز پیغمبر خدا نی علی کو کسی کام پر بہیجا تہا
اور جب علی آئی حضرت میرے حجرے مین تہی کہڑی ہو گئی اور صحن تک چلی آئی اور اپنا ہاتہہ اونکی گردن
مین ڈالدیا ناگاہ ایک ابر آیا اور یہ دونو صاحب اوسمین غائب ہو گئی اور جب ابر چلا گیا مینی دیکہا کہ
حضرت کی ہاتہہ مین ایک خوشہ انگور سفید تہا اور اوسکو تناول فرماتی تہی اور علی کو بہی دیتی تہی اور وہ کہاتے تہے
اوسوقت مینی کہا ای رسولخدا تم آپ کہاتی ہو اور علی کو بہی کہلاتی ہو اور مجکو نہین دیتی حضرت نے فرمایا
کہ یہ میوہ بہشت ہی اسکو کوئی دنیا مین نہین کہاتا ہی مگر پیغمبر یا وصی پیغمبر اور بسند معتبر کتب شیعہ و سنی
دونو مین انس سی روایت ہی کہ ایکروز حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سوار ہوے اور ایک پہاڑ پر تشریف لائی
اور مجہسی فرمایا کہ تو اوس مقام پر جا کہ وہان علی بیٹہی ہین اور سنگریزونسی تسبیح خدا مین مشغول ہین
اونکو میرا سلام کہنا اور اس شتر پر سوار کر کی لی آنا انس مین گیا اور اونکو سوار کر کی لی آیا اور اونہون
نی آکی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو سلام کیا حضرت نی جواب سلام دیکر فرمایا ای ابوالحسن
بیٹہہ جاؤ کہ یہان ستر پیغمبر آکر بیٹہی ہین اور مین سب سے بہتر ہون اور ہر پیغمبر کی پاس اوسکا بہائی
بہی بیٹہا ہی اور تم اونسی بہتر ہو بعد اسکی انس کہتا ہی مینی دیکہا کہ ایک ابر آیا اور حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نی اوسکی طرف اپنا دست مبارک بڑہا کر ایک خوشہ انگور کا لیا اور آپنی اور علی
کی بیچ مین رکہ کر فرمایا ای بہائی اسکو کہاؤ کہ خدا نی ہماری اور تمہاری لئے ہدیہ بہیجا ہی اور دوسری روایت
مین یون ہی کہ انس کہتا ہی حضرت نی اوس ابر سے طعام لیکر نوش فرمایا اور پانی بہی پیا اور

پھر وہ غائب ہو گیا بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ اسی ہری مین تین ہزار تیرہ پیغمبرون نی کھایا تھا اور پیا
بلکہ اونکی وصیون نے بھی اور مین سب پیغمبرونسی بہتر ہون اور میرے علی تمام سب وصیون سی بہتر ہے
پانچوان معجزہ حضرتکا یہ ہی کہ جمادات اور نباتات سی ظاہر ہوتا تھا چنانچہ جابر انصاری رحمہ
نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی جسوقت جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی پہاڑون پر تشریف لیجاتی تھی تو واسطی تعظیم اوس جناب کی ہر سنگ اور درخت جھکجاتا تھا اور سجدہ
کرتا تھا اور کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ اس معجزہ شریف مین ایک حکایت لطیف
ہی کہ شرح تجرید مین علامہ حلی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ شیعہ و سنی دونونی روایت کی ہی جسوقت
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مکہ سی مدینہ کیطرف ہجرت فرمائی اور وہان ایک مسجد بنائی
کی تو اوس مسجد کی محراب کیطرف ایکدرخت خرمی کا تھا کہ حضرت اوسپر تکیہ دیکر خطبہ فرماتی تھی
کہ ایک مرد رومی آیا اور اوسنی عرض کی اگر حکم ہو تو مین آپکی لئی ایک منبر تیار کرون چنانچہ اوسنی تین
زینی بنا کر منبر حاضر کیا اور حضرت نی اوسپر قدم رنجہ فرمایا اور وہ درخت نالہ و فریاد کرنی لگا پس پیغمبر اوسکے
اوسکی پاس تشریف لائی اور اوسکو اپنی آغوش مین لیا تا خاموش ہوا اور فرمایا کہ اگر مین اسکو
اپنی آغوش مین نہ لیتا تو یہ قیامت تک فریاد کرتا رہتا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ جسوقت
کہ حضرت منبر پر تشریف لائی اور وہ درخت فریاد کرنی لگا تو حضرت نی اوسکو اپنی پاس بولایا اور وہ
زمین کو شگافتہ کرکی حاضر ہوا حضرت نی اوسکو اپنی آغوش مبارک مین لیا جب اوسکی تسکین
ہوئی لیکن بنی امیہ نی بعد وفات سید کائنات کی اوس مسجد کو گرا کر پھر تیار کیا اور اوس

درخت کو بہی کاٹ ڈالا اور ایک روایت مین یون ہی کہ اوسکو کہود کی زیر منبر دفن کر دیا چہٹا
معجزہ یہ ہی کہ حضرت کی انگشتان معجز نشان سی ایک ایسا چشمہ پانی کا جاری ہوتا تہا کہ
کہ اوسکو پیاسی پیکر سیراب ہو جاتی تہی چنانچہ حیات القلوب مین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین
کہ راوندی اور ابن شہر آشوب وغیرہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ
کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتی ہین کہ مین ہمراہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک
سفر مین گیا اور ایک منزل مین پہونچا کہ اوس منزل مین پانی مطلق نہ تہا اور تمام لشکر پیاسا تہا پس حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایکظرف سنگوایا کہ اوسمین تہوڑا پانی تہا اوسکی اندر اپنا دست مبارک
رکہدیا اور حضرت کی انگشتون سی پانی اسقدر جاری ہوا کہ تمام لشکر نی پیا اور اپنی گہوڑونکو
اور اونٹونکو بہی پلایا اور ظروف بہی پانی سی بہر لیے اور اوس لشکر مین تیس ہزار آدمے
اور بارہ ہزار گہوڑے اور بارہ ہزار شتر تہی اور بہی حیات القلوب مین اخوند مجلسی
علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ طبرسی اور راوندی اور ابن شہر آشوب وغیرہ نی روایت کی ہی
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین ایک جماعت نی عرض کی کہ ہمارے کنوین
کا پانی کم ہو گیا اور شور بہی ہو گیا ہی اور حضرت اونکی کنوئین پر تشریف لائی اور اوسمین اپنا
آب دہن مبارک ڈال دیا پس وہ کنوان پانی سی بہر گیا اور شیرین ہو گیا چنانچہ یہ معجزہ جنگ
کی باہر مشہور اور معروف ہی اور اوسکو عسیلہ کہتی ہین العرب اہل چاہ اوسپر فخر و مباہات کرتی
ہین اور جب مسیلمہ کی قوم نی سنا اوس سی جا کر کہا کہ تو بہی ایک ایسا ہی معجزہ کر

اور وہ بہیجا ایک کنوین پر آیا کہ اوسمین پانی نہایت شیرین تہا اپنا لعاب دہن حضرت نے اوس چاہ مین
ڈالدیا پس وہ پانی شور اور تلخ ہوکر خشک ہو گیا چنانچہ وہ کنوان اب تک یمن مین مشہور ہے اور
اسی قبیل سے کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اونحضرت نے اپنی اصحاب مین
سے ایک شخص سے فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ مین تجہکو کیفیت سلمان اور ابوذر کی اسلام لانی کی بتاؤن
اوسنی عرض کی کہ مین سلمان کی اسلام لانی سے واقف ہون لیکن آپ کیفیت ابوذر کی اسلام لانی کی
فرمائیے پس حضرت نے فرمایا کہ ابوذر مکہ معظمہ سے ایکمقام بطن مر مین رہتی تہی گوسفندونکو چراتی تہی
کہ ناگاہ ایک بہیڑیا اونکی طرف سی آیا ابوذر نے اوسکو اپنی عصا سے بہگا دیا بہیڑیا بائین طرف سی آیا
ابوذر نے اوسکو ایک عصا مارا اور کہا کہ مینی تجہسا بہیڑیا خبیث نہین دیکہا اور وہ بہیڑیا جناب
رسالت پناہ کی اعجاز سی گویا ہوا اور کہنی لگا واللہ اہل مکہ مجہسی بدتر ہین کہ خداوند عالم نی اونپر
اپنا پیغمبر بہیجا اور وہ لوگ اونکی طرف نسبت دروغ کی کرتی ہین اور اونکی شان مین کلمات
بیہودہ کہتی ہین اور ابوذر نے یہ سنکر اپنی عورت سی کہا کہ میرا توشہ اور لوٹہ اور عصا لی آ اور یہ لیکر
مکہ کیطرف روانہ ہوئی کہ جو بہیڑیئے نے کہا ہی اوسکو دریافت کرون الغرض بعد طی مسافت کی اوس وقت
مکہ مین پہونچی کہ ہوا بہت گرم تہی اور بسبب زحمت راہ کی اونپر تشنگی غالب تہی کہ نزدیک چاہ زمزم
کی آئی اور اوسمین سی ایک لوٹا پانی کا نکالا دیکہا تو وہ دودہ سے بہرا ہوا تہا اوسوقت ابوذر کی دل مین
آیا کہ یہ اوس پیغمبر کا معجزہ ہی جسکی مجہکو بہیڑیئی نے خبر دی تہی اور اوسکو پیکر مسجد مین آئی دیکہا
کہ کچہ لوگ قریش سی حلقہ باندہی بیٹہی باتین کرتی تہی اونکی پاس بیٹہ گئی دیکہا کہ وہ لوگ اوس پیغمبر کو برا کہتی ہین

جیسا کہ اوس بیٹری نی کہا تہا یہانتک کہ آخر روز ہوا کہ ناگاہ حضرت ابوطالب تشریف لائی اور وہ لوگ
اونکو دیکہکر آپسمین کہنی لگی کہ جسکی ہمراہ ہوا اونکا چچا آتا ہی اوسوقت اون لوگون نی حضرت کی مذمت
سی اپنی زبان بند کی اور حضرت ابوطالب سی باتین کرنی لگی ابوذر کہتی ہین جسوقت کہ حضرت ابوطالب
اون لوگون مین سی اوٹہی مین اونکی ساتہہ ہوا اونہون نی پہر کر میری طرف فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہی مین نی
عرض کی کہ مین اوس پیغمبر کی تلاش مین آیا ہون جو تم مین مبعوث ہوا ہی حضرت ابوطالب نی فرمایا کہ تجہکو اونسی کیا
کام ہی مین نی عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ اونکی نبوت پر ایمان لاؤن اور جو کچہہ وہ فرماوین اوسکا اقرار کرون
حضرت ابوطالب نی فرمایا کہ تو اپنی اس قول پر ثابت رہیگا مینی عرض کی البتہ پہر حضرت ابوطالب نی فرمایا کہ تو کل اسیوقت
میری پاس آنا کہ مین تجہکو اونکی خدمت مین پہونچا دونگا اور مین اوس مسجد مین تمام شب رہا جب صبح ہوئی
اور مین اونکا فرو مین بیٹہا دیکہا کہ پہر وہ حضرت کی مذمت کرنی لگی اور جب حضرت ابوطالب
تشریف لائی اونسی اور باتین کرنی لگی جب حضرت ابوطالب پاس اونکی اوٹہی مین اونکی ہمراہ ہوا اونہون نی
مجہسی فرمایا جو کہ کل تو نی مجہسی کہا تہا اوسپر عمل کریگا مینی عرض کی البتہ اور وہ مجہکو حضرت حمزہ کی گہر لیگئی
مینی اونکو سلام کیا اونہون نی مجہسی فرمایا کہ تو پیغمبر کو کسلئی چاہتا ہی مینی عرض کی کہ مین اونکی رسالت کا ایمان
لاؤنگا اور اونکی حکم کو بجا لاؤنگا پہر اونہون نی مجہسی فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ خداوند عالم واحد ہی اور
حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اوسکی رسول ہین مینی کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
اور حضرت حمزہ مجہکو حضرت جعفر طیار کی گہر لیگئی اور مینی اونکو بہی سلام کیا اور اپنی حاجت بیان کی وہ
مجہکو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی دولتسرا پر لیگئی مینی اونحضرت کو بہی سلام کیا اور اپنی حاجت عرض کی

اور کلمہ شہادتین پڑہا اور وہ حضرت مجکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمتمین لیگئی اور جناب
کو سلام کیا اور بیٹہہ گیا مجسی فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہی مینی عرض کی کہ مین آپکی رسالتکا ایمان لایا ہون
پس جو حکم ہو اوسکو بجا لاؤن حضرت نی فرمایا کہ تو کلمہ شہادتین کو پڑہ جب مینی پڑہا مجسی فرمایا ای
ابوذر تو ابہی اپنی وطن کو جا کہ تیری جاتی جاتی تیری چچا کا بیٹا فوت ہوگا اور سوای تیرے اوسکا کوئی وارث نہین ہی
تو اوسکا مال لینا اور اپنی اہل وعیال مین رہنا جبتک کہ میری نبوت ظاہر ہو جب ظاہر ہووے میرے پاس آنا پس ابوذر رخصت
ہوکر اپنی گہر آئی کہ اونکی چچا کا بیٹا مرچکا تہا ابوذر نی اوسکی مال کو لیا اور اپنی صرف مین لائی اور اپنی
گہر مین رہی یہانتک کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مدینہ مین ہجرت فرمائی اور اسلام نی رواج پایا
اوسوقت ابوذر حضرتکی خدمت مین حاضر ہوئی پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی اوس سے فرمایا کہ
کہ یہ صورت ابوذر کی اسلام لانیکی ہی اور تو نی خبر سلمانکی اسلام لانیکی تو سنی ہی چونکہ اوسنی خطا کی تہی کہ
حضرت سی دونو کی احوال کو نہ پوچہا تہا اوسوقت وہ کمال پشیمان ہوا اور حضرت سے التماس کیا کہ کیفیت سلمان
کی ہی اسلام لانیکی فرمائی حضرت نی کچہہ نہ فرمایا اور معلوم ہو کہ جناب اقدس الہی نی بواسطہ حضرت سید الانام
صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کی ابوذر کو بسبب شوق ہی اسلام کی کرامات جلیل کرامت فرمائی جیسا کہ اونکی
اور ابن شہر آشوب نی ابوذر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ ابوذر نی کہا کہ مین ایکروز حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین گیا حضرت نی مجہسی فرمایا کہ ای ابوذر تیری گوسفندونکا کیا ماجرا تہا
مینی عرض کی کہ اونکا قصہ عجیب ہی کہ مین ایکروز نماز پڑہتا تہا کہ ناگاہ ایک بہیڑئی نی میری گوسفندونپر
حملہ کیا اور اونمین سی ایک کو پکڑ لیا مینی نماز نہ توڑی ارشاد القلوب مین ہی کہ ابوذر نی عرض کی آنحضرت

نماز نہ توڑی ہر چند کہ شیطان نی بہیر کر دلمین وسوسہ ڈالا کہ تو مال دنیا سی کچہہ نہین رکہتا پس اگر
تو نی نماز قطع نکی تو یہ بہیڑیا تیری گوسفند کو زندہ نچھوڑیگا اور پہر تیری ہاتہ مین کوئی چیز باقی نرہی
گی لیکن اوسوقت میری دلمین آیا کہ اگر میری ہاتہ سی مال دنیا جاتا ہی جای مگر الحمد للہ
کہ میری ہاتہ مین ایمان نبی برحق کا اور محبت اونکی اہلبیت ﷺ کی موجود ہی کہ یہ مال دنیا سی بہتر ہے
پس مین نماز مین مشغول رہا کہ ناگاہ ایک شیر آیا اور اوسنی بہیڑیی سی گوسفند کو چہڑا کر گلی کیطرف
روانہ کیا اور مجہسی کہا ای ابوذر اپنی دلکو نماز کیطرف رجوع رکہہ کہ خداوند عالم نی مجہکو تیری گوسفند پر
موکل کیا ہی اور جب مین نماز سی فارغ ہوا اوس شیر نی مجہسی کہا کہ ای ابوذر جناب رسولخدا ص
کی خدمت مین جا کی عرض کر کہ خدای عزوجل نی آپکی مصاحب کی گوسفندون پر ایک شیر
مقرر کیا ہی کہ اونکی محافظت کری اور اسیطرح ایک اور روایت مین منقول ہی کہ حضرت رسالت
پناہ صلعم نی سفینہ آزاد کردہ اپنی کو نامہ دیا کہ یمن مین معاذ کی پاس لیجا اوسنی اثنای راہ مین ایک
شیر کو دیکہا کہ وہ درمیان راستی کی بیٹہا ہی اور وہ خوف مین آکی شیر سے کہنی لگا کہ مین
جناب رسولخدا صلعم کا قاصد ہون اور اوس جناب کا نامہ معاذ کی پاس لیی جاتا ہون اور وہ شیر
یہ سنکی بقدر ایک تیر پرتاب کی آگی سی ہٹ گیا اور وہان ایک آواز بلند کر کی راہ سے دور
چلا گیا اور جسوقت کہ سفینہ اوسطرفسی پہرا اور اونی پہر اوسی جا پر اوس شیر کو دیکہا اور پہر اونی راہ
سی دور جا کر ایک آواز بلند کی پس سفینہ جب حضرتکی خدمتمین حاضر ہوا اور یہ نقل بیانکی حضرت نی فرمایا
کہ ای سفینہ اوسکی پہلی صدا مین کہ اوسنی تجہسی پوچہا کہ حضرت رسولخدا صلعم کسطرح ہین اور دوسری صدا

مایوس ہوا تو ایک کافر نی اوس سے کہا کہ اگر تو کہے تو مین تجھکو اوس شخصکو بتا دون کہ جو سرکشون سی لوگون کے
حقوق کو دلوا دیتا ہی اوس نی حال اضطرار مین پوچھا وہ کون ہین اوس کافر نی بقصد غنا حضرتکو بتایا
اصلی کہ ابو جہل اوس سے ازروی مذاق کہتا تھا کہ کوئی سبب ایسا ہو کہ محمد میری پاس کسی کام کو آئین اور پناہ بخدا مین اون
استہزا کرون اور اونکی حاجت روا نکرون غرض وہ اونٹ کا بیچنی والا آخر اونکی خدمت مین جا حاضر ہوا اور
عرض کی کہ مینی سنا ہی کہ آپکو عمرو بن ہشام سی راہ و رسم زیادہ ہی اوسنی میرا اونٹ مول لیا ہی اور اوسکی
قیمت نہین دیتا آپ اوس سے میری شفارش کرین حضرت ازراہ حسن خلق کی اوٹھہ کھڑی ہوی اور
اوسکی ساتھہ عمرو بن ہشام کی پاس تشریف لائی اور اوس سے فرمایا کہ ای ابو جہل اس شخصکی حقکو ادا کر اور
جبتک قیمت اوسکی کوئی نجانتا تھا پس وہ فورا اوٹھہ کھڑا ہوا اور قیمت اوسکی اونٹ کی اوسکی حوالے
کر دی اور جب وہ مرد اپنی محفل سی چلا اوسکی یارون نی اوس سے کہا کہ تو محمد سی ڈر گیا ابو جہل نی کہا وای
تمپر جانتی ہی کہ تم میرا حال سنو اور اوسکو قبول کرو جسوقت کہ مینی حضرت کو دیکھا کہ اونکی دہنی طرف کچھہ لوگ
تہی اور اونکی ہاتھون مین حربی چمکتی تہی اور بائین طرف اونکی دو اژدہی تہی کہ دہن اپنی دانتونکو
چباتی تہی پس اونکی تند اور تیز نگاہون سی مجھکو نہایت خوف آیا اگر مین شتر کی قیمت نہ دیتا تو وہ دونو
اژدہی مجھکو کاٹ کہاتی اور میری شکم کو چاک کرتی اور حضرت امیر المومنین ع نی یہودی سی فرمایا کہ یہ معجزہ
حضرت رسولخدا ص کا حضرت موسی کی معجزی سی زیادہ ہی بلکہ اون معجزہ حضرتکا یہ ہی کہ اونسی گوشت بریان
بہی کلام کرتا تھا جیسا کہ حضرت امیر المومنین ع نی ایک یہودی سی فرمایا کہ اگر تو حضرت عیسی کا اعتقاد رکہتا
ہی کہ وہ مردون سی کلام کرتی تہی پس جناب رسالت پناہ ص کا معجزہ اونکی معجزی سی زیادہ ہے

کہ جس وقت اوس جناب نے اہل طائف کو محاصر فرمایا اونہون نے ایک بکری کو ذبح کر کے اوسکے گوشت مین
زہر ملایا اور اوسکو کباب کر کے حضرت کی خدمت مین گذرانا اور وہ گوشت بریان حضرت خدا سے گویا ہوا
اور عرض کیا کہ لا تاکلنی فانی مسموم یعنی نکھا مجھے آپ مجھ تحقیق کہ مجھے مین زہر ملایا گیا ہے پس گویا
ہونا حیوانات بیزبانکا اوس جناب سے خود بریان تو طرفہ تماشا ہے جائی کہ گوشت بریان دسوان
معجزہ یہ ہے کہ حضرت سے درخت بھی کلام کرتے تھے جیسا کہ نہج البلاغہ مین جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہین کہ ایکروز مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس حاضر تھا کہ اون حضرت کی خدمت مین
کچھ لوگ شرفا قریش سے آئے اور اونہون نے کہا اے محمد تم دعوی پیغمبری کا کرتے ہو اور تمہارے
کسی حضرتنے یہ دعوی نہین کیا ہے پس ہم تم سے ایک امر کا سوال کرتے ہین اگر تمنے اوسکا جواب دیا تو ہم
جانینگے کہ تم پیغمبر ہو اور اگر تمنے جواب باصواب نہ دیا تو ہم جانینگے کہ تم ساحر ہو اور دروغگو حیات القلوب مین
آخوند علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ تمہارا کیا سوال ہے اونہون نے کہا کہ اس
درخت کو ہمارے پاس بلالو اور یہ جڑ سے اوکھڑ کر آئے اور تمہارے پاس کھڑا ہو حضرت نے فرمایا کہ
خدا سب چیز پر قادر اور توانا ہے پس اگر مین اس درخت کو بلالون تو تم ایمان لاؤ گے اونہون نے کہا
البتہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تمنے سوال کیا ہے مین تمکو دکھلا دیتا ہون لیکن مین جانتا ہون کہ تم ایمان
نہ لاؤ گے بلکہ تم مین سے ایک جماعت ایسی ہے کہ جنگ بدر مین کشتہ ہوگی اور چاہ بدر مین گریگی اور تم مین سے
ایک جماعت ایسی ہے کہ وہ لشکرونکو تیار اور آراستہ کر کے جنگ احزاب مین آوے گی پس حضرت نے اوس درخت
سے فرمایا کہ ای درخت اگر تو خدا اور رسولخدا اور روز قیامت کا ایمان رکھتا ہے اور یہ جانتا ہے

کہ میں نبی پیغمبر اور رسول خدا ہوں تو باذن خدا جڑ سے اوکھڑ کے میرے پاس آ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ قسم اوس خداوند جلیل کی کہ اونے جناب رسول خدا کو برسالت بھیجا ہے وہ درخت زمین سے
اوکھڑ کے حضرت کی طرف روانہ ہوا اور زمین سے ایک آواز آتی تھی مانند آواز پرندونکی اور وہ درخت
حضرت کے پاس آکے ایستادہ ہوا اور اپنا سایہ حضرت کے سر مطہر پر ڈالا اور اپنی ایک شاخ کا حضرت کے
سر مبارک پر چتر کیا اور دوسری شاخ سے میرے سر پر سایہ کیا اور میں حضرت کی دہنی طرف کھڑا تھا او
یہ معجزہ دیکھکر کافرون نے کہا کہ ای محمد اسے کہو کہ دو نیم ہو کر نصف تمہارے پاس رہے اور نصف اپنی جگہہ پر چلاجاے
جسوقت کہ حضرت نے اوس درخت سے فرمایا اور وہ دو نیم ہو کر نصف اپنی جگہہ پر چلا گیا پھر اونکا فرون نے
کہ اس نصف کو بھی کہو کہ او سمین جاکے ملجاے تب حضرت نے فرمایا نصف اوس نصف میں جاکے ملگیا
اور حالت اصلی پر ہوگیا او سوقت میں نے کہا لا اله الا الله جو کہ پہلے ایمان لایا ہو وہ میں ہو پس ان کافرون نے
کہا کہ تم بڑے ساحر ہو اور تمہارا جادو عجیب ہے اور تمہاری تصدیق نہیں کرتا مگر یہ شخص جو کہ تمہاری
پہلو میں کھڑا ہو گیا ہو ان معجزونسے کہ حضرت کی اثبات دعوی پر پہاڑ بھی گواہی دیتے تھے
جیسا کہ تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خداوند عالم نے آیہ
یہود و نکی مذمت میں نازل فرمایا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً الآیہ یعنی ای یہود
ہیں دل تمہاری پس وہ مثال پتھر کی ہیں بلکہ شدید تر ہیں سختی میں اسواسطے کہ بعضی پتھر سے تو
اونسے نہرین جاری ہوتی ہیں او سوقت یہودیوں نے کہا ای محمد تم دعوی کرتے ہو کہ ہماری دلون میں
نہیں ہے اور ہم اپنی مال کو راہ خیر میں خرچ او مساکین کو نہیں دیتے ہیں اور تم ہمکو کہتے ہو کہ ہماری دلوں سے پتھر

زیادہ نرم ہی پس تم کسی پہاڑ کی پاس چلو اگر وہ تمہاری اس قول کی گواہی دی تو ہم پر لازم ہی کہ ہم تمہاری
متابعت کرین اور اگر وہ تمہاری تکذیب کری یا تمکو جواب نہ دی تو ہم جانینگی کہ تم جہوٹی ہو پس حضرت
نی فرمایا بہتر ہی تم جس پہاڑ کو تجویز کرو مین اوسکی پاس چلون یہودیون نی ایک پہاڑ کو تجویز کیا کہ وہ
وہانسی دور تہا اوسکی پاس حضرت کو لیگئی حضرت نی اوس پہاڑ سی فرمایا کہ مین تجہسی پوچہتا ہون تجہکو
محمد اور اونکی آل اطہار کی کہ خداوند عالم نی اونکی نامونکی لینی سی تو بہ آدم قبول فرمائی اور اونہین نامون کی
برکت سی عرش کو سبک کیا اور آٹہہ فرشتونکی دوش پر قرار دیا سچ کہہ تو کہ یہودیونکی دل مین کس قدر
قساوت ہی یہ سن کر پہاڑ ہلگیا اور اوسمین سی پانی جاری ہوا اور ایک آواز بلند ہوئی کہ ای محمد مین
گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خدای برحق ہین اور تمامی عالم کی پیشوا اور سردار ہین اور مین اسکی
گواہی دیتا ہون کہ ان یہودیونکی دل پتہر سی بہی زیادہ سخت ہین اسلیئی کہ کبہی پتہر سی پانی نکلتا ہی
لیکن انکی دل نہین پسیجتی ہین اور مین اسکی بہی گواہی دیتا ہون جو یہ آپکی طرف نسبت دروغ کی
کرتی ہین یہ خود کاذب اور دروغگو ہین اور پروردگار عالم پر افترا اور بہتان کرتی ہین پہر حضرت
نی فرمایا ای کوہ مین تجہسی پوچہتا ہون کہ خداوند عالم نی تجہکو میری اطاعت کا حکم دیا ہی
پس مین جو کچہہ تجہسی کہون اور پوچہون اوسکو بیان کر کہ خدای عز و جل نی محمد اور اونکی آل اطہر
کی برکت سی نوح کو طوفان سی نجات بخشی اور ابراہیم پر آتش سرد کی اور اونکو اوس آتش مین
سلامت رکہا اور تخت فیروزہ پر متمکن فرمایا اور اوسپر فرش الوان رنگین بچہایا تہا کہ شان اوسکی کسی
بادشاہ نی نہ دیکہا نہ سنا ہو اور اوس تخت پر انواع اور اقسام کی درخت تہی کہ اوسمین ہر ایک

یہ تھی جو وقت کہ تو پھر اوسنے کہا کہ رسولخدا کو میرا سلام پہونچانا اور اسیطرح راوندی وغیرہ نے شیعہ
اور سنی دونوں کی محدثوں نے روایت کی ہے کہ سفینہ نامی آزاد کردہ جناب رسولخدا کہتا ہے کہ حضرت نے مجھکو ایک جنگ
میں کہ میں بھیجا تھا اور میں کشتی پر سوار ہوا اتفاقاً بیچ دریا میں کشتی ٹوٹ گئی اور میرے سب رفیق اور اسباب
غرق ہو گیا اور میں ایک تختہ پر تنہا رہگیا کہ ناگہان ایک ایسی موج آئی کہ اوسنے مجھکو پہاڑ پر پہونچا دیا
جب میں پہاڑ پر آیا دوسری موج نے مجھکو پھر دریا میں ڈالدیا اسیطرح کئی مرتبہ ایک موج آئی پہاڑ پر مجھکو پھینک
دیتی تھی اور دوسری موج آئی دریا میں ڈالدیتی تھی آخر ایک موج نے آکے مجھکو خشکی میں پہنچایا اور میں نے شکر خدا
کیا پھر میں کنارہ دریا کے سرگردان اور حیران پھرتا تھا کہ ناگہان میں نے دیکھا کہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور وہ مجھکو
دیکھکر میری طرف چلا اور اوس وقت میں نے اپنی جان سے ہاتھ دھو لیے اور جناب باری میں دعا کی کہ خداوندا میں تیرا بندہ ہوں اور آزاد
کردہ تیرے پیغمبر کا ہوں اور تو نے مجھکو غرق ہونے سے نجات دی آیا اب تو نے مجھپر شیر کو مسلط کیا ہے کہ ناگہان
میرے دل میں آیا اور میں نے شیر سے کہا کہ اے شیر میرا نام سفینہ ہے اور میرے مولا جناب رسولخدا ہیں انکی بحرمت
اور جناب کی مجھکو ہلاک کر واللہ جب میں نے یہ کہا وہ شیر مثل گربہ ہو گیا میرے پاس آیا اور اپنا مونھ میرے دونوں
پاؤں پر اور کبھی بائیں پر ملتا تھا اور بعد اسکی میرے مونہہ کیطرف دیکھکے بیٹھ گیا اور مجھکو اشارہ کیا کہ مجھپر سوار ہو
جب میں اوسپر سوار ہوا اور وہ مجھکو بسرعت تمام ایک جزیرہ میں لیگیا کہ جہاں درخت میوہ دار بہت تھے اور پانی
بھی شیرین تھا اوسنے مجھکو اشارہ کیا اور میں اوسپر سے اترا اور میں نے پانی پیا اور اون میں سے کچھ میوے
کھائی اور کچھ پتی توڑ کی اپنی عورتیں کو چھپایا اور کپڑونکو پانی میں غوطہ دیا جب میں اوس سے فارغ
ہوا پھر وہ شیر بیٹھ گیا اور مجھکو اشارہ کیا کہ سوار ہو جب میں سوار ہوا وہ مجھکو دریا کی کنارے لیگیا میں نے دیکھا

که ایک کشتی چلی جاتی ہی اوس وقت مینی کپڑیکو ہلایا اور اونہون نی دیکہا اور کشتی کو پہیر کی میری پاس آئی
اور مجہکو شیر پر سوار پایا اور اونکو نہایت تعجب ہوا اور کہا لا الہ الا اللہ تو کون ہی جن یا انسان مینی کہا مین
سفینہ ہون اور میری مولا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور اونہین جنابکی خاطر سی یہ شیر میرا مطیع ہوا
جب اونہون نی حضرتکا نام مبارک سنا کشتی ٹہرالی اور اوسکی بادبان اوتارکے لنگر ڈالدیا اور ایک چہوٹی کشتی
پر دو شخصونکو سوار کرکی میری لیتی کپڑی بہیجی مین شیر پر سی اوترا اور وہ شیر مجہسی دور کہڑا ہوکی مجہکو دیکہنی لگا جب
مین کپڑی پہن چکا اونمین سی ایک شخص نی کہا کہ تم میری کاندہی پر سوار ہو تا مین تمکو کشتی پر پہنچا دون
اوس وقت مین شیر کی پاس گیا اور مینی اوس سی کہا کہ خدا تجہکو جزای خیر دی واللہ مینی دیکہا کہ شیر کی اوسکی
آنکہون سی آنسو جاری ہوی اور وہ اوسی جگہ کہڑا رہا یہانتک کہ مین کشتی پر سوار ہوا اور مجہکو دیکہتا رہا جبتک کہ
مین اوسکی نظر سی غایب ہو گیا ساتوان معجزہ حضرتکا یہ ہی کہ نابینا کو بینائی اور مبروص کو شفا
بخشتی تہی اور امور غیب کی خبر دیتی تہی جیسا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مکی مین تشریف رکہتی تہی کہ ایکروز حضرتسی کافران قریش نی کہا کہ
ای محمد ہمارا پروردگار ہبل کہ بڑا بت ہی اور بیمارونکو شفا دیتا ہی اور ہمکو ہلاکت سی نجات بخشتا ہی حضرت
نی فرمایا کہ یہ دروغ کہتی ہو وہ کسی چیز پر قادر نہین اور پروردگار عالم ہر چیز پر قادر ہی کافرون نی کہا ای
محمد ہم ڈرتی ہین کہ ہبل تمکو اندہا کردی اور مرض فالج اور لقوی مین مبتلا کردی اسلئی کہ تم اوسکی پرستش سی لوگونکو
منع کرتی ہو حضرت نی فرمایا کہ مرض و شفا کا دینی والا خداوند عالم ہی کافرون نی کہا ای محمد اگر تم سچ کہتی ہو تو
اپنی خدا سی کہو کہ ہمکو ان بلاؤن مین گرفتار اور مبتلا کری تا ہم ہبل سی سوال کرین کہ وہ ہمکو شفا دی اور تمکو

اور یہی معلوم ہو کہ ہبل تمہارے پروردگار کا شریک ہی اوس وقت جبرئیل نی آکی خبر کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

جناب اقدس الٰہی نی فرمایا ہی کہ تم کچہہ لوگون پر نفرین کرو اور کچہہ لوگ تجپر نفرین کرین تا اونکو بلا و محنت گرفتار

کرون اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اون مین سے بیس آدمی پر نفرین فرمائی اور دس آدمیون پر حضرت

امیرالمومنین علیہ السلام نی اوسی وقت وہ سب اندہی ہو گئی اور فالج اور لقوہ مین مبتلا ہو گئی اور بال

اونکی گر پڑی اور بدن مین سفید داغ ہو گئی اور ہاتہہ اور پاؤن جدا ہو گئی اور اونکا کوئی عضو صحیح نرہا

سوای زبان اور کان کی جب یہ حال اون لوگون کا ہو پہنچا اور اونکی تھر با آگئی اونکو ہبل کی پاس لی گئی اور

اوس سے کہا کہ محمد اور علی نی نفرین کی ہی اور انکا یہ حال ہو پہنچا ہی تو انکو شفا دی اور اچہا کر دی

اوس وقت بقدرت خدا ہبل گویا ہوا اور کہنی لگا کہ ای دشمنان خدا مین کسی امر پر قدرت نہین رکہتا

اور مین اوس خدا کی قسم کہتا ہون کہ جسنی محمد کو انپی تمام خلق پر بہیجا ہی اور اونکو سب پیغمبرون سی

بہتر اور افضل کیا ہی کہ اگر مجکو بہی وہ نفرین کرین تو میری سب اعضا اور جوارح جدا ہو جائین اور گر

پڑین اور پہر میری اجزا کو ہوا مین اوڑا دین کہ میرا کچہہ اثر باقی نرہی اور وہ کافر ہبل سی نا امید ہو کی

حضرت کی خدمت مین پہر آئی اور فریاد کی ای محمد ہماری امید قطع ہوئی اور تم ہماری واسطی دعا کرو

اور انپی خدا سی کہو کہ ہمکو ان بلاؤن سی نجات دی اور اب ہم عہد کرتی ہین کہ تمکو کوئی پہر ایذا نہ دینگی

اور اون مین سی دس کو کہ جن پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی نفرین کی تہی حضرت کی سامنی حاضر کیا

اور اون دس آدمیونکو جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی سامنی حاضر کیا اور اون دونون گروہونکو نی اونسی

فرمایا کہ تم سب انپی آنکہین بند کر کی کہو کہ خداوندا ہم تجکو قسم دیتی ہین محمد اور اونکی آل طاہرین کی

کہ ہمکو صحت عنایت فرمائیں جو وقت کہ یہ اون بہو سے کہا صحیح او سالم ہوگئی اور ایمان لائی اور باقی
کفار قریش اپنی شقاعت سے بے پروا رہے حضرت نے اونسے فرمایا جو کہ ایمان لائے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمہاری اعتقاد کو
زیادہ کردون اونہون نے عرض کی البتہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وہ چیز بتا دون جو کہ تم کہا کے اور جہوڑ کے
آئے ہو او سوقت حضرت نے ملائکہ سے فرمایا کہ انکے کہانیکو مع دسترخوان اوٹھالاو دیکھا کہ ہر ایک سے او نکا کہانا مع
دسترخوان چلا آیا حضرت نے اوس کہانے سے فرمایا اے طعام بامر خدا کہہ کہ اونہون نے تجہسے کس قدر کہایا اور کس قدر چہوڑ دیا تہا
پس وہ طعام گویا ہوا اور ہر ایک شخص کی مقدار غذا کو بتا دیا حضرت نے پہر فرمایا اے طعام کہہ کہ مین کون ہون سو طعام
نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین پہر حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ کون ہین طعام
نے کہا کہ یہ آپکے بہائی اور وزیر اور خلیفہ ہین اور سب خلفا سے بہتر ہین راوی نے حضرت امام حسن عسکری ع
سے پوچہا آیا حضرت رسولخدا کے معجزہ اور جناب امیر علیہ السلام کے معجزے مثل معجزہ حضرت موسی کی ہے
حضرت نے فرمایا کہ علی بمنزلہ جان رسول تہے اور علی کے معجزے رسولخدا کے معجزے تہے اور رسولخدا کے معجزے
علی کے معجزے تہے اور جناب اقدس الہی نے کسی پیغمبر کو جو معجزہ دیا تہا وہ سب معجزے بلکہ اونسے زیادہ پیغمبر آخر الزمان
کو عنایت فرمائے تہے آٹہوان معجزہ حضرت کا حضرت موسی کے معجزے سے بہتر تہا جیسا کہ احتجاج طبرسی مین
حدیث طولانی مین منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ایک یہودی نے کہا کہ حقتعالی نے حضرت
موسی کو ایک عصا دیا تہا کہ وہ وقت اظہار معجزہ کے بصورت اژدہا ہو جاتا تہا حضرت نے فرمایا کہ خلاق نے
ہمارے پیغمبر کو اس سے بہتر معجزہ کرامت فرمایا تہا چنانچہ ابوجہل ابن ہشام نے ایک شخص سے ایک اونٹ مول لیا تہا
اور اوسکی قیمت نہ دیتا تہا اور شراب و کباب مین مشغول رہتا تہا اور جب وہ اونٹ بیچنے والا اوسکی حیلہ سازی سے

ل کی میوی اور ہر طرح کی پھول لگی ہوئی تھی کو وہ نی کہا جو کچھ آپنی فرمایا سچ اور حق ہی اور مین گواہی
دیتا ہون کہ اگر آپ خدا سی سوال کرین کہ دنیا کی تمام آدمیونکو خوک اور میمون کر دی تو وہ سب کو سور اور
اور بندر کر دی اور اگر آپ خدا سی چاہین کہ سب آدمیونکو فرشتہ کر دی تو وہ سبکو فرشتہ کر دی اور اگر آپ
خدا سی دعا کرین کہ آتش کو یخ کر دی اور یخ کو آتش تو وہ اسیطرح کر دیگا اور اگر آپ خدا سی کہین کہ آسمان
کو زمین پر لا اور زمین کو آسمان پر لیجا تو وہ اسیطرح کر دیگا اور مین انکی بھی گواہی دیتا ہون کہ خداوند عالم
نی آپکی فرمانبردار مین آسمانونکو اور زمینونکو اور پہاڑونکو اور دریاونکو دیا ہی پس جو کچھ کہ آپ حکم فرماوین
ہم اوسکو بجا لاوین اور بعد مشاہدہ اس معجزہ کی یہودیون نے کہا ای محمد تمنی اپنی کسی اصحاب کو اس پہاڑ کی
پیچھی بٹھایا ہی کہ وہ یہ باتین کرتا ہی اور تم ہمسی کہتی ہو کہ پہاڑ بولتا ہی اگر سچ ہی تو تم پہاڑ سی دور
جا کی اوسکو اپنی پاس بلاؤ پس اگر وہ آیا تو ہم جانینگے کہ تیرا معجزہ ہی اوسوقت حضرت نی ایک پتھر کو
کہ بوزن پانچ رطل کی تھا اشارہ کر کی فرمایا کہ ای سنگ اے حجر آ جب وہ پتھر قریب آیا حضرت نی یہودیونسی فرمایا
کہ تم سب اسکو اوٹھا کر سنو کہ یہ کیا کہتا ہی اور وہ سنگ بحکم خدا گویا ہوا اور آواز آدمی ہی وہی کہا جو کچھ پہاڑ کو
آتی تھی حضرت نی پھر فرمایا آیا اس سنگ کی پشت پر کوئی آدمی ہی کہ وہ تمسی باتین کرتا ہی یہودیون نی کہا نہین
لیکن آپ پہاڑ سی دور جا کی اوسکو اپنی پاس بلا لیوین اور اوسسی کہین کہ درمیان سی دو حصی ہو جاے
اور اوپر کا حصہ نیچی آوی اور نیچی کا حصہ اوپر جاے حضرت نے اونکی واسطی اتمام حجت کر اوس پہاڑ سی دور
جا کی فرمایا کہ ای پہاڑ بحق محمد اور اونکی آل اطہار کی باذن خدا میری پاس آ پس وہ پہاڑ
مثل اسپ رہوار کی بسرعت تمام حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم آپکی مطیع اور فرمانبردار ہین جو کچھ کہ حکم

ہو بجا لاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ تو زمین سے اوکھڑ کے دو نیم ہو جا اور نصف نیچے کا اوپر جاوے اور
نصف اوپر کا نیچے آئے پہاڑ نے عرض کی کہ اگر آپکا حکم ہو تو میں اسیطرح ہو جاؤں حضرت نے فرمایا ہاں
پس وہ اسیطرح ہو گیا اور گروہ نے یہودیوں نے کہا کہ آیا یہ معجزہ حضرت موسی کی معجزے سے کم ہے کہ
تم سب جن پر ایمان لاتے تھے اوس وقت سب یہودی حیران ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور بعضوں نے انمیں سے
کہا کہ ہمکو چارہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ شخص نصیب ور ہے اور جو کہ صاحب نصیب ہیں جو کچھ کہ
چاہتے ہیں وہی ہو جاتا ہے بار ہا آن معجزہ حضرت کا یہ ہے کہ مردونکو زندہ کرتے تھے جیسا کہ حضرت امام رضا
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک روز خدمت میں جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قریش جمع ہو کے
آئے اور سوال کیا کہ ہمارے مردونکو زندہ کرو حضرت نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ تم صحرا میں
جاکے انکے مردونکا نام لیکر بآواز بلند کہو کہ محمد رسولخدا نے تمسے فرمایا ہے کہ بحکم خدا اوٹھہ کھڑے ہو اور
جناب امیر المومنین علیہ السلام تشریف لیگئے اور حضرت کی طرف سے ارشاد کیا وہ سب زندہ ہو گئے اور
اپنے اپنے سرونسے خاک جھاڑنے لگے پس قریش نے اونسے جاکے پوچھا کہ آیا تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کو جانتے ہو اونہوں نے کہا کہ وہ بیشک نبی ہیں اور خداوند عالم نے اونکو واسطے تمہاری ہدایت کے
بھیجا ہے اور ہم آرزومند ہیں کہ اگر اونکا زمانہ ہماری زندگی میں ہوتا تو ہم بھی اونپر ایمان لاتے اور
اسیطرح کی معجزے حضرت کی بہت ہیں اور اخبار اور احادیث بھی بیشمار ہیں لہذا بنا بر اختصار کے
انہیں چند معجزوں پر اتفاق کیا کہ انہیں سے مطلب حاصل ہو مناسب چوتھا معراج کی کچھ بیان
میں ہے پس پوشیدہ نہ رہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصائص خصیصہ سے ایک ہے

معراج بھی ہی کہ اسپر آیات اور روایات بہت وارد ہین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى
بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ
آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ یعنی منزہ ہی وہ خدا کہ سیر کرائی اوسنی بندے کو رات کو مسجد الحرام سے
طرف مسجد اقصی کی کہ وہ مسجد ہی کہ برکت عطا کی ہمنی گردا گرد اوسکی واسطی اوس شخص کی کہ دکہلاوین
ہم اوسکو نشانیان عظمت اور جلال سی اپنی تحقیق کہ خدا عالم ہی ہر چیز کا جو سنتی اور دیکہنی کی
ہی پس بعضی علماء فرماتی ہین کہ مراد مسجد الحرام سی مکہ معظمہ ہی اسلیے وہ محترم ہی باعث اخوند علیہ الرحمہ مجلسی فرماتی
ہین کہ ٹہیک ہی اور مراد مسجد اقصی سی وہ مسجد ہی کہ شام مین معروف اور مشہور ہے اور اکثر حدیثون سی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ اوس سے بیت المعمور ہی کہ وہ چوتہی آسمان پر ہے اور اوسکا فاصلہ مسجد الحرام کی بہ نسبت مسجدون
سی زیادہ ہی اور وجہ تسمیہ قرآن مجید مین مسجد اقصی سی بیت المعمور ہو یہ مسجد شام تو حضرت کی تشریف
لیجانی سی بیت المقدس مین لازم نہین آتا کہ مسجد اقصی سی قرآن مین بہی وہی مراد ہو پس ہو سکتا ہے
کہ مسجد الحرام سی مسجد شام اور وہان سے بیت المعمور تشریف لیگئی ہون اور قرآن مین مسجد اقصی سے مراد بیت المعمور
ہی ہو واسطی کہ حضرت بیت المقدس مین بہی تشریف لیگئی تہی جیسا کہ اکثر حدیثون مین وارد ہے
اور احتجاج طبرسی مین روایت ہی جس وقت کہ خداوند عالم نی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ پر نبوت
ختم کی اور اونکو اپنا رسول کیا اور تمام خلق پر بہیجا پس اونحضرت کو مرتبہ معراج کا بہی عنایت فرمایا اور
آسمان پر طلب کیا اور واسطی اونکی سب پیغمبرونکو جمع کیا پس اونسے وہ چیزین پوچہین کہ جنکو لیکی
اونکو بہیجا تہا اور اون چیزونسی کہ جسکا تکالیف آئندہ مین سے بار اوٹہالیا تہا اوسوقت سب پیغمبرون نی

حضرت رسالت پناہ کی اور اونکی وصی حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے فضیلتونکا اقرار کیا او
ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اون حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص کہ ان چار چیزونمین سے ایک کا بھی انکار کرے یعنی معراج اور قبر مین سوال نکیرین اور بہشت او
دوزخ کا وہ ہمارے شیعونمین سے نہین ہے اور حدیث موثق مین حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص
کہ معراج کا ایمان نلاوے اونے جناب رسولخداؐ کی تکذیب کی اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ ہمارا شیعہ
اور مومن وہ شخص ہے کہ جناب پیغمبر خداؐ کی معراج اور شفاعت اور سوال نکیرین اور بہشت
اور دوزخ اور صراط اور میزان اور حساب کا اور روز قیامت مین زندہ ہونیکا ایمان لاوے اور حیات القلوب مین
اخوند علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ آیات اور روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ خدای جلشانہ نے اپنے رسول مقبول کو
ایک شب مین تمام آسمانونکی اور سدرۃ المنتہی اور عرش اعلی کی سیر فرما دی اور حضرت کو عجائب خلقت
سماوات کی دکھا دی اور اوپر راز پنہانونکو القا فرمایا اور حضرت بیت المعمور مین زیر عرش آلہی عبادت خدا
مین قائم رہے اور ارواح انبیا سے ملاقات کی اور بہشت مین تشریف لیگئے اور اہل بہشت کو مشاہدہ فرمایا اور اسیطرح
حدیثین فریقین کی متواتر ہین کہ حضرت حال بیداری مین آسمان پر جسم شریف سے تشریف لیگئے تھے اور شیخ
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حضرت کو قبل ہجرت کی معراج ہوئی تھی اور اسمین خلاف نہین ہے اور بعضے علما کہتے ہین
کہ حضرت کو جو قبل ہجرت کی معراج ہوئی تھی وہ رمضان المبارک کی ۱۷ سترہوین اور شب شنبہ تھی یا اکیسوین
اور بعضے کہتے ہین کہ ربیع الاول کی ۱۷ سترہوین تھی اور پہر اخوند صاحب فرماتے ہین کہ بعد ہجرت کی احتمال ہے کہ
حضرتکو معراج ہوئے ہو اور بعضے علما کہتے ہین کہ حضرتکو معراج بعد ہجرت کی دوسرے سال رجب کی ۲۷ ستائیسوین کو

ہوئی تھی بلکہ بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرتکو مکرر معراج ہوئی قبل ہجرتکی اور بعد ہجرتکی بھی

اور پھر آخوند صاحب بعد اس روایت کی فرماتی ہین کہ ہو سکتا ہی کہ حضرتکو معراج دو مرتبہ مکی مین واقع ہوے

ہوا اور باقی ایکسو بیس مرتبہ جیسا کہ بعض علما کی باتسی سمجھا جاتا ہی مدینہ مین یا یہ کہ دو مرتبہ عرش پر اور باقی آسمانون

پر ہوئی ہو یا یہ کہ دو مرتبہ جسمانی اور باقی روحانی ہوئی ہو اور حق الیقین مین پھر آخوند علیہ الرحمہ

فرماتی ہین کہ معراج ضروریات دین اسلام سی ہی پس جو شخص کہ اسکا انکار کری کافر ہی پس انسانکو

لازم ہی کہ اصول دین کی ہر چیز کی اعتقاد مین ایسی دلیل رکھتا ہو جس سے یقین حاصل ہو جاے اور جب کہ

اصل معراج جسمانی مین شیعہ اور سنی دونو کی روایتین متواتر ہین اور جس امر پر خبرین متواتر ہون یقین لازما

اوسکا چاہی کہ انکار اوسکا باعث کفر کا ہی یہ حال اصل معراج کا لیکن خصوصیات جو اخبار احاد مین

وارد ہین اور اون مین اختلاف اور افراط اور تفریط سی خالی نہین ہین تو اون مین توقف چاہیئے

اور اصل معراج حضرتکا جسم شریف سی آسمانپر جانا ہی جیسا کہ مولانا ابو علی طبرسی نی تفسیر مجمع البیان

مین کلام آیہ کریمہ کی ذیل مین لکھا ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ

السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنی پاک ہی وہی خدا کہ سیر کرائی بندی اپنی کو راتکو مسجد الحرام سی طرف

مسجد اقصی کی وہ مسجد اقصی کہ برکت اور بزرگی دی ہمنی گرداگرد اوسکی کہ دکھلاوین ہم اوسکو

نشانیان اپنی تحقیق کہ وہ سننی والا اور دیکھنی والا ہی پس ابو علی فرماتی ہین جو وقت کہ حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ مکہ مین تھی آیہ نازل ہوا اور حضرت نی مسجد الحرام مین نماز مغرب ادا کی بعد اسکی

اوسی شب مین حضرت کو معراج ہوئی اور اوسی شب پہر مسجد الحرام مین نماز صبح پڑہی اور مسجد الحرام سی
بیت المقدس تک تو قران سی جانا ثابت ہی اور اوسمین کسی مسلمانکو انکار ہونہین ہی لیکن بعض لوگون نے
بسبب اپنی کم فہمی کی کہتی ہین کہ حضرتکو معراج خواب مین ہوئی تہی پس بطلان اونکی اوس کلام کا کسی عاقل پر
پوشیدہ نہین ہی اسلئی کہ اسمین کوئی اعجاز نہین ہوتا اور نہ کوئی دلیل ہوتی ہی اور بہت سی روایتین معراج
آسمانی پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت آسمانپر حالت بیداری مین تشریف لیگئی تہی اور بعضی روایتون مین
وارد ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی سوال کیا کہ آیا خدای عزوجل کی لئی کوئی
مکان ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا پس اوسنی عرض کی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کو کسلئی آسمان پر طلب فرمایا تہا حضرت نی فرمایا اسلئی کہ وہ جناب اوسکی مملکت اور بادشاہی
کو آسمانکی مشاہدہ کرین اور اوسکی عجائب صنعتین خلق کی ہوئی دیکہین سے اور غرض کی کہ حقتعالی نے

یہ کیون فرمایا ہی دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی نزدیک گئی جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور بعد اوسکی جہکی پس تہا فرق ایک کمان کی دو گوشونکا یا کم حضرت نے
فرمایا کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بلند ہوئی تا آنکہ پردہ نور تک قریب گئی اور
آسمانونکی فرشتونکو ملاحظہ فرمایا اور بعد اوسکی جسم مبارک کو پائین کیطرف جہکایا اور اوسکی مملکت
زمین کو اور بادشاہی کو دیکہا پس ایسا معلوم ہوتا تہا کہ فاصلہ زمین سی اسقدر دو گوشہ کمان کے
یا اوس سی کم کا تہا اور وہ روایتین کہ عوام مین مشہور ہین کہ قبل معراج جناب رسول مختار صلی اللہ
علیہ وآلہ کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام آسمانپر گئی اور پردہ کی نزدیک سی ایک ہاتہ باہر آیا کہ

وہ ہاتھ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا تھا اور اسیطرح کی اور بہی غلو کی باتین بتاتی ہین لیکن
وہ بندہ خدا تھی اور پیش خدای عزوجل اونکی مدارج قرب معنوی کی بہت ہین اور خدا تعالے
مجسم نہین ہی اور حضرت امیر علیہ السلام خدا نہین ہین لیکن اونکی مدح مین یہ روایتین کیگئی ہین
کہ جسوقت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانپر تشریف لیگئی ملایکہ نی سلام کیا اور کہا
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی بہائی علی ابن ابیطالب کسطرح سی ہین حضرت نی فرمایا الحمد للہ
بخیر ہین پہر ملایکہ نی کہا کہ جب آپ اونکی پاس تشریف لیجاوین تو اونکو ہماری طرف سی سلام فرما دیجیگا
حضرت نی فرمایا تم اونکو پہچانتی ہو ملایکہ نی عرض کی کہ ہم اونکو کیون نہین جانتی ہین کہ حقتعالی نی
ہمسی آپکی اور اونکی پیمان کو لیا ہی اور ہم ہمیشہ آپ پر اور اونپر درود بہیجتی ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ
نی بسند معتبر ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جناب امیر المومنین
علیہ السلام سی فرمایا ای علی جسوقت کہ مین ساتوین آسمانپر گیا اور وہان سی سدرۃ المنتہی کو پہنچا
اور وہانسی پردہ نور کی قریب تو پروردگار عالم نی میری کمال عزت اور توقیر فرمائی اور اوس پردہ نور
کی اندر سی اس آواز کو پیدا کیا کہ جسکا حاصل مطلب یہ ہی کہ ای احمد علی ہمارا دوستون کا امام اور
پیشوا ہی پس جو شخص کہ اوسکی اطاعت کری اوسنی میری اطاعت کی اور جو کہ اوسکی نافرمانی کری
اوسنی میری نافرمانی کی اور یہ خبر وہ علی سی کہدینا اور جسوقت کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
زمین پر تشریف لائی اور جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر جو کچھ کہ ارشاد جناب اقدس الہی ہوا تہا کہدیا
اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نی عرض کی یا رسول اللہ کیا میرا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم مجھکو یاد فرماے

حضرت نے ارشاد کیا البتہ اے علی اپنے پروردگار کا شکر کر لیں پھر وارشاد کی جناب امیرؑ شکر الٰہی
کی لئے سجدہ مین چلی گئی بعد تھوڑی عرصہ کی پیغمبر خدا نے فرمایا اے علی سجدی سے سر اوٹھالو
کہ جناب اقدس الٰہی کی درگاہ مین سجدہ تمہارا مقبول ہوا اور وہ تمہاری جہت سے مباہات اپنی ملائکہ کی
ساتھ کرتا ہی اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ مین شب معراج مین ساتون
آسمان پر گیا تو مینی دیکھا کہ ہر ایک آسمان پر یہ لکھا ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی ابن ابیطالب امیر المومنین اور جو وقت کہ مین پردہ نور کے قریب پہونچا تو ہر پردہ
پر بھی یہی لکھا تھا اور جو وقت کہ مین ارکان عرش کی قریب پہونچا اوسپر بھی یہی لکھا تھا اور بعضے
روایتون مین وارد ہے کہ اعمش نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا
جو وقت کہ مین شب معراج مین پانچوین آسمان پر گیا تو وہان علی ابن ابیطالب کی صورت دیکھی اور
مینی جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کیسی صورت ہے جبرئیل نے کہا کہ ملائکہ کو ازبسکہ علی بن ابیطالبؑ کی
زیارت کا کمال اشتیاق تھا اور اونہون نے جناب قدس الٰہی سے سوال کیا کہ پروردگارا دنیا مین
فرزندان بنی آدم علیؑ کی زیارت سی مشرف ہوتی ہین کہ وہ تیری حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کی وصی اور خلیفہ ہین ہمکو بھی اونکی زیارت سی مستفیض کر اوس وقت جناب باری نے اونکی صورت کو
اپنی نور سی پیدا کر کی اونکی حوالی کر دیا الیوم اس صورت مقدس کی شب و روز زیارت کیا کرتی ہین
اور حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتی ہین جو وقت کہ ابن ملجم ملعون نے حضرت کی سر مبارک پہ
ضربت لگائی تو اوس ضربت کا نشان اوس صورت مقدس پر بھی ظاہر ہوا ہر چند کہ یہ حکایت

اشکال سی نہین ہی ملائکہ نی حضرت رسولخدا کی زیارت کی خواہش نکی کہ جناب امیر علیہ

السلام سی افضل ہین اور مخصوص جناب امیرالمومنین ع کی زیارت کی خواہش کی لیکن رفع

اشکال مین کہہ سکتی ہین کہ اکثر ملائکہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین حاضر ہوتی تہے

اور انکی زیارت سی مشرف ہوتی تہی خواہ بواسطہ وحی خواہ اور کسی تقریب سی اور امام کی طرف

چونکہ وحی نہین آتی ہی لہذا ملائکہ نی جناب امیرالمومنین ع کی زیارت کی خواہش کی ہو تو عجب نہین

چنانچہ علی ابن ابراہیم قمی نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شب معراج مین

حضرت کی پاس جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل ایک براق لیکر آئی اور جس وقت حضرت اوس براق

پر سوار ہونی لگی ایک نی اون ملائکہ مین سی لجام پکڑی اور دوسری نی رکاب اور تیسری نی زین اور

براق گہبرا کر اوچہلنی لگا اوس وقت جبرئیل نی اوسکی منہ پر ایک طمانچہ مارکر کہا ای براق ٹہر جا

تحقیق کہ قبل انکی نہ کوئی پیغمبر تجہپر سوار ہوا ہی اور نہ بعد انکی کوئی سوار ہوگا پس حضرت اوسپر سوار

ہوئی اور وہ براق آسمان پر چلا اور تہوڑا سا بلند ہوا تہا کہ حضرت فرماتی ہین کہ جبرئیل میری ہمراہ

تہی اور مین آسمان اور زمین کو دیکہتا ہوا چلا جاتا تہا کہ ناگاہ مینی سنا کہ دہنی طرف سی منادی نی

آواز دی ای محمد مینی اوسکا جواب نہ دیا پہر بائین طرف سی آواز آئی مین اوسکی طرف بہی ملتفت نہوا

پہر میری سامنی ایک عورت آئی کہ دونون ہاتہ پہیلائی تہی اور بہت زیور اور لباس پہنی تہی اور

مجہسی کہا ای محمد تم میری طرف دیکہو تا مین تمسی کچہہ بات کرون مینی اوسکی بہی طرف نہ دیکہا بعد اسکی

تہوڑا سی راہ چلا تہا کہ ایک آواز مہیب آئی کہ مین گہبرا گیا پہر مجہسی جبرئیل نی کہا اترئی اور نماز

پڑھی اور مین وہان اوترا اور نماز پڑھی اور بعد اسکی مجہی جبرئیل نی پوچہا کہ آیا آپنی پہچانا کہ نماز کہان
پڑھی مینی کہا نہین جبرئیل نی کہا یہ مدینہ ہی اور یہی جگہہ آپکی ہجرت کی ہی پہر مین براق پر سوار ہوا اور
اور جہان تلک کہ خدانی چاہا پہونچا پہر مجہسی جبرئیل نی کہا کہ یہان بہی اوترو اور نماز پڑھو مین اوترا
اور نماز پڑھی بعد نماز کی جبرئیل نی کہا کہ آپنی اسجگہہ کو پہچانا مینی کہا نہین جبرئیل نی کہا کہ یہ خانہ
لحم ہی اور خانہ لحم بیت المقدس کی اثنا راہ مین ہی کہ یہان حضرت عیسی پیدا ہوی تہی اور پہر مین وہانسی
بہی سوار ہوا اور بیت المقدس مین آیا اور براق کو اوس جا باندہا کہ جہان پیغمبران سابق اپنی گہوڑی
باندہتی تہی اور مین مسجد مین آیا اور میری ساتہہ پہلو مین جبرئیل تہی مینی وہان ابراہیم و موسی و عیسی اور
اور باقی سب پیغمبرونکو دیکہا کہ خداوند عالم نی اونکو واسطی میری احترام کی جمع فرمایا تہا پس نماز کی لیی
اقامت ہوئی اور جسوقت کہ انبیا صفین باندہکر کہڑی ہوی اوسوقت جبرئیل نی میرا ہاتہہ پکڑکی مجہکو
آگی کر دیا اور مینی سبکی امامت کی اور مین یہ از راہ فخر کی نہین کہتا ہون اور پہر واسطی میری امتحان
کی تین کاسہ لائی ایک دودہ کا دوسرا پانیکا تیسرا شراب کا اوسوقت مینی ہاتف کی آواز سنی کہ کہتا تہا
کہ اگر پانیکو لیا خود غرق ہوا اور اوسکی امت بہی غرق ہوئی اور اگر شرابکو لیا گمراہ ہوا اور اوسکی امت
بہی گمراہ ہوئی اور اگر دودہ کو لیا ہدایت پاویگا اور اوسکی امت بہی راہ ہدایت پر رہیگی پس مینی کاسہ شیر
اوٹہا لیا اور اوس مین سی کچہہ دودہ پیا اوسوقت مجہسی جبرئیل نی کہا کہ آپنی ہدایت پائی اور آپکی امت بہی
ہدایت پاویگی اور پہر جبرئیل نی کہا کہ اس مسافت راہ مین آپنی کیا دیکہا تہا اور کیا سنا تہا مینی کہا کہ میری داہنی
طرفسی ایک منادی نی آواز دی تہی جبرئیل نی کہا کہ آپنی کچہہ اوسکو جواب دیا تہا مینی کہا نہین

پھر جبرئیل نے کہا کہ وہ آواز یہودی کی تھی کہ اگر آپ اوسکا جواب دیتے تو آپکی امت یہودی ہو جاتی پھر جبرئیل
نے مجھسے پوچھا کہ اور کیا سنا تھا میں نے کہا کہ میری بائیں طرف سے منادی نے ندا کی تھی جبرئیل نے کہا آیا
آپنے اوسکا جواب دیا تھا میں نے کہا نہیں جبرئیل نے کہا کہ وہ نصاری کی تھی کہ اگر آپ اوسکا جواب دیتے
تو بعد آپکے آپکی امت نصاری ہو جاتی پھر جبرئیل نے کہا کہ آپکے سامنے کیا چیز آئی تھی حضرت نے اوس عورت کا حال
بیان فرمایا جبرئیل نے کہا وہ صورت دنیا تھی اگر آپ اوس سے بات کرتے تو آپکی امت آخرت کو چھوڑ دیتی
اور دنیا کو اختیار کرتی حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے میں نے ایک آواز سنی تھی کہ اوسکی سبب سے مجھکو نہایت
خوف ہوا تھا جبرئیل نے کہا کہ کیفیت اوسکی یہ ہے کہ ستر برس گذرے ہیں کہ میں نے ایک پتھر کنارے جہنم کے
سے ڈال دیا تھا اب وہ جہنم کی زمین پر پہونچا ہے راوی کہتا ہے کہ جس وقت سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے یہ سنا کبھی نہ ہنسے یہانتک کہ دنیا سے رحلت فرمائی پھر حضرت فرماتے ہیں کہ پس میں وہاں سے براق پر
اور روانہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور جبرئیل میرے ساتھ تھے کہ میں آسمان اول پر پہونچا کہ وہاں ایک فرشتہ تھا
کہ چہرہ اوسکا مثل ماہتاب کی روشن تھا اور نام اوسکا اسمعیل ہے اور اوسکی زیر حکم ستر ہزار فرشتے ہیں
اور ہر فرشتے کی تابع ستر ستر ہزار فرشتے ہیں اوسنے کہا ای جبرئیل یہ تمہارے ساتھ کون ہیں جبرئیل
نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اوسنے پوچھا آیا یہ مبعوث ہو چکے جبرئیل نے کہا ہاں پس
اوسنے دروازہ کھول دیا اور میں نے اوس سے السلام علیکم کہا اور اوسنے میرے سلام کا جواب دیا اور میرے لیے دعا
میں بہتری اوسکی لیے دعا کی پھر اوسنے کہا ای پیغمبر صالح مرحبا اور بعد اسکے میرے پاس اور فرشتے بتوقع تعظیم
آئے اور مجھکو سلام کیا اور خوش ہوئے اور ہنسے اور مجھکو دعا دی لیکن اونمیں سے ایک فرشتہ تھا

کہ اوسکی صورت نہایت غضبناک تہی اونسی ہی مینی سلام کیا اور جواب دیا مگر اوسکی چہرے پر ہنسی اور
بشاشت کا نام نہ تہا مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ فرشتہ کون ہی کہ مجہکو اسکی صورت سی خوف آتا ہی
جبرئیل نی کہا کہ ہم بہی اسکی صورت سی ڈرتی ہین کہ یہ جہنم کا خزینہ دار ہی اور نام اسکا مالک ہی
اور جس روز سی کہ خداوند جبار نی جہنم اسکی حوالی کیا ہی کافرون اور گنہگارون پر نہایت غضبناک
ہوتا ہی اور خدا کی قہار ہی کی ہاتہ سی کافرون اور گناہگارونسی انتقام لیگا چونکہ جبرئیل کی تمام ملائکہ وہان
برداری سلطنت مینی اونسی کہا کہ مالک سی کہو کہ مجہکو جہنم دکہلادی اور جبرئیل نی مالک سی کہا کہ ای
مالک حضرت محمد مصطفےٰ کو جہنم دکہادی پس جسوقت کہ مالک نی جہنم کی پردون مین سی ایک
پردہ اوٹہایا اور اوسکی دروازون مین سی ایک دروازہ کہولا اور جہنم سی ایک شعلہ اس زور
و شور سے نکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوا کہ مجہکو نہایت خوف آیا اور مینی جبرئیل سی کہا کہ مالک
سی کہو کہ اسی روک لی اور دروازی کو بند کردی پہر مین وہان سے آگی چلا تو مینی ایک شخص گندم
گون کو دیکہا اور جبرئیل سی پوچہا یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ آپکی والد حضرت آدم ہین مینی
اونکو سلام کیا اور اونہون نی مجہکو سلام کیا اور اونہون نی مجہکو کہا ای فرزند شائستہ ای پیغمبر
شائستہ مرحبا پہر مین وہانسی بہی آگی چلا تو مینی ایک فرشتے کو دیکہا کہ بیٹہا ہی اور اوسکی دونون
رانون کی بیچ مین تمام دنیا ہی اور اوسکی ہاتہ مین ایک نور کی تختی ہی اوسپر کچہہ لکہا ہی اور اوسکو
بغور دیکہہ رہا ہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ ملک الموت ہین اور یہ ہمیشہ لوگونکی
قبض روح مین مشغول رہتی ہین مینی جبرئیل سی کہا کہ مجہکو انکی پاس لیچلو کہ مین انسی کچہہ باتین

کروں جس وقت کہ مجھکو جبرئیل اونکی پاس لیگئی اور اونہی کہا کہ یہ پیغمبر رحمت ہین خداوند عالم نی انکو
واسطی اپنی بندونکی ہدایت کے بھیجا ہی اونہون نی مجکو مرحبا کہا اور مجہسی بہت محبت و الفتکی باتین کین
کہ ای محمد خوش ہو جیو کہ مین آپکی امت مین بہت خوبیان دیکھتا ہون مینی کہا کہ مین حمد کرتا ہون
اوس خدا کی کہ اپنی بندونکو نعمت بخشتا ہی اور یہ سب مجہپر میری پروردگار کی رحمت اور فضل ہی
جبرئیل نی کہا مجسی کہ انکا کام سب فرشتون سی زیادہ مشکل ہی مینی کہا آیا یہ خود سبکی قبض روح کرتے ہین
جبرئیل نی کہا البتہ مینی کہا ای ملک الموت جہانتک کہ ذیحیات ہین تم ہر ایک کو دیکھتی ہو اور اونکے
پاس جاتی ہو ملک الموت نی کہا البتہ بسبب تابع کردینی خدای جلشانہ کی سب میری قبضہ قدرت مین
ہین پس میری نزدیک دنیا مثل ایک درم کی ہی کہ کسی شخص کی ہاتھ مین ہو اور وہ جس طرف چاہی
اوسکو گردش دی اور کوئی گھر ایسا نہین کہ مین ہر روز پانچ مرتبہ اوس گھر کی لوگونکو دیکھتا نہون
اور ایک ایک کا تفحص نکرتا ہون اور جب اہل میت اپنی مردی پر روتی ہین مین اونسی کہتا ہون کہ
تم اسپر نہ رو و بلکہ اپنی فکر کرو کہ جیسی تمہاری لیی بہی آتا ہی یہانتک کہ مین تمہاری مین سی ایک کو
نچھوڑونگا حضرت فرماتی ہین کہ مینی کہا کہ آدمی کو موت کی اندوہ کی خبر بس ہی جبرئیل نی کہا جو کچھ
کہ بعد مرگ کی ہی موت سی بہت بدتر ہی اور مین ہاشمی آگی چلا دیکھا کہ کچھ لوگ ہین کہ اونکی آگی خوان
گوشت پاکیزہ اور گوشت مردار اور بدبو کی رکھی ہین اور وہ گوشت بدبو کو کھاتی ہین اور گوشت
پاکیزہ کو نہین کھاتی ہین کہا ای جبرئیل یہ کون ہین جبرئیل نی کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپکی امت مین کی گروہ ہین حرام کو کھاتی ہین اور حلال کو ترک کرتی ہین پہر مینی ایک فرشتی کو دیکھا کہ

حقتعالی نی اوسکو عجیب الخلقت پیدا کیا تہا کہ اوسکا نصف بدن آتش کا تہا او نصف بدن برف کا
تہا نہ آتش برف کو بہا سکتی تہی نہ برف آتش کو بجہا سکتی تہی اور وہ فرشتہ باواز بلند کہتا تہا کہ مین
اوس خدا کو منزہ جانتا ہون کہ روکی اس آگ کی گرمی کو روک لیا کہ اس برف کو نہ بہا سکے اور اس
برف کو نگاہ رکہا کہ آگ کو نہ بجہا دی خداوند تونی آتش اور برف مین الفت اور محبت دی ہی اور
مومنین کے دلونمین بہی الفت اور محبت دی ہی مینی کہا ای جبرئیل یہ کون فرشتہ ہی جبرئیل نے کہا
یہ مومنین کا خیر خواہ ہی اور جس روز کہ جناب اقدس الہی نی اسکو پیدا کیا ہی یہ واسطی مومنین کے
دعا کرتا ہی اور پہر مینی دو فرشتونکو دیکہا کہ آسمان مین ندا کرتی ہین یقول احدھما اللھم
اعط کل منافق خلفا ویقول الاخر اللھم اعط کل ممسک تلفا یعنی ایک کہتا ہے
خداوندا جو کہ تیری راہ مین دی اوسکو عوض دی دوسرا کہتا ہی خداوندا جو کہ امساک کری
اور تیری راہ مین نہ دی اوسکی مال اور دولت کو تلف کر اور مین وہانسی آگی چلا تو کچہ لوگ نظر آئی
کہ اونکی لب مانند لب شتر کی لٹکتی تہی اور ملائکہ اونکی پہلو سی گوشت کاٹ کاٹ کی اونکی منہ مین
دیتی تہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا یہ لوگ ہین کہ جو مومنین کو چشمک زنی
اور اونکی عیب جوئی کرتی تہی اور مین وہانسی آگی چلا تو کچہ لوگ دیکہی کہ ملائکہ اونکی سرونکو
پتہر سی کوٹتی ہین مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ لوگ سو رہتی تہی
اور نماز عشا نہ پڑہتی تہی اور مین وہانسی آگی چلا تو کچہ اور لوگ دیکہی کہ ملائکہ اونکی منہ مین
آگ ڈالتی ہین اور وہ آگ اونکی دبر کی راہ سی باہر نکلجاتی ہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون

ہین جبرئیل نے کہا کہ یہہ یتیمونکی مال ناحق کہاتی تہے جیساکہ حقتعالی فرماتاہی اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ

اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِھِمۡ نَارًا وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا

تحقیق وہ لوگ کہ مال یتیمونکا کہاتی ہین بظلم نہین کہاتی شکمونمین اپنی مگر آگ کو اور قریب ہے

کہ داخل ہووینگی آتش جہنم مین حضرت فرماتی ہین کہ مین وہانسی بہی آگی بڑہا تو کچہہ لوگ اور

نظر آئی کہ وہ چاہتی ہین کہڑی ہون لیکن پیٹ اونکی اسقدر بڑی ہین کہ کہڑی نہین ہوسکتی مینی

جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہہ سودخور ہین جیساکہ حقتعالی قرآن مجید مین

انکی حال کو مثل آل فرعون کی فرماتاہی کہ اونپر ہر صبح وشام عذاب ہوتاہی اور وہ شدت عذاب

سی کہتی ہین کہ پروردگارا قیامت کب برپا ہوگی حضرت فرماتی ہین کہ مین وہانسی آگی چلا تو

کچہہ عورتین نظر آئین کہ پستان بندہی ہوئی لٹکتی ہین مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ کون ہین جبرئیل

نی کہا کہ یہہ وہ عورتین ہین کہ شوہرونکی گہرونمین زناکرکی زناکی اولاد کو شوہرونکی نام زد کیا اور

اور شوہرونکی میراث اولاد زناکو دی پس حضرت نی فرمایا کہ ان عورتونپر خداکا غضب سخت ہی کہ جو لوگ

اپنی شوہرکی نسب مین داخل کرین جو کہ اونکی صلب سے نہون اور زناسی پیداہوئی ہون اور اونکی

پوشیدہ سی مطلع ہون اور اونکو مال ناحق کہلائین پہر حضرت فرماتی ہین کہ مین وہانسی آگی چلا تو کئی فرشتہ

نظر آئی کہ خداوند عالم نی جسطورسی چاہا اونکو پیدا کیا اور جسطرف چاہا اونکی منہہ کو کردیا اور اونکی ہر ایک

اعضاسی خداکی تسبیح اور تحمید کی صدا آتی تہی اور خوف خداسی روتی تہی مینی جبرئیل سی پوچہا

کہ یہہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ آپ انکو جسطورسی دیکہتی ہین اسیطرح پیدا ہوئی ہین کہ ایک کے پہلو مین

دوسرا کہڑا ہی اور خوف الٰہی سی ایک دوسری سی بات نہین کرسکتا اور نہ سر کو بلند کرتا ہی اور نہ
پاؤن کیطرف دیکہتا ہی مینی اونکو اشارے سی سلام کیا اونہون نی میرے سلام کا جواب دیا لیکن از بس
کہ دل اونکا یاد خدا مین مصروف تہا مجسی بات نکی جبرئیل نی اونسی کہا کہ یہ حضرت محمد صلعم پیغمبر
رحمت ہین کہ جناب اقدس الٰہی نی انکو اپنی بندونکی ہدایت کو بہیجا ہی اور بعد انکی اور کوئی
پیغمبر نہوگا اور یہ سب پیغمبرونسی افضل ✻ اور بہتر ہین آیا تم انسی بات کیون نہین کرتی اوس نی جو
جبرئیل سی یہ سنکی مجکو سلام کیا اور میری بہت تعظیم اور تکریم کی اور کہا آپکی لیٔ اور آپکی امت کے لیٔ
خیر ہی پہر مین وہانسی دوسرے آسمان پر گیا اور وہان دو شخص دیکہی کہ ہم شبیہ تہی مینی
جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام ہین اور
یہ دونو خالہ زاد بہائی ہین پس مینی اونسی ملاقات کی اور اون دونون پیغمبرون نی مجکو کہا کے
ای برادر شائستہ وای پیغمبر شائستہ مرحبا پہر مینی اوس آسمان کے ملائکہ کو دیکہا کہ وہ انکا اوسطرف
متوجہ تہا جسطرف خدا نی فرمایا تہا اور وہ دوسری طرف نہین دیکہتی تہی اور حقتعالی کی تسبیح
اور تقدیس باصداہای مختلف کہتی تہی پہر مین وہانسی تیسرے آسمان پر گیا اور وہان ایک شخص کو
دیکہا کہ صورت اونکی مثل ماہ شب چاردہ روشن تہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین
جبرئیل نی کہا کہ یہ آپکی بہائی حضرت یوسف ہین مینی بہی اونسی ملاقات کی اونہون نے
بہی مجکو کہا کہ ای برادر شائستہ وای پیغمبر شائستہ مرحبا کہ زمان شائستہ مین مبعوث ہوے
پہر مینی وہانکی فرشتون کو دیکہا کہ سب عبادت خدا مین مشغول ہین اور جبرئیل ہر ایک سے مرا ذکر

کرتی تهی اور وه سب خوش هوهوکی مجهی سلام کرتی تهی اور دعائین دیتی تهی جب مین چوتهی آسمان
پر گیا وہان ایک اور شخصکو دیکها مینی جبرئیل سی پوچها که یه کون هین جبرئیل نی کها که یه حضرت
ادریس پیغمبر هین که خداوند عالم نی انکو مکان عالی کی عنایت کیا هی جیسا که حقتعالی فرماتا هی وَرَفَعْنَاهُ
مَكَانًا عَلِيًّا یعنی بلند کیا اوسکو مکان بزرگ اور برتر پس مینی اونسی بهی ملاقات کی اونهون نی بهی مجهکو دعا دی
پهر مینی وهانکی ملائکه کو دیکها که سب عبادت خدا مین مصروف هین اور ایک فرشته کرسی پر بیٹها هی اوسکی تابع
ستر هزار فرشتی هین اور هر فرشتی کی تابع ستر ستر هزار فرشتی هین اوس وقت مینی گمان کیا که اس فرشتی سی کوئی فرشته
جلیل القدر زیاده نهوگا که ناگاه جبرئیل نی اوس سی کها که اوٹهه کهڑا هو پس وه کهڑا هو گیا اور اب روز قیامت
تک کهڑا رهیگا جب مین پانچوین آسمان پر گیا مینی وهان ایک شخص کبیر السن کو دیکها که گرد اونکی امت
اونکی حلقه باندهی هی مینی اونکی کثرت امت سی تعجب کیا اور جبرئیل سی پوچها که یه کون هین جبرئیل نی
کها که یه وه پیغمبر هین که انکی امت انکو دوست رکهتی تهی اور یه هارون پسر عمران هین پس مینی اون سی
بهی ملاقات کی پهر مینی وهانکی ملائکه کو دیکها که سب عبادت خدا مین مشغول اور مصروف هین اور اونهون
نی مجهکو دیکهکر سلام کیا اور خوش هوکی دعائین دین جب مین چهٹی آسمان پر گیا مینی وهان ایک شخص
طویل القامت اور گندم گون کو دیکها اور مینی یه سنا که وه کهتی هین که بنی اسرائیل میری طرف
گمان کرتی هین که مجهسی بهتر پیش خدا فرزند آدم مین سی کوئی نهین هی حالانکه یه جو شخص آتی هین
نزدیک خدا کی مجهسی بدرجه اعلی بهتر هین مینی جبرئیل سی پوچها که یه کون هین جبرئیل نی کها که یه حضرت
موسی پسر عمران علی نبینا و آله وعلیه السلام هین مینی اونسی بهی ملاقات کی اور انهون نی مجهکو دعا دی اور مینی

اونکو دعا دی پھر مین دریا کی ملائکہ کو دیکھا کہ وہ بھی سب عبادت خدا مین مشغول ہین مجھکو دیکھکر
سبھوں نے سلام کیا اور دعا دی جب مین ساتوین آسمان پر گیا ہر ایک فرشتے نے مجھسے کہا اے محمد صلعم حجامت
کا استعمال رکھو یعنی پچھنے لگانیکا اور اپنی امت کو بھی حکم کرو کہ وہ بھی پچھنے لگایا کرین پھر مین نے ایک شخص کو
دیکھا کہ اونکی سر کی بال سفید تھی اور وہ ایک کرسی پہ بیٹھی تھی مین نے کہا اے جبرئیل یہ کون ہین کہ ساتوین
آسمان پر بیت المعمور کی دروازے پر بیٹھی ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ آپکی والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہین اور آپکی امت کی پرہیزگاروں کا یہی مقام ہے پس حضرت نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا اِنَّ
اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق سزاوار خلوص اعتقادی اور زیادہ تر ابراہیم کے
ساتھ وہ لوگ ہین کہ پیروی اوسکی کرتی ہین اور یہ پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان ساتھ اوسکی لائی ہین
اور خدا مددگار مومنون کا ہی اور حضرت فرماتی ہین مین نے اونکو سلام کیا اور اونھون نے مجھکو سلام
کیا اور کہا اے پیغمبر شائستہ اور فرزند شائستہ مرحبا کہ زمانہ شائستہ مین مبعوث ہوئی پھر مین نے دریا کے
ملائکہ کو دیکھا کہ وہ بھی سب عبادت خدا مین مشغول ہین اور اونھون نے مجھسے کہا کہ آپ خوش ہوجیے
کہ آپکی لیے اور آپکی امت کی لیے خیر ہے پھر مین نے دریا نور کی دیکھی کہ اونکی نور کی چمک سے نظر خیرہ ہوگئی
کرتی تھی اور بعد اسکی دریا ظلمت اور برف کی دیکھی اور جیسا ان سب چیزون عجیب کے دیکھنی سے
مجھکو خوف آیا جبرئیل نے کہا کہ آپ خوش ہوں کہ خدا تعالی نے آپکو کمال عزت اور قوت
عطا فرمائی اور اپنی قدرت کاملہ سے آپکو ان عجائب و غرائب چیزون کی دیکھنی کی قوت دی اور آپکو

حقیقت کیا ہی اگر آپ اون عجائبات کو دیکھیں کہ جنہیں ہمنے دیکھا ہی اونسی بھی تجلی پروردگار کی
عظمت و جلال زیادہ ظاہر ہوتی ہی حضرت فرماتی ہین کہ مینی جملہ عجائب مخلوقات الہی کو دیکھا کہ
پاؤن اوسکی زمین کی طبقہ ہفتم پر تہی اور سر اوسکا نزدیک عرش الہی کی تہا اور پر اوسکی ایسی دراز تہی کہ جب اونکو
کہولتا تہا مشرق اور مغرب سی نکل جاتی تہی اور اوس فرشتی کا یہ ورد تہا کہ میرا پروردگار اوس سے
منزہ ہی اور اوسکی شان اوس سے عظیم ہی کہ جہانتک عقل رسائی کری اور جب سحر کو وہ اپنی
پرونکو جہاڑ کر آواز بلند کہتا ہی سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ سُبْحَانَ اللهِ الْكَبِيرِ
الْمُتَعَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اوسوقت زمین کی بہی مرغ اپنی پرونکو جہاڑ کر خدا کی تسبیح کہتی
ہین اور جب وہ چپکا ہو جاتا ہی یہ بہی چپکی ہو جاتی ہین اور رنگ اوسکا سفید تہا اور شہپر
اوسکی سبز تہی پہر مین جبرئیل کی ساتہہ بیت المعمور کو چلا اور مینی دو رکعت نماز پڑہی اور بعد
اسکی مینی کچہہ جماعت اپنی اصحابون کی اپنی پاس دیکہی اور اونمین سی بعضی کپڑی سفید
اور پاکیزہ پہنی تہی اور بعضی کثیف اور کہنہ پہنی تہی اور جو کہ کپڑی سفید اور پاکیزہ پہنی تہی
بیت المعمور مین داخل ہوئی اور جو کہ کہنہ اور کثیف پہنی تہی اونکو منع کیا جب مین بیت المعمور سی
باہر آیا مینی دو نہرین اور دیکہین کہ ایک کو کوثر کہتی ہین دوسری کو نہر رحمت کہتی ہین مینی کہ نہر کوثر
سی پانی پیا اور نہر رحمت مین غسل کیا اور بہشت کی اندر گیا اور مینی اونہین نہرونکی دونو طرف
اپنی مکان اور اپنی اہلبیت کی اور اپنی ازواج کی کہ طاہر تہین دیکہی اور بہشت کی خاک کو
دیکہا کہ مشک کی ہی پہر مینی ایک لڑکی کو دیکہا کہ وہ بہشت کی نہرونمین غوطی مارتی تہی

اوسسے پوچھا کہ تو کسکی لڑکی ہی اوسنی کہا کہ مین زید بن حارث کی بیٹی ہون جب مین ہین آیا
مینی زید کو خوشخبری دی اور پہر مینی بہشت کی پرندون کو دیکھا کہ اونکی قد و قامت مثل
اونٹون کی بلند تہی اور پہر وہانکی انارون کو دیکھا کہ مانند بڑی ڈولون کی تہی اور ایکدرخت کو
دیکھا کہ اوسکا دور ایسا تہا کہ اگر اوسکی جڑ مین کسی پرندیکو چہوڑدین اور وہ سات سو برس تک اوڑے
تو بہی اوسکی دور کو نطی کرسکی اور ہر شاخ اوسکی ہر گہر مین پہیلی تہی مینی جبرئیل سی پوچھا کہ یہ
کیسا درخت ہی جبرئیل نی کہا کہ یہ درخت طوبی ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی طُوبیٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ
یعنی طوبی واسطی اون لوگون کی ہی کہ جو ایمان لاتی اور عمل نیک کرتی اور اونکی باز گشت
بہتر ہی پہر مینی جبرئیل سی پوچھا کہ جو مینی ساتوین آسمان پر بہشت مین دریا نور اور ظلمت کے
اور برف کی دیکھی تہی کیسی ہین جبرئیل نی کہا کہ اگر وہ دریا نہوتی تو جو کچھ کہ زیر عرش الہی تہا
اوسکی نور سی جل جاتا پہر مین وہانسی سدرۃ المنتہی کو گیا اور مینی دیکھا کہ اوسکا ہر ایک پتہ
ایسا بڑا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی ایک جماعت کثیر بیٹہی اور پہر مین وہانسی تا قاب قوسین کو
پہونچا یعنی جناب اقدس الہی کی پردہ عزت کی قریب کہ فاصلہ بقدر ایک کمان کی اوس سے کم
رہگیا تہا اور اوسکی اندر سی ایک آواز آئی آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ
یعنی ایمان لایا رسول ساتہہ اون چیزون کی کہ بہیجی گئی ہین جانب پروردگار سی اوسکی
اوسوقت مینی عرض کی اپنی طرف سی اور اپنی امت کی طرف سی وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ
آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ

یعنی سب مومن ایمان لائی ساتھ خدا کی اور اوسکی فرشتونکی اور اوسکی کتابونکی اور اوس کی
رسولون کی اور اوسکی رسولون مین فرق نہین جانتی ہین اور پہر یعنی درگاہ جناب کبریا
مین عرض کی سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر یعنی سنا
ہمنی فرمان خدا کو اور اطاعت کی ہمنی پس ہم طلب کرتی ہین آمرزش تجہی ای پروردگار
ہماری اور سبکی بازگشت تیری ہی طرف ہی جناب باری نی فرمایا لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی خدا تکلیف
نہین کرتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی پس واسطی اوسی نفس کی ہی نفع اوسے
نیکی کا کہ اوسنی حاصل کی ہی اور اوپر اوسی نفس کی ہی ضرر اوس بدی کا کہ جسکو عمل مین
لایا پہر یعنی عرض کی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا یعنی پروردگار
ہمسی مواخذہ نفرمانا اگر ہم بہول جاتین یا خطا کرین حقتعالی نی ارشاد فرمایا کہ مین تمسی
مواخذہ نہ کرونگا پہر یعنی عرض کی ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا یعنی ای پروردگار ہماری بار نہ کر ہم پر بار گران جیسا کہ تونی
بار کیا اون لوگون پر کہ قبل ہماری تہی حقتعالی نی فرمایا کہ مین بار نہین کرنا پہر یعنی
عرض کی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین یعنی ای پروردگار
ہماری وہ بوجہ نہ رکھ کہ ہمکو جسکی اوٹھانی کی طاقت نہین ہی اور ہمکو معاف فرما

اور ہماری گناہونکو عفو کر اور ہمپر رحم فرما کہ تو مددگار اور کارساز عالم ہی پس ہماری یاری
اور مددگاری کر اور ہمکو کافرون پر فتح یاب کر خداوند عالم نی فرمایا جو کچھ کہ تو نی مانگا
ہہنی تجکو اور تیری امت کو عطا کیا حضرت صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ جناب
اقدس الٰہی نی یہ عزت کسی پیغمبر کی نہین کمی تھی جو ہماری پیغمبر کی عزت وحرمت
فرمائی اور اونکو یہ نعمتین عطا کین پھر حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین کہ
مینی درگاہ کبریا مین عرض کی ای پروردگار تو نی اپنی پیغمبرونکو فضیلتین عطا کین پس
مجکو عطا کر حقتعالی نی فرمایا کہ ہم تجکو دو کلمہ عطا کرتے ہین کہ ہماری خزانون مین
بہتر ہین اور وہ یہ ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا
اِلَیْكَ اور بعد اسکی مجکو حاملان عرش الٰہی نی ایک دعا بتائی کہ ہر صبح وشام
کو پڑھا کرون اور وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّ ظُلْمِی اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِعَفْوِكَ وَذَنْبِی
اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِمَغْفِرَتِكَ وَفَقْرِی اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِغِنَاكَ وَوَجْھِی
اَلْبَالِی اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْھِكَ الْبَاقِی الَّذِی لَا یَفْنٰی
حضرت فرماتی ہین پس مینی ایک اور فرشتی کی آواز سنی کہ اذان کہتا ہی اور قبل
اسکی کسینی اوسکو آسمانمین نہین دیکھا تھا جب اوسنی کہا اللّٰہ اکبر حقتعالی نی فرمایا کہ
بندہ مومن نی سچ کہا کہ مین سب چیزون سی بزرگ زیادہ ہون اور جب اوسنی دو مرتبہ کہا
اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقتعالی نی فرمایا کہ میری بندہ نی سچ کہا کہ سوای

میری کوئی خدا نہین ہی اور جب اوسنی دو مرتبہ کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ
حق تعالی نی فرمایا کہ میرے بندہ نی سچ کہا کہ محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے
اور مینی اوسکو بھیجا ہی اور برگزیدہ کیا ہے اور جب اوسنی کہا حی علی الصلوۃ
حقتعالی نی فرمایا میرے بندہ نی سچ کہا کہ لوگون کو واسطی میرے فریضہ کے
بلاتا ہے پس جو شخص کہ نماز کو جاتی اور غرض اوسکی میری رضا کی ہو تو مین اوسکے
گناہون کا کفارہ کر دونگا اور جب اوسنی کہا حی علی الفلاح حقتعالی نی فرمایا
کہ نماز موجب شائستگی اور رستگاری کا ہی پس مین واسطی نماز کی آگے کھڑا ہوا اور
ملائکہ نی میری اقتدا کی جیسا کہ بیت المقدس مین میری سب پیغمبرون نی اقتدا
کی تھی جب مین نماز سی فارغ ہوا حقتعالی کی محبت مجھپر ایسی غالب ہوئی کہ مین سجدہ
مین چلا گیا اور سوقت خداوند عالم نی مجھسی فرمایا کہ قبل تیرے جو کہ پیغمبر رہے
ہمنی اونپر پچاس نمازین واجب کی ہتین پس وہی پچاس نمازین تجھپر اور تیری
امت پر بھی واجب کی ہین حضرت فرماتی ہین کہ جب مین وہان سی ابراہیم
کی قریب سی اور جس پیغمبر کی قریب سی گذرا کسی نی مجھسی کچھ نہ پوچھا اور جب مین
موسے کی قریب پہونچا اونہون نی مجھسی پوچھا کیا مینی کہا کہ خدا نے پچاس
نمازین مجھپر اور میری امت پر واجب کی ہین موسی نی کہا ای محمد یہ وردگاری بنیا
ہی اوسکو کیسکی عبادت کی پروا نہین تھی اور تمہاری امت نہایت ضعیف ہے

یہ پچاس نمازون کی تکلیف نہ اوٹھا سکیگی پس تم پھر جاؤ اور پروردگار سی عرض کرو کہ تمہاری
اوپر تخفیف کری اور مین پھرا اور سدرۃ المنتہی کو پہونچا اور مینی سجدے مین جا کے
عرض کی ای پروردگار جو کہ تونی مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازین واجب کی ہین
وہ بہیر دشوار ہین پس تو اپنی فضل وکرم سی اونمین سے تخفیف فرما او سوقت جناب
اقدس الٰہی نی اونمین سی دس نمازین معاف فرمائین جب مین وہانسی پھرا اور موسی
کی پاس آیا موسی نی کہا کہ پھر جاؤ اور دوبارہ سفارش کرو کہ تمہاری امت کو چالیس بھی
نمازونکی بہی طاقت نہین ہی اور مین پھر گیا اور سدرۃ المنتہی پر جا کی سجدہ کیا اور عذر
خواہی کی او سوقت خداوند رحمان نی دس نمازین اور معاف فرمائین اور جب مین
موسی کی پاس آیا اونہون نی کہا پھر جاؤ اور سفارش کرو کہ تمہاری امت کو اسکی
بہی طاقت نہین ہی غرض اسیطرح مین کئی مرتبہ گیا اور آیا یہان تک کہ نوبت پانچ
نمازونکی پہونچی پھر موسی نی مجھسی کہا کہ یہ بھی بہت ہین او سوقت مینی کہا ای موسی
اب مجھی خدا کی پاس جاتی اور عرض کرتی ہوی شرم آتی ہی پس مینی ان پانچ
نمازون پر صبر کیا کہ ناگہان حقتعالیٰ نی مجکو ندا کی ای محمد جو کہ تونی پانچ نمازون پر صبر کیا تو ہمینی
انکا ثواب برابر اون پچاس نمازون کی تجکو اور تیری امت کو عطا کیا اور ہم ایک نماز
کو برابر دس نمازونکی قبول کرینگی اور جو کہ تیری امت سی کوئی ایک حسنہ
کریگا اوسکی لیی دس حسنی لکھینگی اور جو کوئی کسی گناہ کا قصد کریگا

پس جب تک کہ وہ اسکا مرتکب نہو گا ہم کچھ نہ لکھینگی اور اگر وہ اسکا مرتکب ہوا تو ہم

ایک گناہ لکھینگی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت موسے

بن عمران کو خدای تعالیٰ نے جزای خیر دی کہ انکی بار کو سبک اور انکی تکلیف کو آسان کیا اور

ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بسند معتبر روایت کی ہی کہ زید بن علی بن الحسین نی اپنے

والد بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی سوال کیا کہ اے پدر بزرگوار فرمائیے

کہ اسکا سبب کیا ہی کہ جب میرے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ معراج پر تشریف لیگئے

تہی اور حقتعالی نی انکی امت پر پچاس نمازیں واجب کی تہیں تو اون جناب نی

کیون نہیں آپ خدا سی سوال کیا کہ انپر تخفیف کرے کہ جب حضرت موسی نے کہا

اوسوقت استدعا کی اور خدا نی اونپر تخفیف کی حضرت نی فرمایا ای فرزند جناب رسولخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نی سوال کرنا ترک ادب جانا اور جب کہ حضرت موسی کہ پیغمبر جلیل القدر

تہی اونہون نی واسطی امت کی سفارش کی اوسوقت اونجناب کو مناسب نہ تہا کہ اپنی

بہائی حضرت موسی کی کہنی کو رد کرتی لہذا درگاہ جناب باری میں مکرر تخفیف کی لیے

عرض کی یہانتک کہ پانچ نمازیں قرار پائیں زید نی پہر عرض کی ای پدر بزرگوار حضرت

موسی نی آپہین ہی تو تخفیف کی سفارش کی تہی تو کیون نہیں جناب رسولخدا صلی اللہ

علیہ وآلہ نی حقتعالی سی تخفیف کی استدعا کی حضرت نی فرمایا ای فرزند جناب رسولخدا صلعم

نی چاہا کہ واسطی امت کی تخفیف حاصل ہو اور ان پچاس نمازونکا ثواب بہی حاصل ہو

اور اگر پانچ سی کم ہوتین تو پچاس نمازونکا ثواب نہوتا اسلیئی کہ حقتعالی فرماتا ہی من
جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو شخص کہ ایک حسنہ کری اوسکی عوض مین اوسکی لیئی
دس حسنہ ہوتی ہین چنانچہ جسوقت کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ آسمان سی تشریف
لائی جبرئیل نی آکی عرض کی اہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آپکو پروردگار نی سلام فرمایا ہی کہ
ارشاد کیا کہ یہہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کی ہین اور مین اپنی بندونپر ستم کرنیوالا
نہین ہون پس پوشیدہ نرہی کہ بنابر مصلحت خاص یا عام کی بعض بعض احکام شریعتہای
سابقہ مین تغیر اور تبدیل ہوجاتا تہا اور اسطرحکا ہماری پیغمبر کے زمان حیات مین ہی
بعض احکام کا تغیر ہوا ہی اور اوسکو نسخ حکم کہتی ہین اور نسخ بعد گذرنی وقت عمل
کی بالاتفاق روا ہی اور قبل اسکی محل اختلاف ہی پس یہ مضمون کہ جو اس روایت
مین آیا ہے ماول ہوسکتا ہی ساتہہ حکم شروط کی اور جب اکمال دین نبوسے
ہوا اوسپر کوئی حکم نہین بدلا اور نہ بدلیگا اسلیئی کہ جناب ختم المرسلین سب
پیغمبرونسی افضل اور بہتر ہین اور بعد انکی کوئی پیغمبر نہ آویگا اور اون جناب سے کی
شریعت کی آگے سب پیغمبرون کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس یہ شریعت تا قیامت
باقی رہیگی جیسا کہ امالی مین ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ سی روایت نقل کی ہی کہ اون جناب نی فرمایا کہ حقتعالی نے ایک لاکہہ
چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئی ہین اور مین اون سب مین نزدیک خدای عزوجل کی افضل

ہوں اور میں یہ از راہ فخر اور خودپسندی کی نہیں کہتا ہوں بلکہ بیان واقع ہے

اور اسیطرح سے حقتعالی نے ایک لاکہ چوبیس ہزار وصی پیدا کیے ہیں اور اون میں

نزدیک خدا کے علی بن ابیطالب علیہ السلام افضل ہیں اور پوشیدہ نرہے کہ تحقیق

اس روایت میں کتنی چیزوں کا بیان درکار ہے پہلی یہ کہ پیغمبروں کی شمار میں کہ کس قدر پیغمبر

ہوے جو کہ اس روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک لاکہ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا ہوے ہیں

مشہور ہے اور حیات القلوب میں آخوند علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت امام زین العابدین

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے سب پیغمبروں کی ارواحوں سے مصافحہ

کرے تو شعبان کی پندرہویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر منور کے

زیارت کرے اسلیے کہ اوس شب کو وہاں سب پیغمبروں کی ارواحیں واسطے زیارت

اوس جناب کی آتی ہیں اور اونمیں پانچ پیغمبر اولوالعزم ہیں حضرت نوح اور حضرت

ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم اجمعین

راوی نے پوچھا کہ معنی اولوالعزم کی کیا ہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ تمام خلق پر

مبعوث ہوے تہے اور بیچ حق الیقین میں آخوند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ انبیا علیہم السلام

کی عدد معین ثابت نہیں ہیں لیکن ایک لاکہ چوبیس ہزار ہونا مشہور ہے

پس کرے اعتقاد مجملاً کہ جتنے کہ انبیا اور اوصیا ہیں سب برحق ہیں مگر قرآن

مجید میں جن انبیا کی نام وارد ہیں اونکی نبوت کا اقرار کرنا نام بنام تفصیلاً

یا اجمالاً واجب اور لازم ہی بلکہ ضروریات دین اسلام سی ہی مثل حضرت آدم اور
حضرت شیث اور حضرت ادریس اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور
حضرت شعیب اور حضرت ابراہیم اور حضرت لوط اور حضرت موسے اور حضرت
عیسی اور حضرت اسمعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور حضرت داود اور
حضرت سلیمان اور حضرت یونس اور حضرت الیاس کہ اگر انمین سی ایک کا بھی
انکار کری کافر ہی دوسری یہ کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار وصی کا ہونا مشکل ہی اسلیے
کہ ہر نبی کی وصی متعدد ہوی تہی اور زمین کبھی حجت خدا سی خالی نہین رہی ہے
پس جس زمانی مین کہ نبی نہو تو اوسکی قائم مقام اوسکا وصی ہوتا ہی چنانچہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی بارہ وصی ہوی پس جب تلک کہ آسمان اور زمین قائم
ہی وہ بہی قائم ہین تو اس صورت مین چاہی کہ انبیا سی وصی بہت ہون اور
اس روایت کی تاویل مین شاید کہ یہ ہو کہ اون پیغمبرون کی وصی بلا فصل ہر ایک
ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہون اور وصی کی وصی بہت ہون واللہ یعلم تیسرے یہ کہ
ہماری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی وصی بلا فصل علی بن ابیطالب علیہ السلام
الرم اوصیا تہی اور بعد اونکی اور گیارہ وصی ہوی اور اسمین کچہہ شک نہین کہ ہمارے
پیغمبر سب پیغمبرون سی افضل اور بہتر ہین لیکن پیغمبران اولوالعزم سی جناب
امیر المومنین اور باقی ائمہ معصومین علیہ السلام کی افضل ہونیمین کچہہ اختلاف ہی ان

ابن بابویہ علیہ الرحمہ اعتقادات مین فرماتی ہین کہ سردار انبیا پانچ پیغمبر ہین کہ اونہین
پر مدار وحی کا تہا اور وہی صاحب شریعت تہی اور وہی اولوالعزم تہی ایک حضرت
نوح دوسری حضرت ابراہیم تیسری حضرت موسی چوتہی حضرت عیسی پانچوین حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اور ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
اونکی ہی سردار ہین اور اونسی ہی افضل اور بہتر ہین بلکہ واجب ہی کہ ہم اسکا اعتقاد کرین کہ خداوند
عالم نی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سی بہتر
کسیکو پیدا نہین کیا ہی اور یہ سب بزرگوار نزدیک خدا کی تمام خلق سی محبوب اور افضل ہین
اور حقتعالی نی روز اول مین جمیع مخلوقات سی انکی ولایت اور دوستی کا عہد وپیمان
لیا تہا اور اگر یہ حضرات نہوتی تو حقتعالی زمین اور آسمان اور جنت اور نار کو پیدا نکرتا
اور نہ آدم اور نہ حوی اور نہ ملائکہ کو اور نہ کسی چیز کو پیدا کرتا اور حیات القلوب مین
جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہے کہ
حضرت موسی اور حضرت عیسی تمام خلق پر مبعوث ہوئی تہے اور اکثر حدیثون مین
وارد ہی کہ یہ پانچ پیغمبر اولوالعزم ہین لیکن سنیون نی اسمین بہت اختلاف
کیا ہی اور بنا بر ظاہر اور مشہور کی یہ ہے کہ وہ پیغمبر اولوالعزم ہین کہ جنکی شریعت
کی آگی پیغمبران گذشتہ کی شریعت کا حکم جاتا رہی جیسا کہ بسند موثق حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرات صاحب شریعت مستقلہ تہی اسلئی کہ حضرت

نوح ساتھ شریعت کی کہ غیر شریعت حضرت آدم علیہ السلام کی تہی مبعوث ہوی اسیطرح
پیغمبر کہ بعد حضرت نوح کی تہی وہ سب اونہین کی شریعت اور طریقہ پر رہی اور اونہین کے
کتاب کی تابع تہی اور جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لای اور اونکی شریعت کے
آگی حضرت نوح کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس اور پیغمبر کہ جو اوس زمانی مین تہے وہ سب حضرت
ابراہیم کی شریعت اور طریقہ پر رہی اور اونکی کتاب پر عمل کرتی تہی اور جبکہ حضرت موسے
علیہ السلام تشریف لای اور اونکی شریعت کی آگی حضرت ابراہیم کی شریعت کا حکم جاتا رہا
پس اور پیغمبرون کو جو اوس زمانی مین تہی وہ سب حضرت موسی کی شریعت اور طریقہ پر تہے
اور اونکی توریت پر عمل کرتی تہی اور جبکہ حضرت عیسی تشریف لای اور اونکی شریعت کے
آگی حضرت موسی کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس اور پیغمبر کہ جو اوس وقت مین تہی وہ سب
حضرت عیسی کی شریعت اور طریقہ پر تہی اور اونکی کتاب انجیل پر عمل کرتی رہی تا زمانہ
ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس یہ پانچ پیغمبر اولوالعزم سب پیغمبرون سی بہتر اور افضل
ہین لیکن حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کی شریعت منسوخ ہنو گی اسلئی کہ بعد
اونحضرت کی پہر کوی پیغمبر نہ آویگا پس جو کچہ کہ حلال تہا وہ تا قیامت تک حلال ہے

مطلب ساتوان جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات مین ہی اور یہ مصیبت
سب مصیبتون سی زیادہ ہی اور اس مقام مین مناسب ہے کہ پہلی اونحضرت کا کچہ حال بیماری
اور وصیت کا بیان ہو پس پوشیدہ نرہی کہ روضۃ الواعظین مین لکہا ہی کہ جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ مین زہر دغا سی شہید ہوے روز دوشنبہ اور اٹھائیسوین ماہ صفر کو گیارہ
ہجرت کا سال دہم تہا اور سن شریف تریسٹھ برس کا تہا اور کتاب مدارج مین عبدالحق
دہلوی نے لکہا ہی کہ اون جناب کا ابتدای مرض آخر صفر مین ہوا تہا کہ دو شنبین باقی
رہین تہین اور ایک روایت مین ہی کہ ابتدای مرض شروع ربیع الاول مین ہوا تہا اور
کتاب الوفا مین لکہا ہی کہ حضرت ماہ صفر مین بیمار ہوی تہی کہ دس شبین باقی تہین علمای اور
سیر مین بہی اختلاف ہی اکثر کہتی ہین کہ حضرت کا مرض تیرہ روز رہا اور ایک روایت مین ہی کہ چودہ
روز رہا اور بعضی دس روز کہتی ہین اور بعضی بارہ روز پس آنحضرت کی ابتدای مرض و وفات اور روز
سی اختلاف شروع ہوا اور حیات القلوب مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ اکثر
علمای شیعہ اور سنی دونو کا اعتقاد یہ ہی کہ حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ نی روز دوشنبہ
کو انتقال فرمایا تہا اور اکثر علمای شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ اوس روز ماہ صفر کی اٹہائیسوین
تاریخ تہی اور اکثر علمای اہل سنت ربیع الاول کی بارہوین کہتی ہین اور ہماری علما
مین سی ایک محمد بن یعقوب کلینی اس قول کی قائل ہوی ہین لیکن قول اول اصح
اور مشہور ہی اور بعضی علمای اہل سنت ربیع الاول کی پہلی کہتی ہین اور بعضی دوسری اور
بعضی آٹہوین اور بعضی دسوین اور بعضی اٹہارہوین لیکن آنحضرت کی سن شریف مین کچہ
اختلاف نہین ہی کہ تریسٹھ برس کا ہوا تہا اور ہجرت کا دسوان برس تہا اور
جناب مولانا و مقتدانا سید العلماء رئیس الفقہا دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ ہجرت کے

گیارہوان سال شروع تہا کہ حضرت نی وفات پائی اور اسیطرح کشف الغمہ مین حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی ہجرت سی دو برس
برس رحلت فرمائی تہی اور حضرت کا سن شریف ترسٹھہ کا ہوا تہا اسلیئی کہ مکہ مین چالیس برس
تشریف رکہی کہ وحی آئی اور بعد اسکی تیرہ برس اور رونق افزا رہی اور جب ہجرت مدینہ مین
فرمائی اوسوقت سن مبارک ترپن برس کا تہا اور بعد ہجرت کی مدینہ مین دس برس تشریف
رکہی اور ربیع الاول کی دوسری تاریخ روز دوشنبہ کو وفات فرمائی لیکن ہمارا اصل مطلب
کسی عاقل فہمید پر مخفی نہین اور بعد نقل اس روایت کے اخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ اس
قول کا کوئی علمای شیعہ سی قائل نہین ہوا ہی شاید کہ حضرت نی تقیہ مین فرمایا ہو لیکن
جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ اسی روایت کی شرح حدیقۃ المتقین مین قائل ہوئی ہین پس ان
دونون مین حضرت کی مراسم عزا کا بجا لانا مضایقہ نہین رکہتا اسلیئی کہ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی مصیبت جملہ سب مصیبتون سی زیادہ ہی جیسا کہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ
وغیرہ نی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ
جب تجہیر کوئی مصیبت پہونچی جناب رسولخدا کی مصیبت کو یاد کر کہ وہ مصیبت کسی پر ہوئی ہی
نہ ہوگی اور ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نی فرمایا کہ ای علی جو کوئی تجہیر مصیبت پہونچی مجہی میری مصیبت کو یاد کرنا کہ وہ مصیبت سب
مصیبتون سی زیادہ ہی پس کیونکر اونجنابکی مصیبت زیادہ نہو کہ وہ سید المرسلین اور رحمۃ للعالمین تہے

اور بسبب انکے لوگون نی ہدایت پائی اور خدا کو پہچانا پس جس شخص کو اون جناب سی جسقدر
محبت تہی اور اوسنی اونکو جسقدر پہچانا تہا اوسیقدر اونکی مفارقت کا رنج والم اوٹہایا تہا
چنانچہ جناب سیدۃ نساء العالمین صلوات اللہ علیہا فرماتی ہین کہ حضرت رسالت پناہ
کی مفارقت سی مجہپر ایسی مصیبتین پڑین کہ اگر دنون پر پڑتین تو وہ مثل شب تاریک کی ہو جاتی
اور جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتی ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات سے
مجہپر ایسی صدمہ ہوی کہ اگر وہ پہاڑ پر ہوتی تو وہ متحمل نہوتا پس مینی بعد وفات سید کائنات کے
اپنی دلکو صبر دیا اور مینی اپنی اوپر سکوت کو لازم کیا اور اون حضرت کی تجہیز اور تغسیل مین
مشغول ہوا جسطرح کہ حضرت نی حکم فرمایا تہا اور بعد اسکی کتاب خدا کی جمع کرنی مین
مصروف ہوا اور میری آنکہونسی آنسو چلی جاتی تہی اور میری سینی سی آہ غم نکلتی تہی
اسی حال مین جو کچہ کہ مجہپر واجب اور لازم تہا مینی اوسکو واسطی رضامی خدا کے
ادا کیا پس پوشیدہ نرہی کہ جبوقت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی رحلت فرمائی
اوسیوقت سی آل رسول پر اعدا کی ظلم وستم شروع ہوی اگر کوئی عاقل بچشم انصاف
دیکہی تو اوسپر ظاہر اور آشکار ہوگا کہ حضرت نی کسقدر دین کی استحکام اور مضبوطی مین
اہتمام کیا تہا اور کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہا تہا چنانچہ اکثر وہ جناب ہدایت مآب اپنی
امت کو واسطی متابعت ثقلین کی تاکید فرماتی تہی کہ انی تارک فیکم الثقلین
کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی وکہا

لن یفترقا حتی یردا علی الحوض ای گروه خلق بدرستیکه مین تم مین چهوڑی جاتا هون
دو چیزین بزرگ ایک کلام الله دوسری اهلبیت میری که یه دونو ایسی هین جو شخص
که انکی طرف رجوع کری اور اونکی حکم پر عمل کری گمراه نهوگا بعد میری اور یه دونو جدا نهونگے
جبتک که حوض کوثر پر مجهسی ملاقات کرین شیعه اور سنی دونوں کی اخبار مین لکها هے
که حضرت نی فرمایا مَثَلُ اَهلِ بیتی کَمَثَلِ سَفِینَةِ نُوحٍ مَن رَکِبَهَا نَجیٰ وَمَن تَخَلَّفَ
عَنهَا غَرِقَ وَهَلَکَ یعنی مثال اهلبیت کی میری مثال کشتی نوح کی هی جو شخص که اوس پر
سوار هوا نجات پائی اور جسنی که تخلف کیا دریای ضلالت اور چاه هلاکت مین گرا
اور غرق هوا اور جاننا چاهیی که بموجب کلام مجید قُل لَا اَسئَلُکُم عَلَیهِ اَجرًا اِلَّا المَوَدَّةَ
فِی القُربیٰ یعنی خداوند عالم فرماتا هی کهه ای محمد که مین تمسی سوال نهین کرتا هون
مگر اپنی اقربا کی محبت کا ظاهر هی که حضرت کا اهلبیت کی باری مین وصیت کرنا
محض واسطی رضای خدا کی تها نه ازراه اپنی محبت اور قرابت کی بلکه واسطی هدایت
امت کی تها آیا غدیر خم کا ماجرا کسی عاقل پر پوشیده هی که وه حضرت کیسی ایام گرما
مین که ریگستان جلتا تها بعد حجة الوداع کی غدیر خم مین تشریف فرما هوی که لوگ شدت
گرمی سی اپنی پاؤن رداؤن مین لپیٹی تهی که ناگهان حضرت جبرئیل یه آیه لای یَا اَیُّهَا الرَّسُولُ
بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ یعنی خدای عز و جل فرماتا هی ای رسول اوس چیز کو
پهونچادی که جو تجهپر نازل هوئی هی اوس وقت حضرت نی وهان توقف کیا اور سب لوگونکو

جمع کرکی فرمایا الصلوٰۃ جامعۃ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بلاکر اپنی پاس
منبر پر بٹھا لیا اور بکمال فصاحت اور بلاغت سی خطبہ دیا اور بعد اسکی لوگونکو اپنی
قرب رحلت سی آگاہ فرمایا کہ قریب ہی کہ خداوند عالم مجکو طلب فرمائی اور مین کہون
کہ حاضر ہون پس مین تمہاری پاس ایسی دو چیزین بزرگ چہوڑتا ہون کہ اگر تم اون دونو
کی طرف رجوع کروگی بعد میری ہرگز گمراہ نہوگی پس وہ ایک کلام اللہ دوسری میری
اہلبیت ہین اور یہ دونو جدا نہونگی جبتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آئین اور پہر فرمایا

اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلیٰ قَالَ فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ
وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَہٗ یعنی آیا مین اولیٰ نہین ہون تمہاری نفسونسی لوگون نی
عرض کی البتہ حضرت نی فرمایا پس مین جسکا مولا ہون اوسکا علی بہی مولا ہی
خداوندا دوست رکہہ اوسکو کہ علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو جو علی کو دشمن
رکہی اور مدد کر اوسکی جو کہ علی کی مدد کری اور چہوڑدی اوسکو جو علی کو چہوڑدے
اور لعن کر اوسپر جو علی پر ظلم کری اور بعد اسکی حضرت نی لوگون سی جناب امیر علیہ السلام
کی بیعت لی انشاء اللہ بیان اسکا فصل امامت مین بہ تفصیل ہوگا اور جب حضرت
مدینہ مین رونق افزا ہوئی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ حضرت کو مرض الموت لاحق ہوا اور
لوگون نی چاہا کہ کسی حیلہ اور بہانی سی جناب امیر علیہ السلام کی خلافت مین رخنہ

و الدین جیسا کہ کتب اہلسنت مین لکہا ہی کہ عائشہ نی کہا جو قت کہ حضرت کو مرض
کی شدت ہوئی فرمایا کہ وقت نماز کا ہوا آیا لوگون نی نماز پڑہی عرض کی کہ آپ کی
تشریف لانی کی منتظر ہین حضرت نی وضو کی لیی پانی طلب فرمایا مینی لا کی حاضر کیا
حضرت نی چاہا کہ اوٹہ کی وضو کرین کہ غش آ گیا اور اسیطرح کئی مرتبہ چاہا کہ وضو کرین
پہر بیہوش ہو گئی او سوقت حضرت نی کسی شخص کو بہیجا کہ ابوبکر نماز پڑہا دین اور یہہ
عائشہ کا کہنا بفاد وَاَنتُنَّ لَصُوَیحِبَاتُ یُوسُف کہ ترجمہ اوسکا عبدالحق دہلوی کی علمای
اہل سنت سی بہی اسطرحسی لکہتا ہے کہ تم ای طائفہ زنان صواحب یوسف ہو یعنی
اپنی بات پر اصرار رکہتی ہو اور دلمین تو کچہ ہی اور ظاہر مین کچہہ پس یہ حال
بعینہ عائشہ کا تہا کہ اوسنی بہی اپنی دل سی بات بنائی اور پیغمبر خدا پر افترا کیا اور چاہا
کہ حدیث غدیر خم کو گویا منسوخ کر دی اور دروغ بیفروغ اوسکا کسی عاقل پر پوشیدہ
نہین ہی اصل یہ ہے کہ جب حضرت نی یہ خبر وحشت اثر سنی تو عین شدت مرض مین ایک
ہاتہ جناب امیر علیہ السلام کی شانہ پر اور دوسرا ہاتہ عباس کی شانہ
پر رکہکر برآمد ہوئی اور ابوبکر کو ہٹا دیا اور اپنی نماز کو جماعت سی ادا کیا اور
عبدالحق کہتا ہے کہ جب حضرت نی فرمایا کہ ابوبکر سی کہو کہ لوگونکو نماز پڑہا دین
اور بعد اسکی حضرت کو مرض سی افاقہ ہوا پس اُٹہی ہو گئی اور دو شخصونکی شانون
پر اپنی ہاتہونکو رکہی ہوئی اور پاؤن کو زمین پر گہسیٹتی ہوئی مسجد مین آئی اور

اور ابو بکر کو نماز پڑہتی دیکہا اور جب ابو بکر نی حضرت کی آنی کی آہٹ پائی چاہا کہ پیچہے
ہٹ جائین حضرت نی اشارہ سی منع کیا اور آپ ابو بکر کی بائین طرف بیٹہ گئی اور ابو بکر
نی حضرت کی اقتدا کی اور لوگون نی ابو بکر کی اقتدا کی اسلیے کہ اونکی تکبیر سی حضرت کے
افعال و مقالات سی مطلع ہون اور پہر عبد الحق کہتا ہے کہ بعضی روایتون مین آیا ہی کہ
ابو بکر امام تہی اور حضرت رسولخدا مقتدی تہی سبحان اللہ کہ اہلسنت کی یہ کیا کلام ہین
اور کیا کیا مزخرفات بکتی ہین اور یہ حضرت رسولخدا کی استخفاف سی مطلق ڈرتی
نہین پس چاہیی کہ عاقل بچشم انصاف حکایت قرطاس کو دیکہی کہ ملل و نحل مین
شہرستانی لکہتا ہی کہ حضرت رسولخدا کی بیماری مین جو کہ اول نزاع واقع ہوئی تہی یہ ہی کہ جب
حضرت نی دوات و قلم طلب فرمایا کہ مین تمہاری لیی ایک وصیت نامہ لکہون کہ تم بعد میرے
گمراہ نہو اوسوقت عمر نی کہا کہ یہ مرد ہذیان بکتا ہی تمہاری لیی کلام اللہ کافی ہی اور
بعضون نی کہا جو کہ پیغمبر فرماتی ہین چاہیی کہ اوسپر عمل کرو اور بعضونے کہا جو کہ عمر کہتا ہی وہ بجا ہے
اور صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ جو وقت رسولخدا کو وقت احتضار ہوا حضرت کی دولتسرا مین
کئی شخص حاضر تہی چنانچہ اونمین ایک عمر بن خطاب بہی تہی اوسوقت حضرت نی ارشاد کیا
کہ تم میری نزدیک آو کہ مین واسطی تمہاری ایک کتاب لکہون کہ تم بعد میری گمراہ نہوجیے
عمر نی کہا کہ اسوقت پیغمبر پر درد نی غلبہ کیا ہی اور تمہاری پاس قرآن موجود ہی اور
ہمکو وہی کافی ہی پس آپس مین لوگون کی نزاع ہوئی بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو قلم دوات

لادو کہ ہماری ہدایت کی لئی وصیت نامہ لکھیں کہ ہم بعد اونکی گمراہ نہون اور بعضی کہتی
تہی جو کہ عمر نی کہا درست ہی پس جب یہ اختلاف واقع ہوا تو حضرت نی دل تنگ
ہو کر فرمایا کہ تم میری پاس سے اوٹھ جاؤ راوی کہتا ہی کہ ابن عباس نی کہا کہ روز پنجشنبہ
عجب روز تہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر مرض کی شدت تہی اور
اور اونحضرت نی فرمایا تہا کہ لاؤ کاغذ کہ مین واسطی تمہاری ایک کتاب لکہدون کہ تم بعد
میری ہرگز گمراہ نہوگی اور لوگون نی آپس مین نزاع کی حالانکہ اون حضرت کی سامنی
اونکو نزاع کرنا لائق نتہا پس بنظر انصاف دیکہا چاہیی کہ کسقدر عمر بن خطاب نے
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی مخالفت پر جسارت کی اور اونجناب کے حکم
کو نمانا اور خلاف آداب ایسی کلمات تخفاف کی کہی اور اونجناب کیطرف نسبت ہذیان
کی کی کہ کوئی یہ کلمہ کسی ادنی کی حق مین بہی نہین کہتا ہی چہ جای آنکہ وہ حالی جناب
لیکن یہ باعث فقط اوسکی نفسانیت کا تہا غرض حضرت نی لکہنا موقوف کیا
اسلیئی کہ جس وقت اونہون نی میری کہنی کو ہذیان کہا تو اس صورت مین میرے
لکہنی کو کب مانینگی پس اونہین کی حال پر اونکو چہوڑ دیا بقول ابن عباس کے جای حسرت
اور افسوس ہی کہ ایسی پیغمبر کہ خلق کی ہادی اور رہنما ہون چاہین کہ واسطی رضای
خدا کی امت کی ہدایت کی لئی کچہ وصیت لکہیں اور امت باوجود ادعای متابعت کے
اونجناب کی کلمات کو نہ سنی اور اونکو وصیت نہ لکہنی دی پس اس سے زیادہ کیا مصیبت

ہو گی آیا روا ہی کہ ایسی مقدس کی قول کو نہ سنی کہ جن کی حق مین حق تعالی فرماتا ہی

وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی نہین بات کرتا وہ اپنی خواہش نفس

سی اور نہین کلام کرتا مگر وحی سی کہ جانب حقتعالی سی وحی کی گئی ہی پس جناب

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ جو کچہہ کہ فرماتی تہی وحی سی فرماتی تہی اور قطع نظر کہ رسم خدا

یہ ہی کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہی لوگ اوسکی خاطرداری اور دلجوئی کرتے

ہین اور جو کچہہ کہ وصیت کرتا ہی اوسکو بگوش دل سنتی ہین نہ یہ کہ ایسی

پیغمبر جلیل القدر کی کلام کو نہ سنی اور اون حضرت کی سخن کو ضایع کردین مگر یہ کہ

اونہون نی گمان فاسد کیا کہ واسطی جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کی امر خلافت

مستحکم ہوگا اور پہر کوئی حیلہ اور بہانہ پیش رفت نجاویگا اور حضرت کا حال یہ تہا کہ

کسی وقت مین دین کی مضبوطی اور اوسکی کام ہی اور اہلبیت کی اصلاح سی غفلت

اور اہمال نہین فرمایا یہانتک کہ حضرت پر مرض کی شدت ہوئی اور غشی پر غشی

آنی لگی اوس وقت بہی اسامہ کی لشکر کی روانہ کرنی مین تاکید فرمائی جیسا

کہ شہرستانی کہتا ہی کہ حضرت نی فرمایا جَهِّزُوا جَيْشَ أُسَامَةَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ

تَخَلَّفَ عَنْهَا یعنی تم تیاری سفر کرو اور اسامہ کی ساتہ جاؤ اور جو کہ نجاویگا خدا اوسپر

لعنت کریگا پس بعضون نی کہا کہ ہمکو اسامہ کی ساتہہ جانا واجب ہوا اور بعضون نی کہا کہ

حضرت کی بیماری سخت اور مرض شدید ہی اس حال مین اونکو چہوڑ کر جانا ہمارے دل کو گوارا نہین

دیکھی کہ اسکا انجام کیا ہوا اور ارشاد القلوب مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت
ہی کہ اونجناب نی فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی لشکر اسامہ کے ساتھ
اون لوگونکو کیا تہا جو کہ مجہسی بغض اور کینہ ہمیشہ سی رکہتی تہی اور مینی راہ خدا مین اونکی
عزیزون کو قتل کیا تہا کہ وہ کافر تہی اور جو لوگ کہ مجہسی محبت رکہتی تہی اور اونکی دل اونکی
طرف سی کدورت سی صاف اور مصفا تہی اونکو اپنی پاس رہنی دیا کہ تا کوئی مفسد
میری خلافت مین فتنہ پردازی نکرنی پائی لیکن بعد وفات اون سرور انبیا کی وہ لوگ
لشکر اسامہ سی پہر آئی اور میری بیعت کو جو کہ خدا و رسول نی اونکی گردنون مین باندہی تہی
اوسکو توڑ ڈالا اور اونکی دل نی جسی چاہا اوسکی بیعت کر لی اور مین اون حضرت کی
تجہیز و تکفین مین کہ امر اہم تہا مشغول ہوا اور اونہون نی اپنا کام مستحکم کیا اور ابو سعید
خدری سی منقول ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین خدمت مین جناب رسول خدا کی حاضر ہوا کہ
وہ جناب ایک چادر اوڑہی تہی اور اسقدر حرارت تپ کی تہی کہ اوسکی اوپر سی بدن
شریف پر ہاتہ نرکہا جاتا تہا پس یہ دیکہکر مینی تعجب کیا حضرت نی فرمایا کہ
انبیا کی بلا سی کسی کو کوئی بلا سخت زیادہ نہین ہی جیسا کہ انکی بلائین زیادہ ہین ویسا ہی
اونکو اجر بہی زیادہ ہوگا اور حیات القلوب مین مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نی ابن بابویہ سی
بسند معتبر روایت کی ہی کہ حضرت جبرئیل بہشت سی واسطی حنوط کی چالیس درہم
کافور خدمت مین جناب رسول خدا کی لائی اور حضرت صلعم نی اوسکی تین حصہ کر کی ایک حصہ

اپنی لی ہی کہ دوسرا جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو دیا تیسرا جناب فاطمہ صلوات اللہ
علیہا کو دیا اور مخفی نرہی کہ جسوقت حضرت نی اوس چالیس درہم کی تین حصہ برابر کیی ہر
حصہ تیرہ درہم اور ثلث درہم کا ہوا بس اسیقدر حنوط واسطی کافہ اموات مومنین کے
سنت جاری ہوا اور حیات القلوب مین پہر مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ ابن بابویہ
علیہ الرحمہ نی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
بستر بیماری پر لیٹی تہی اور اون حضرت کی گرد اصحاب جمع تہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
کہڑی ہوی اور عرض کی ای رسولخدا آپ پر میرے مان باپ فدا ہون کہ جب آپ
انتقال فرمائین گی تو ہم مین سی آپکو کون غسل دیگا حضرت نی فرمایا کہ میری غسل دینی
والی علی بن ابیطالب ہین اسلیی کہ جب وہ میری جس عضو کی دہونی کا قصد
کرین گی اوس عضو کی دہونمین ملائکہ اونکی اعانت کرین گی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے
پہر عرض کی یا رسول اللہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون کہ ہم مین سی آپ پر کون
نماز پڑہیگا حضرت نی فرمایا کہ ای عمار چپکی رہو خدا تمپر رحمت کری پس جناب امیرالمومنین
علیہ السلام کی طرف روی مبارک کرکے فرمایا ای پسر ابوطالب جب تم
دیکہنا کہ میری بدن سی روح مفارقت کر گئی اوسوقت تم مجہی اچہی طرح غسل دینا
اور انہین دونو کپڑون مین کہ جو پہنی ہون کفن کر دینا یا مصر کی سفید کپڑی مین
یا بردیمانی مین لیکن میرا کفن بہت گران قیمت نہ لینا اور میری جنازیکو اوٹہاکر

میری قبر کی پاس رکہہ دینا پس جو کہ پہلی مجہپر نماز پڑہیگا خداوند جبار ہوگا کہ اپنی عرش
عظمت و جلال پر سی میری اوپر صلوات بہیجیگا اور بعد اسکی جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل
اور ملائکہ کہ سوای خداوند عالم کی اونکی گنتی کوئی نہین جانتا ہی وہ سب آکی مجہپر نماز
پڑہین گی اور بعد انکی ہر ایک آسمانکی سکنہ ہی آآکی مجہپر نماز پڑہین گی اور بعد انکی میری اہلبیت
اور میری عورتین بہی مجہپر نماز پڑہین گی اور مجہپر سلام بہیجین گی لیکن مجہکو آزار نہ پہنچاوین
کہ میری ماتم مین باواز بلند گریہ و زاری کرین پس بعد اسکی حضرت نی بلال سی
فرمایا کہ مسجد مین لوگون کو جمع کرو اور اپنی سر انور پر عمامہ مبارک باندہا اور باہر تشریف
لای اور اپنی کمان پر تکیہ فرمای تہی یہانتک کہ منبر پر رونق افزا ہوی اور بعد حمد و
ثنای الہی کی فرمایا کہ ای گروہ اصحاب کیسہ تہا مین تمہاری لیی کیسا پیغمبر تہا آیا نہین تمہاری
ساتہہ جہاد نہین کیا آیا جہاد مین میری دندان نہین ٹوٹی آیا میری جبین
خاک آلودہ نہین ہوی آیا میری مونہہ پر خون نہین بہا اور میری ریش خون سی نہین
رنگین ہوی آیا مین مصیبتون اور سختیونکا متحمل نہین ہوا آیا مینی شکم پر سنگ گرسنگی
نہین باندہا اوسوقت سب اصحابون نی عرض کی ای رسولخدا آپنی جو کچہہ کہ فرمایا
حق ہی خدا آپکو اسکی جزای نیک دی حضرت نی فرمایا کہ خدا تمکو بہی جزای خیر دی
پہر حضرت نی ارشاد فرمایا کہ حقتعالی نی حکم کیا ہی اور قسم یاد فرمائی ہی کہ کسی ظالم کا
ظلم مجہسی رہ نجائیگا پس مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ جسکو کہ مجہسی ایذا پہنچی ہو

کھڑا ہو جائے اور مجھسے قصاص لے کہ میری نزدیک عقبیٰ کی قصاص سے کہ ملائکہ اور
انبیا کی سامنے ہوگا دنیا کا قصاص بہتر ہے پس ایک شخص اوٹھ کھڑا ہوا
کہ نام اوسکا سوادہ بن قیس تھا اوسنے عرض کی اے رسولخدا صلعم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں
ایک روز آپ طائف سے تشریف لاتے تھے اور مین آپکے استقبال کو گیا تھا اور آپ
ایک ناقہ پر سوار تھے اور آپنے چاہا کہ اوس ناقہ کو عصا مارین وہ عصا میرے شکم پر لگا
مین نہین جانتا کہ آپنے مجکو عمداً مارا یا سہواً حضرت نے فرمایا معاذ اللہ کہ مینے تجکو جانکر
مارا ہو اور بلال سے فرمایا کہ وہ عصا فاطمہ کے گھر سے لیا جب بلال مسجد سے باہر آئے
مدینہ کے بازارون مین ندا کرتے تھے کہ اے لوگون وہ شخص کون ہے کہ قبل قیامت کے
اپنے نفس پر قصاص چاہے پس وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہین کہ قبل فرجام کے
اپنے تئین معرض قصاص مین لائے ہین اور بعد اسکے جاکے جناب سیدہ صلوات اللہ
علیہا کی دولتسرا پر عرض کی کہ حضرت عصا طلب فرماتے ہین جناب سیدہ نے پوچھا کہ
عصا کیا ہوگا بلال نے عرض کی کہ آپکو خبر نہین کہ حضرت مسجد مین تشریف لائے ہین
اور سب کو وداع کرتے ہین پس یہ سنکر جناب فاطمہ رونے لگین اور بلال عصا
لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا وہ مرد پیر کہان گیا اوسنے
عرض کی یا رسولخدا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مین حاضر ہون حضرت نے فرمایا
آ اور مجھسے قصاص لے تاکہ تو مجھسے راضی ہو اوسنے عرض کی اے رسولخدا صلعم آپ اپنا

شکم کھولدین جب حضرت نی اپنا شکم محترم کھولا اوسنی عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو
مین آپکی شکم مبارک کا بوسہ لون جب اجازت ملی اوسنی حضرت کی شکم مکرم کا
بوسہ لیکر کہا کہ مین رسول خداؐ کی موضع قصاص شکم ہی روز جزا مین آتش جہنم سی پناہ
مانگتا ہون حضرت نی فرمایا ای سوادہ تو قصاص لیتا ہی یا عفو کرتا ہی اوسنی عرض
کی ای رسولخدا مینی عفو کیا حضرت نی اوسکی لئی دعا کی خداوندا تو سوادہ بن
قیس کی خطا کو عفو کر جیسا کہ اوسنی تیری پیغمبر کو عفو کیا ہی پس یہ فرما کے منبر
سی تشریف لائی اور ام سلمہ کی محل مین داخل ہوی اور فرمایا کہ پروردگار تو
اپنی محمدؐ کی امت کو آتش جہنم سے بچانا اور اونپر حساب روز جزا کا آسان کرنا پس
ام سلمہ نی عرض کی ای رسولخداؐ آپ کسلئی غمگین ہین اور مین آپکی چہرۂ مبارک
کو متغیر دیکھتی ہون حضرت نی فرمایا ای ام سلمہ اسوقت جبرئیل نی مجکو میری
مرگ کی خبر دی ہی پس تمپر سلام ہو کہ بعد اس روز کے ہرگز محمدؐ کی آواز
نہ سنو گی جب یہ خبر محنت اثر اون سروری ام سلمہ نی سنی بیتابانہ رو کر کہا
کہ یہ ایسی مصیبت ہمپر آئی ہی کہ جسکا کچھہ تدارک نہین ہو سکتا اور کتاب مدارج
مین عبدالحق کہتا ہے کہ حضرت نی وقت سختی مرگ کی فرمایا اللّٰھم اعنی
علی سکرات الموت یعنی خداوندا اعانت کر میری سکرات موت پر عائشہ کہتی تھی
کہ اگر آسانی مرگ کی سختی مرگ بہتر نہ ہوتی تو حضرت کو سختی مرگ نہوتی

اور مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا ای ام سلمہ میرے
نور دیدہ فاطمہ ع کو بلالو اور یہ فرما کی بیہوش ہو گئی اور جب جناب فاطمہ زہرا
علیہا السلام آئین اور اونہون نی اپنی والد ماجد سید انبیا کو غش
مین دیکھا رو کر کہا ای پدر بزرگوار میری جان آپکی جان پر فدا ہو اور میری
صورت آپکی صورت پر فدا ہو کہ مین آپ کی آثار مرگ کی دیکھتی ہون آیا
اپنی بیٹی سی بات ہنین کرتی اور اوسکو تسکین ہنین دیتی جب حضرت
نی جناب فاطمہ ع کی آواز سنی اپنی چشم مبارک کہولدی اور فرمایا
اسے بیٹی مین تجسی جدا ہوتا ہون اور مین تمکو وداع کرتا ہون پس
تمپر میرا سلام ہو اوس وقت جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نی
دل پر درد سے ایک آہ حسرت کہینچکر عرض کی اسے پدر بزرگوار مین روز
قیامت مین آپکو کہان پاؤنگی حضرت نی فرمایا اوس جگہہ کہ خلائق
کا حساب کرینگے پہر جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نی عرض
کی اگر مین وہان آپ کو نہ دیکہون تو پہر کہان دیکہون حضرت نی فرمایا
مقام محمود مین کہ خداوند عالم نی مجہسے وعدہ فرمایا ہے
کہ مین وہان اپنی امت کی گناہگارون کی شفاعت کرونگا پہر جناب
فاطمہ ع نی عرض کی کہ اگر مین آپکو وہان بہی نہ دیکہون تو کیا کرون حضرت نی

فرمایا مجکو پل صراط پر تلاش کرنا کہ اوس روز میری امت پل صراط پر سی جاوی گی
اور مین وہان کہڑا ہوونگا اور میری دہنی طرف جبرئیل اور بائین طرف میکائیل
کہڑی ہونگی اور باقی ملائکہ آگی پیچہی کہڑی ہونگی اور وہ سب میری امت
گنہگار کی لئی دعا کرینگی کہ خداوند محمدؐ کی امت کو ساتہہ سلامتی کی پل صراط
سی پار کر اور اونپر حساب کو آسان کر پہر جناب فاطمہؑ نی پوچہا کہ میری مان
خدیجہؓ کبری کس جگہہ ہین حضرت نی فرمایا اوس قصر مین ہین کہ اوسمین چار قصر
بہشت کی کہولی جاتی ہین پس یہ فرماکی حضرت بیہوش ہوگئی اور جب بلالؓ نی
آکی پکارا کہ وقت نماز کا آیا ہی حضرت پہر ہوش مین آئی اور مسجد مین تشریف
لاکی نماز کو مخفف ادا کیا اور بعد اسکی علیؑ ابن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلاکر فرمایا
کہ تم مجکو فاطمہؑ کی گہر لی چلو جب وہان تشریف لائی فاطمہ کی گود مین اپنا
سر مبارک رکہدیا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام نی اس
حال سی اپنی جد بزرگوار کو دیکہکر گہبراگئی اور رونی لگی اور رونی کا ایک شور بلند ہوا
اور کہتی تہی ای نانا ہماری جانین آپکی جان پر فدا ہوون اور ہماری صورتین آپکی
صورت پر فدا ہوون حضرت نی پوچہا یہ کون ہین جناب امیر المومنین علیہ السلام
نی عرض کی کہ یا رسول اللہؐ آپکی فرزند حسنؑ اور حسینؑ ہین حضرت نی اونکو
اپنی پاس بلایا اور اپنی دونو جگر گوشون کو اپنی سینی سی لگالیا اور جب حضرت امام حسنؑ

علیہ السلام زیادہ رونی لگی حضرت نی فرمایا ای حسنؑ نہ رو کہ مجکو تیرا رونا دشوار ہی اور
میرے دلکو ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہی پس اوسی حال مین ملک الموت آئی اور کہا
السلام علیک یا رسول اللہ صلعم حضرت نی فرمایا علیک السلام ای ملک الموت تمسی میری
ایک حاجت ہی ملک الموت نی عرض کی کہ ای پیغمبر خدا صلعم آپکی کیا حاجت ہے حضرت نی
فرمایا کہ تم میری قبض روح نہ کرو جبتک کہ میری پاس جبرئیل امین اور مین اونسی
ملاقات کرلون اور اونکو رخصت کر دون اوس وقت ملک الموت نی باہر آ کی کہا یا محمد صلعم
پس وہین جبرئیل ہوا ہی آسمان سی ملک الموت کی پاس آئی اور پوچھا کہ ای
ملک الموت تمنی حضرت محمد صلعم کی قبض روح کی ملک الموت نی کہا نہین کہ حضرت
نی مجہسی فرمایا تہا کہ تنا صبر کرو کہ جبرئیل آلین اور مین اونسی ملاقات کرلون اور
اونکو وداع کر دون جبرئیل نی کہا ای ملک الموت آیا تمنی نہین دیکہا کہ مین واسطے
روح حضرت محمد صلعم کی آسمانون کی دروازون کو کہولتا تہا اور حوران بہشت
کو آراستہ کرتا تہا پس جبرئیل حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی اور کہا
السلام علیک یا ابوالقاسم حضرت نی فرمایا علیک السلام ای جبرئیل آیا
تمنی ایسی وقت مین مجکو تنہا چھوڑ دیا جبرئیل نی عرض کی ای محمد صلعم آپکو مرگ
نی جلد لیا اور ہر ایک شخص کو مرگ درپیش ہی اور جو نفس ہی وہ مرگ کا ذائقہ
چکہنی والا ہی حضرت نی فرمایا ای حبیب میرے نزدیک میرے آؤ پس جبرئیل

حضرت کی قریب گئی اور ملک الموت آئی جبرئیل نی ملک الموت سی کہا ایملک الموت
حضرت محمد صلعم کی قبض روح مین حقتعالی کی وصیت کو یاد رکہنا پس حضرت کی دہنی
طرف جبرئیل کہڑے ہوی اور بائین طرف میکائیل اور ملک الموت نی آکی سامنی سی
اوس سرور کی قبض روح کی پس ابن عباس علیہ الرحمہ کہتی ہین کہ اوس وقت حضرت
مکرر فرماتی تہی کہ میری حبیب کو بلاؤ اور جب کوئی کسی شخص کو بلاتا تہا حضرت اوسکی
طرف سی روی مبارک پہیر لیتی تہی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہین کہ مینی
گمان کیا کہ حضرت علی عم ابن ابیطالب کو یاد فرماتی ہین حضرت فاطمہ عم گئین اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کو بلا لائین اور جب نظر مبارک اوس سید انبیا کی روی
منور سید اوصیا پر پڑی نہایت خوش ہوئی اور مکرر فرمایا ای علی عم میری نزدیک آؤ
یہانتک کہ اونکا ہاتہہ پکڑ کی اپنی سرہانی بٹہا لیا اور پہر بیہوش ہو گئی اوسوقت حضرت
امام حسن عم مجتبی اور حضرت امام حسین عم سید الشہدا آئی اور یہ حال اپنی
نانا کا دیکہکر یا جداہ یا محمداہ کہکر فریاد کرنی لگی اور ایک شور برپا ہوا جناب امیر
علیہ السلام اوٹہی اور چاہا کہ اونکو وہانسی ہٹا دین کہ حضرت ہوش مین آئی اور
فرمایا ای علی عم انکو چہوڑ دو کہ مین اپنی دونو گل بوستان کو سونگہون اور یہہ
میری گل رخسار کو سونگہین اور مین انکو وداع کرون اور یہ مجکو وداع کرین
تحقیق کہ بعد میری یہ مظلوم ہون گے اور تیغ جور سی شہید ہون گے

پس تین مرتبہ فرمایا جوکہ اوپر ظلم کری اوسپر خدا کی لعنت ہو اور پہر دست مبارک جناب
امیر کیطرف بڑہا کی اونجناب کو اپنی لحاف مین لی لیا اور اپنی منہ کو اونکی منہ پہ
رکہدیا اور دوسری روایت مین ہی کہ اپنی منہ کو اونکی کان پر رکہدیا اور بہت سی
باتین راز کی ارشاد فرمائین اور اونکی کان مین اسرار الٰہی اور علوم غیر متناہی بیان فرماتے
یہانتک کہ مرغ روح مقدس اونکا رحمت الٰہی کیطرف پرواز کر گیا اور جناب امیرع
اون سرور انبیا کی لحاف سی باہر نکل آئی اور فرمایا کہ حقتعالی تمکو پیغمبرص خدا کی ماتم
مین اجر عظیم دی تحقیق کہ خداوند عالم نی اپنی پاس بندۂ برگزیدہ کی روح کو بلالیا
پس اہلبیت رسالت مین ایک شور ماتم کا برپا ہوا اور جوکہ مومنین مخلص الاعتقاد
تہی اور غصب خلافت مین شریک نہ تہی وہ ماتم اور تعزیت مین اونکی شریک ہوئے
ابن عباس کہتی ہین کہ مینی حضرت امیرع المومنین سی پوچہا کہ حضرت رسولخداص
صلی اللہ علیہ وآلہ نی آپکو لحاف کی اندر لی لیا تہا تو آپسی کیا راز ارشاد فرمائی تہے
حضرت نی فرمایا کہ مجکو ہزار باب علم کی تعلیم فرمائی کہ ہر باب سی ہزار باب اور کہلجاتی ہین
اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات سی مجہپر ایسی غم و اندوہ ہوئی کہ مجکو گمان
تہا کہ اگر وہ پہاڑ پہ گرتی وہ بہی اوسکا متحمل نہوتا اور مینی اس مصیبت مین لوگونکا حال
مختلف دیکہا کہ اونحضرت کی اہلبیت کا یہ حال تہا کہ وہ اسقدر روتی اور پیٹتی تہی کہ اونکو

شدت سی صبر جاتا رہا تہا اور اپنی تسکین ضبط نکر سکتی تہی اور فرزندان عبد المطلب

کا اور باقی لوگونکا یہ حال تہا کہ بعضی اونسی کہتی تہی کہ صبر کرو اور بعضی اونکی ساتہ

روتی تہی پس مینی اس مصیبت عظیم مین اپنی دلکو صبر دیا اور خاموشی کو اختیار کیا

اور حضرت نی جیسی جو کچہہ کہ وصیت فرمائی تہی مین اوسکی بجالانی پر آمادہ ہوا پس

مینی حضرت کو غسل دیا اور حنوط کیا اور کفن دیکر اونپر نماز پڑہی اور بعد اسکی قبر مین

سپرد کر دیا اور پہر مین کتاب خدا کی جمع کرنی مین مشغول ہوا کہ حضرت نی مجکو اسکی

بہی وصیت فرمائی تہی اور میری آنکہونسی آنسو چلی جاتی تہی اور میری سینی

بیساختہ آہ نکلتی تہی یہانتک کہ حقتعالی نی مجپر جو کچہہ لازم کیا تہا مینی اوسکو ادا

کیا اور پہر مین اوسکی رحمت غیر متناہی کا امیدوار رہا فی الحقیقت جناب رسولخدا صلی

اللہ علیہ وآلہ کی وفات سب مصیبتونسی زیادہ ہی پس اس سانحہ مین مقتضای ایمان

اور محبت ایمانی مہم بمفاد لَیْسَ مِنْ شِیْعَتِنَا مَنْ لَمْ یَحْزَنْ بِحُزْنِنَا شیعون کو

لازم ہی کہ اس مصیبت مین اندوہناک ہون اور مجلسین عزا کی برپا کرین

تتمہ پس پوشیدہ نہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ السبب انتہائی قرب

منزلت کی محبوب خدا تہی یہانتک کہ ملقب بحبیب خدا ہوئی پس امت اور رعایا

کو چاہیی کہ اپنی اقارب کی محبت سی اونجناب کی محبت زیادہ ہو اور اونپر اپنی جان

مال صرف کرین اور کیونکر نہو کہ وہ جناب افضل البشر اور برگزیدہ خالق اکبر تہی اور

خلق کو وادی ہلاکت اور ورطہ ضلالت سی نجات دینی والی ہین اور اون جناب کی
حقوق است کی گردن پر ثابت اور لازم ہین اور اون جناب کا عمدہ حق اونکی ذوی القربا
کی محبت ہی بآیہ کریمہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
یعنی نہین سوال کرتا ہون مین تمسی اوپر اوسکی کسیطرحکی اجر کا مگر دوستی کا اپنی اہلبیت
کی پس تمام خلق پر اونکی اہلبیت کی دوستی واجب اور لازم ہوتی اور اسمقام مین ایک
روایت طریفہ ہی کہ ذکر اوسکا مناسب ہی کہ حدیقہ سلطانی مین جناب علامی فہامی
مقتدای جہان نائب امام زمان اعنی جناب سید العلماء دام ظلہ فرماتی ہین کہ ارشاد القلوب
مین دیلمی سی نقل کی ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اثنای راہ
مین ایک طفل دانشمند کو دیکھا کہ ہنوز حد بلوغ کو نہ پہونچا تھا اور وہ حضرت کی جمال
مبارک کو دیکھکر کمال مسرور اور خوش ہوا حضرت نی پوچھا اوس سی ای طفل تو
مجھی دوست رکھتا ہی اور حضرت کی غرض اس پوچھنی سی یہ تھی کہ یہ کسقدر حقتعالے
سی محبت رکھتا ہی اوسنی عرض کی البتہ پہر حضرت نی فرمایا آیا تو مجھے مثل
اپنی آنکھونکی دوست رکھتا ہی اوسنی عرض کی اسنی زیادہ حضرت نی پہر فرمایا
آیا تو مجھی مثل اپنی باپ کی دوست رکھتا ہی اوسنی عرض کی اسسے بہی زیادہ
حضرت نی پہر فرمایا آیا تو مجھی مثل اپنی مان کی دوست رکھتا ہی اوسنی عرض کی اسسے
بہی زیادہ پہر فرمایا آیا تو مجھی مثل اپنی نفس کی دوست رکھتا ہی اوسنی عرض کی

اس سی بھی زیادہ تھا پس حضرت نی فرمایا آیا تو مجھی مثل اپنی پروردگار کی دوست رکھتا ہی

اوسنی کہا اللہ اللہ یا رسول اللہ لیس ھذا لک ولا لاحد ای رسولخدا صلعم اگر دوسرے خدای

کہ یہ درجہ آپکی محبت کا نہین ہی اور نہ کسی اور کی محبت کا ہی اور یہی جو کہ آپ سی

محبت کی ہی تو بسبب خدای عزوجل کی محبت کی کی ہی اوسوقت حضرت نی اپنی

اصحابون کی طرف متوجہ ہو کی فرمایا چاہی کہ تم بہی اسیطرح کی خدا سی محبت رکھو کہ اوسنی

تمپر کیا کیا احسان کیی ہین اور تمکو کیا کیا چیزین عنایت فرمائین ہین اور مجکو

بسبب محبت خدا کی دوست رکھو اور اس حدیث سی ایک نکتہ لطیف ظاہر ہوا

کہ انسان کو نچاہیی کہ حضرت کی دوستی مین اور اونکی اہلبیت طاہرین کی دوستی

مین اسقدر غلو کری کہ خداوند عالم کو بہلادے اور نہ اسقدر کمی کری کہ انحضرات کو نہ پہچانے

بلکہ ہر ایک شخص کو چاہیی کہ اونکی مرتبہ کو پہچانی اور راہ حق مین ثابت قدم رہے جیسا کہ

سابق مین اشارہ اسکا ہو چکا ہی اور بحث امامت مین بہی کچہ بیان ہوگا

والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ الطیبین الطاہرین

قطعہ تاریخ اتمام تصنیف کتاب مصنفہ منشی میر عباس صاحب سلمہ

حدیقہ ہے جو سلطانیہ مشہور — مخصص ہو سکی ہین یہ چند اجزا

اگر وہ ہے حسین بن علی ع کی — تو امداد حسین [illegible] سے نسخا

ہویدا ہو گئی تاریخ اسکی — لکہا تحفہ [illegible] کا